Rs. 25/-



ذیقعدہ ۱۴۴۰ھ/جولائی ۲۰۱۹ء

مسلکِ اعلیٰ حضرت کا نقیب و پاسبان

ماہنامہ سُنّی دُنیا

بریلی شریف

JULY-2019

حضور تاج الشریعہ کی حیات و خدمات پر خصوصی شمارہ

- تاج الشریعہ سے فرقت کے ایک سال
- پانی! ضرورت و اہمیت
- ’’گئوماتا‘‘ سمّان سے ایمان تک
- حضور تاج الشریعہ! حیات و خدمات
- جس کو دنیا نے کہا تاج شریعت واللہ
- حضور تاج الشریعہ! حق و صداقت کے علمبردار
- حضور تاج الشریعہ! علمائے عرب کی نظر میں
- حضور تاج الشریعہ کا مدفن
- کعبۂ فکر و نظر کا ایک سہانا سفر
- حضور تاج الشریعہ اور ان کے امتیازات

مُدیر
مولانا عبدُ الرّحیم نشتر فاروقی

مُدیرِ اعلیٰ
مولانا عسجد رضا خاں قادری

وارثِ علومِ اعلیٰ حضرت نبیرۂ حجۃ الاسلام جانشینِ مفتیِ اعظم ہند جگر گوشۂ مفسرِ اعظم شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور
حیات و خدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan. WWW.MUFTIAKHTARRAZAKHAN.COM

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

بیادگار

امام المتکلمین حضرت علامہ مفتی محمد نقی علی خاں قادری بریلوی، اعلیحضرت امام احمد رضا خاں قادری بریلوی، حجۃ الاسلام حضرت علامہ مفتی محمد حامد رضا خاں قادری بریلوی، مفتئ اعظم حضرت علامہ مفتی محمد مصطفےٰ رضا خاں قادری بریلوی، مفسر اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم رضا خاں قادری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

بانی وسرپرست روحانی

وارثِ علوم اعلیٰ حضرت، عکس حجۃ الاسلام، ثانی مفتیٔ اعظم نور دیدہ مفسر اعظم، تاج الشریعہ، بدر الطریقہ

حضرۃ العلام الحاج الشاہ المفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری بریلوی قدس سرہٗ

مرکز سوادِ اعظم اہل سنت وجماعت آستانہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کا علمی دینی واصلاحی ترجمان

مسلکِ اعلیٰ حضرت کا نقیب و پاسبان

ماہنامہ سنی دنیا

بریلی شریف

MAHNAMA SUNNI DUNIYA

مدیر اعلیٰ
مولانا عسجد رضا خاں قادری

مدیر
مولانا عبد الرحیم نشتر فاروقی

ذیقعدہ ۱۴۴۰ھ مطابق جولائی ۲۰۱۹ء

Issue 7 شمارہ نمبر ۷	تزئین کار	فی شمارہ ۲۵ روپیے
Vol. 4 جلد نمبر ۴	عتیق احمد حشمتی (شجاع ملک) آئی ٹی ہیڈ: جامعۃ الرضا	سالانہ ۳۰۰ روپیے سادہ ڈاک سے
دیگر ممالک ۳۵ امریکی ڈالر	پاکستان، سری لنکا اور بنگلہ دیش سے ۱۰۰۰ روپیے	سالانہ ۵۵۰ روپیے رجسٹرڈ ڈاک سے

قانونی انتباہ:
کسی بھی طرح کی قانونی چارہ جوئی صرف بریلی کورٹ میں قابل سماعت ہوگی۔ اہل قلم کی آرا سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں۔

گول دائرہ میں سرخ نشان اس بات کی علامت ہے کہ آپ کا زرسالانہ ختم ہو چکا ہے۔ برائے کرم آگے کے لئے اپنا زرسالانہ پہلی فرصت میں ارسال فرمائیں تاکہ رسالہ آگے بھی جاری رہ سکے۔

نوٹ:
رسالہ سے متعلق کسی بھی طرح کی شکایت یا معلومات کے لئے صبح ۹ بجے سے دو پہر ۱ بجے تک نیچے دیئے گئے نمبر پر رابطہ کر سکتے ہیں:
9259089193

ہدایت:
اہل قلم حضرات سے گزارش ہے کہ سنی دنیا کے لئے مضامین بھیجتے وقت لفافہ پر "برائے سنی دنیا" ضرور تحریر فرمائیں، آپ اپنے مضامین ہمارے ای میل آئی ڈی پر بھی بھیج سکتے ہیں۔

Contact Address
MAHNAMA SUNNI DUNIYA
82-Saudagran, Dargah Aalahazrat
Bareilly Sharif (U.P.) Pin - 243003
Contact Numbers
0581-2458543, 2472166, 3291453

Email:
sunniduniya@aalaahazrat.com
nashtarfaruqui@gmail.com
atiqahmad@aalaahazrat.com
Visit Us:
www.aalaahazrat.com
www.cisjamiaturraza.co.in
www.hazrat.org

رابطہ کا پتہ
ماہنامہ سنی دنیا
۸۲ سوداگران، درگاہ اعلیٰ حضرت
بریلی شریف پن نمبر ۲۴۳۰۰۳

اڈیٹر، پبلیشر، پرنٹر اور پروپرائٹر مولانا محمد عسجد رضا خاں قادری نے فائزہ پرنٹرس بریلی سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ سنی دنیا ۸۲ سوداگران درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی سے شائع کیا۔

Editor, Printer, Publisher & Owner Asjad Raza Khan, Printed at Faiza Printers, Opp. Lala Kashinath Jewelers, Hamidi Complex, Gali Wazeer Ali, Bara Bazar, Bareilly, Published at 82, Saudagran, Dargah Aala Hazrat, Bareilly Shareef (U.P.)

اس شمارے میں

تاج الشریعہ سے فرقت کے ایک سال

محمد عبدالرحیم نشترؔ فاروقی

اداریہ

حضور تاج الشریعہ قدس سرہ العزیز کو ہم سے رخصت ہوئے آج ایک سال کا عرصہ گزر گیا، اس ایک سال میں ہر ذی شعور پر یہ عقدہ کھل گیا کہ قوم وملت نے اپنا کتنا بڑا اثاثہ کھودیا ہے، اب نرگس چاہے ہزاروں سال نہیں لاکھوں سال بھی روئے تو ایسا دیدہ ور پیدا ہونا ایک مشکل امر ہے، آپ کی ذات بابرکات دین وسنیت کے لئے بڑی اہم تھی، آپ کے دم قدم سے سنیت روزافزوں بہار افزا تھی، ہر دن عید اور ہر شب شب برأت کا سماں تھا، اہل دل سوز و گداز سے خوب خوب لذت آشنا تھے، اہل علم کی انجمنیں علمی موشگافیوں سے پیہم لالہ زار تھیں، اہل عقیدت ومحبت کے کیف وسرور کے دن تھے کہ ان کا قبلۂ عقیدت نگاہوں کے سامنے تھا، چمن میں ہر طرف بہاروں کے قافلے خیمہ زن تھے ہر شاخ بلبلوں کے لاہوتی نغموں سے رقص کناں تھی، گلوں پر عجب رنگوں کی شادابی تھی، ہر آنکھ اپنے مرکز محبت کے پاکیزہ چہرے کے نور سے منور تھی، آپ کے صدقے ہر لمحہ خلق خدا پر فیضان کرم کی رجھما جھم برکھا ہو رہی تھی، غم وآلام کی دھوپ میں رحمت کی ٹھنڈی چھاؤں تھی آپ کی ذات گرامی، جس کے سائے میں آتے ہی غم کے ماروں کو راحت کی سانسیں نصیب ہوتی تھیں، آپ کی دید ہی دیوانوں کی عید تھی، آپ کا جلوہ ہی جاں نثاروں کے لئے من وسلویٰ تھا، آپ کا تبسم ہی بیماروں کا مداوا تھا، جاں نثاروں، دیوانوں، بیکسوں اور غم زدوں کو دوائے دل دینے والا وہ مسیحا ایک دن اچانک کسی دوسری دنیا میں چلا گیا، وہ کیا گیا کہ چمن کی ساری بہاریں چلی گئیں، دیوانوں کی دنیا اجڑ گئی، گلوں کی شادابی رخصت ہو گئی، بلبلوں کی شوخیاں روٹھ گئیں، میکدے کی رونق ختم ہو گئی۔ ے

ویراں ہے میکدہ خم وساغر اداس ہے
تم کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے

آپ کے رعب ودبدبے اور جاہ وجلال کے آگے بڑے بڑے فتنے اور فتنہ پرور دم توڑ گئے، آپ کے رہتے ہوئے کسی میں یہ جرأت نہ ہوئی کہ اپنے جبہ ودستار کی چمک دمک کا فائدہ اٹھاتے ہوئے قوم وملت کے اندر ضلالت وگمراہی کا وائرس پھیلا سکے، چرخ علم وفضل پر ایک سے بڑھ کر ایک صاحبان علم وفضل پرواز کرتے نظر آئے، لیکن تاج الشریعہ نے ان میں سے اکثر کی پرواز کا آغاز ہی دیکھ کر ارشاد فرما دیا: لوگو! ان کے سحر سے دور رہو، یہ تمہارے ایمان واسلام کے لئے خطرہ ہیں، ان کی چکنی چپڑی اور لچھے دار باتوں میں نہ آجانا، ورنہ اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے اور تمہیں پتہ بھی نہیں چلے گا، اللہ اکبر! سچ کہا ہے کسی کہنے والے نے ے

گفتۂ اوگفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

حضور تاج الشریعہ کی دور اندیشی آج جگ ظاہر ہوئی اور دنیا نے دیکھ لیا کہ امام اعظم سے درس لینے کا دعویٰ کرنے والے ''شیخ الاسلام'' ایک مخصوص منہاج کی مسجد بنا کر نام نہاد توحید کے نام پر دنیا کے تمام اہل مذاہب کو اس میں کفر وشرک کی دعوت دیتے ہوئے نظر آرہے ہیں، اکابرین امت اور علمائے سلف و خلف نے جن یہود ونصاریٰ کے کفر وشرک اجماع کیا، انھیں آں جناب ''موحد'' کا تمغہ دے رہے ہیں اور نہ جانے کیسی کیسی خرافاتوں کی آماجگاہ ہے جناب کی ذات۔

آج جب کہ حضور تاج الشریعہ بظاہر ہمارے درمیان نہیں رہے تو ایک بار پھر پرانے شکاری نئے جال لے کر میدان میں نظر آرہے ہیں، حد تو یہ ہے کہ آج وہ بھی باد مخالف سے متاثر نظر آرہے ہیں جن کی زبانیں حیات حضور تاج الشریعہ میں گنگ رہا کرتی تھیں یا سوائے مدح وثنا اور قصیدہ خوانی کے نہیں کھلتی تھیں، کچھ میر کارواں بننے والے افراد بھی خفیہ طور پر تخریب کاری میں

مصروف تھے، کچھ مسلک اعلیٰ حضرت کا دم بھرنے والے بھی تھے، جن کے متعلق حضور تاج الشریعہ نے اپنی حیات مستعار ہی میں اشارہ فرما دیا تھا کہ یہ مسلک کے لئے سود مند نہیں، ان لوگوں کے موجودہ حالات دیکھ کر یہ ثابت ہوجاتا ہے کہ داعی کبیر حضور تاج الشریعہ ”اتقوا فراسة المومنین لانه ینظر بنور الله“ کے مصداق تھے جس کے نظارے دنیا نے بار ہا دیکھے۔

ایک زمانے میں جو لوگ مسلک اعلیٰ حضرت سے بغاوت کا طوفان برپا کرتے رہے، دشنام طرازیوں اور الزام تراشیوں کی بوچھار کرتے رہے، اپنی شرانگیزیوں اور زہر افشانیوں سے مرکز اہل سنت کی خوشگوار و معطر فضا کو مکدر کرنے کی ناپاک جسارت کرتے رہے، جن کے افکارات و نظریات سے بریلی شریف کا اصولی و فروعی دونوں اعتبار سے تصادم رہا اور ہے، اب ایسے لوگوں کو بھی اتحاد و صلح کی وکالت کی جرأت ہونے لگی، جبکہ حضور تاج الشریعہ نے صاف لفظوں میں فرما دیا تھا کہ زخم صاف کئے بغیر مرہم پٹی اسے ناسور بنانے کے مترادف ہے، کفر و شرک اور ضلالت و گمراہی کی تعفن زدہ گندھ سے کوئی کب تک چشم پوشی کرسکتا ہے؟ اتحاد ہونا چاہئے لیکن اسلامی اصولوں کی بنیاد پر ہونا چاہئے، اس کے بغیر اس کا تصور بھی محال ہے۔

کل تک جو لوگ فون پر اطلاع دی جانے والی خبر کو استفاضہ کے زمرے میں لانے کو تیار نہیں تھے، آج وہی اس پر عمل کر رہے ہیں بلکہ دوسروں سے کرا بھی رہے ہیں، حیرت تو اس وقت ہوتی ہے جب موقف حضور تاج الشریعہ کی خلاف ورزی کرنے کے باوجود خود کو تاج الشریعہ کے وفادار ہونے کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے، یہ کیسی وفاداری اور کیسی عقیدت و محبت ہے کہ حضور تاج الشریعہ نے جو حکم دیا، کھلم کھلا اس کی عملی بغاوت بھی کریں اور محبت کا بھی دم بھرتے رہیں۔

جو لوگ کل تک فون کی خبر کو خبر استفاضہ کے درجہ میں ہونے کا انکار کیا کرتے تھے اور جواز کے قائلین سے یہ سوال کیا کرتے تھے کہ جب دوسرے شہر کی خبر فون کے ذریعہ موصول ہوجائے، دو یا چار یا نو یا گیارہ لوگوں سے گفتگو کے بعد چاند ہونے کی اطلاع مل جائے تو اس پر خبر استفاضہ کا اطلاق ہوجاتا ہے، اس کے بعد اثبات ہلال کے اعلان کا جواز دستیاب ہوجاتا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ سعودیہ و دیگر ممالک کے لوگوں سے فون پر اطلاع لے کر عیدین یا دیگر مہینوں کے چاند کا اثبات اور اس کا اعلان نہیں ہوتا، جب کہ حنفیہ کے نزدیک اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں، یہ سوال کرنے والے ہی آج اس کے عامل ہیں، آزاد خیالی کی لہریں بڑی تیزی کے ساتھ چل رہی ہیں، جو قوم و ملت کے لئے کوئی نیک فال نہیں۔

اسی صفوں میں وہ لوگ بھی ہیں جو کل تک بدعقیدہ اور گمراہ فرقوں کے ساتھ کسی نوعیت کا اتحاد کرنے کے لئے تیار نہیں تھے لیکن اب اتحاد اتحاد کے نعرے بلند کر رہے ہیں اور مسلکی تشخص برقرار رکھتے ہوئے اتحاد کی دعوت دے رہے ہیں بلکہ وہ یہاں تک کہنے لگے ہیں کہ اس طرح اتحاد کرنا اسلام کے منافی نہیں، اتنا بھی خیال نہیں رہا کہ جب اتحاد کا قیام ہوجائے گا تو تشخص کا کوئی وجود ہی نہیں رہ جائے گا، یہی وہ وجہ ہے کہ ماضی میں بہت سے مواقع پر مخدوش حالات پیدا ہوئے مگر ہمارے اکابرین نے کبھی اتحاد کی دعوت نہ دی۔

حضور تاج الشریعہ نے فرمایا کہ پردۂ سیمی پر ابھرنے والے نقوش بھی تصویر ہیں اور جاندار کی تصویر رکھنا دیکھنا سب حرام ہے، اس کی حرمت ایک اجماعی مسئلہ ہے، تمثیلاً فرمایا کہ جب سینما آیا اس دور سے لے کر حکم جواز کے ادوار تک لوگ چھپ چھپ کر دیکھتے تھے بلکہ اپنے ساتھیوں سے بھی اس کا تذکرہ نہیں کرتے تھے، گویا وہ لوگ بھی اسے حرام ہی تصور کرتے تھے، اس پر ایک صاحب نے کلام کیا اور کہا کہ اس کو اجماعی مسئلہ کہنا صحیح نہیں ہے، اس پر کافی شور و غوغہ بھی ہوا لیکن اہل دانش مہر بلب رہے جب کہ اس کی حرمت پر ائمہ ثلاثہ کا اجماع و اتفاق ہے خود معترض بھی اس بات کا قائل ہے کہ ائمہ ثلاثہ نے غیر مجسمہ کو بھی تصویر قرار دیا ہے۔

ہر خاص و عام پر یہ حقیقت واشگاف ہونے لگی ہے کہ اللہ رب العزت نے عوام و خواص کے دلوں میں جو رعب و دبدبہ،

اداریہ

شان وشوکت، جاہ وجلال، وجاہت وہیبت حضور تاج الشریعہ کی ودیعت فرمائی تھی اس کی بدولت بہت سے آزاد خیال لوگوں کی روش کو لگام لگی رہی، آپ کا جو رعب ودبدبہ منجانب اللہ لوگوں کے دلوں پر طاری تھا اس کی وجہ سے آزاد خیالی کے طوفان میں طغیانی آتی ضرور تھی لیکن حقانیت وصداقت کی اس بے خوف آواز کے سامنے دم توڑ جاتی تھی، اس مرد حق آگاہ نے شرعی امور میں اپنے بے گانے، چھوٹے بڑے کسی کی بھی رعایت نہیں کی، اس مرد مجاہد کے دلائل وبراہین اور صبر واستقلال کی ضرب کاری سے جتنے زخمی ہوئے، ماہی بے آب کے مثل تڑپتے رہے اور ایسے ہی افراد اپنے انتقامی جذبات کے شعلے میں آج جلتے بھنتے نظر آ رہے ہیں، ایسے لوگ حضور تاج الشریعہ کی ذات بابرکات پر طعن وتشنیع کا کوئی بھی ہاتھ جانے نہیں دیتے۔

تاج الشریعہ کے وصال پرملال کے بعد ایسے لوگوں کو یہ محسوس ہوا کہ اس وقت میدان خالی ہے اور اب وہ جیسے چاہیں شرعی احکامات کو دنیا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں ''الدین یسر'' کے نام پر اسلامی روح کو چھلنی چھلنی کر سکتے ہیں، اتحاد کے نام پر حق وباطل کا امتیاز ختم کر سکتے ہیں۔

ایسے لوگ ہوش کے ناخن لیں کیوں کہ حضور تاج الشریعہ نے اپنی جانشینی کے لئے اپنی ہی طرح بے خوف، بے باک، نڈر، حق گو اور حق نما بیٹے علامہ عسجد رضا خاں قادری مدظلہ العالی کو ہمارے بیچ چھوڑا ہے، جو کسی کا منہ دیکھ کر باتیں نہیں کرتا، جو کسی کے جبہ ودستار کے داب میں نہیں آتا، راہ حق میں اس کے بڑھتے ہوئے قدم کو ذاتی مفاد اور قریبی رشتہ بھی نہیں روک پاتا، معاملہ شرعی قیادت کا ہو یا حکومت وقت کے سامنے حق گوئی وبے باکی کا! ہر جگہ آپ تاج الشریعہ کی سچی جانشینی کا حق ادا کرتے نظر آتے ہیں، اس لئے یہ اعلان عام ہے ؎

ہر بیشہ گماں مبرکہ خالیست
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

حضور تاج الشریعہ چونکہ ایک عالم گیر عالم ربانی تھے، اس لئے آپ کا دائرۂ اثر بھی عالم گیر تھا، آپ کی محبت صرف جن وانس ہی نہیں وحوش وطیور کے دلوں میں بھی موجزن تھی، اللہ نے آپ کو شریعت مصطفیٰ کی پاسبانی کا اہم فریضہ تفویض فرمایا تھا، ایسے عظیم وجلیل رہنما کے وصال سے جو اثرات مرتب ہوں گے وہ بھی عالم گیر ہوں گے اور قوم کو ان اثرات کے حصار سے باہر آنے میں بھی وقت لگے گا۔

حضور تاج الشریعہ کو اللہ اور رسول کی بارگاہ عالی سے وہ جاہ وجلال عطا ہوا تھا کہ بڑے بڑے صاحبان علم وفضل اور حاملان اقتدار آپ کی موجودگی میں خود کو گونگا بہرا محسوس کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ کے رعب ودبدبہ نے وہ کارہائے نمایاں انجام دے دیئے جو بڑے بڑے اساطین امت نے اپنے علم وعمل کے ذریعہ عرصۂ دراز میں انجام دیئے، آپ کے علمی اور عملی اقدامات اس پر مستزاد ہیں، حضور تاج الشریعہ کی حیات مبارکہ کو جس زاویہ اور جس جہت سے دیکھیں آفتاب کمال اور مہتاب جمال نظر آتے ہیں، آپ نے جو کہہ دیا وہ یقیناً حرف آخر اور پتھر کی لکیر ہے۔

ہم عقیدت مندان تاج الشریعہ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ آپ سے عقیدت ومحبت کا دعویٰ صرف زبانی نہ ہو بلکہ آپ کی تعلیمات کا اثر ہماری ملّی اور مذہبی زندگی میں صاف طور پر دکھنا چاہئے، ہمارے ممدوح نے زندگی کے کسی بھی موڑ پر شریعت سے سرمو انحراف گوارہ نہیں فرمایا، حتی کہ حیات مستعار کے آخری ایام میں بھی احکام شرع کی بھرپور پابندی کی، جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ ہمیں بھی زندگی کے کسی مرحلے میں احکام شرع سے اغماض نہیں کرنا چاہئے، ہمیشہ صبر وشکر، ایقان واستقلال اور حق وصداقت کے ساتھ اپنی زندگی گزارنی چاہئے۔

مولائے کریم اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے ہم سب کو صراط مستقیم پر گامزن رکھے، صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی عقیدت ومحبت ہمارے دلوں میں راسخ فرمائے، بزرگان دین متین کے فیوض وبرکات سے ہمیں مالامال فرمائے، اسوۂ تاج الشریعہ پر چلتے ہوئے حق گوئی وبے باکی کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور آپ کے فیضان سے ہم سب کو بہرور فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

◆◆◆

اللہ کے ولیوں کی صفات

از: مولانا پیر محمد رضا ثاقب مصطفائی*
مرتب: وسیم احمد رضوی

اسلامیات

اولیاء اللہ کی عموماً کرامتیں بیان کی جاتی ہیں؛ اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن جب صرف کرامات ہی بیان کی جائیں گی؛ معیارِ ولایت بیان نہیں ہوگا تو مختلف لوگوں کی شعبدہ بازیوں کو لوگ کرامت سمجھ لیں گے اور اُن کے پیچھے چل کے اپنی دنیا اور آخرت برباد کریں گے، اس لیے ہمیں اِس بات کا پورا پورا ادراک ہونا چاہیے کہ ''ولی'' کسی کہتے ہیں؟ اور اُس معیار پر ہم کسی کو دیکھیں، اِس کے باوجود اُس کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے، کیوں کہ نبی اپنی نبوت کا اعلان کرتا ہے، ولی اپنی ولایت کا اعلان نہیں کرتا، نبی کے اوپر لازم ہے، واجب ہے کہ وہ بتائے کہ مَیں نبی ہوں، لیکن یہ چیز ولی پر نہیں ہے، وہ تو کوشش کرتے ہیں کہ لوگوں کی نگاہوں سے چھپ جائیں، لوگوں سے پوشیدہ رہیں، وہ (آج کے نام نہاد پیروں کی طرح) اپنی ولایت کے لیے تشہیری مہم نہیں چلاتے بلکہ وہ خلقِ خدا کی رہنمائی کا فریضہ سر انجام دیتے ہیں اور اللہ کی رضا جوئی کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔

کرامات کا صدور ہو جانا ممکن ہے، اگر کوئی کرامت صادر ہو جائے تو اچھی بات ہے۔ لیکن یہ ان کا مقصود نہیں ہوتا کہ ہم سے کسی کرامت کا ظہور ہو، کبھی کبھار کسی حالت میں کسی کرامت کا صدور ہو جاتا ہے۔

ولی دو صفات کا حامل ہے: اَلَّذِیۡنَ آمَنُوۡا وَ کَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ (سورۂ یونس، آیت ۶۳) جو قرآن نے بیان فرمایا، ایک تو وہ مومن کامل ہوگا، کامل مسلمان ہوگا اور دوسرا وَ کَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ وہ اعلیٰ درجے کا متقی ہوگا، اعلیٰ درجے کا پرہیزگار ہوگا، اس کی زندگی تقوے سے عبارت ہوگی، اس کے شب و روز حزم و احتیاط سے گزریں گے، شریعتِ بیضا پہ عمل پیرا ہوگا اور شریعت کی جانب سے منع کردہ چیزوں سے اپنے آپ کو بچا کے رکھے گا، اس کی زندگی کے اندر لغویات نہیں ہوں گی، اس کی زندگی کے اندر فضولیات نہیں ہوں گی، اس کی زندگی منظم اور مرتب ہوگی۔

وہ خواہشات کا اسیر نہیں ہوگا، آرزوؤں کا بندہ نہیں ہوگا، وہ مال و زر کا پجاری نہیں ہوگا، وہ ہوس زدہ نہیں ہوگا۔ وہ لالچی نہیں ہوگا۔ متکبر نہیں ہوگا، متمرد نہیں ہوگا، سرکش نہیں ہوگا، اس کی نظر لوگوں کے دلوں پہ ہوگی؛ لوگوں کی جیبوں پہ نہیں ہوگی، وہ خواہشات کی دنیا کا باسی نہیں ہوگا بلکہ وہ اللہ کے قرب کا متلاشی ہوگا اور قرب کی جو منزل اسے میسر ہے؛ اس سے وہ آگے جانا چاہے گا، اس کی آرزو یہ ہوگی کہ مجھے اللہ کی قربتیں اور نصیب ہوں۔ ؎

ہر لحظہ نیا طور نیا برقِ تجلی
اللہ کرے مرحلۂ شوق نہ ہو طے

وہ آگے بڑھتا رہے گا، آگے بڑھتا رہے گا، اس کی آرزو یہ ہوگی کہ مجھے اللہ کا جتنا قرب نصیب ہو جائے وہ ہی میرے لیے غنیمت ہے اور وہی اس کی زندگی کا مطمحِ نظر ہے۔ اس کی زندگی کا سرور اور عبادت کا جمال بس اسی میں ہے کہ مجھے اللہ کی قربتیں حاصل ہوں اور وہ رضائے الٰہی کے لیے کوشاں ہوگا۔ مخلوق اس کے گرد جمع ہوں، لوگ آئیں وہ اُن کی ضرورتیں ہیں؛ لیکن اُس کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اُس کی ضرورت رب کی رضا ہے اور آنے والی مخلوق پر شفقت اس کا مزاج ہوگا۔

آپ ''تصوف'' کا خلاصہ سُننا چاہیں؛ اللہ کے ولی کا مزاج دیکھنا چاہیں تو ان دو جملوں میں ہر شئے سموی گئی ہے، التعظیم لأمر الله والشفقة علیٰ خلق الله۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے احکام کی تعظیم، اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو حکم بندے کے اوپر عائد ہوتے ہیں ان کی تکریم اور ان کی تعظیم کرنا یعنی ان کو تعظیم و تکریم کے ساتھ بجالانا اور دوسرا والشفقة علی

بقیہ ص ۱۰ ر پر

رزق حلال اور تطہیر باطن

از: غلام مصطفیٰ رضوی*

اسلامیات

اسلام زندگی کے جمیع احوال کا احاطہ کرتا ہے، اس میں ایک اہم شعبہ ذرائع و وسائل حیات یعنی رزق کا ہے؛ جس کے لیے قرآن مقدس کی تعلیم یہ ہے کہ:

"لَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (سورۃ النساء۲۹) آپس میں ایک دوسرے کے مالِ ناحق نہ کھاؤ۔" (کنزالایمان)

یعنی رزقِ حلال کھاؤ، غیر شرعی طریقے سے مال کا حصول ممنوع فرمایا گیا، اسلام نے ظاہری حیات کو سنوارا ہی، اس سے زیادہ باطن کی تطہیر و پاکیزگی کی تعلیم دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے یہاں باطنی صفائی ستھرائی کے لیے ایک پورا نظام قائم ہے، جسے اس دور میں ہم اولیاے کرام کی تعلیمات یا تصوف سے یاد کرتے ہیں، جن کی تعلیم ہی تزکیہ وتطہیر ہے، آپ دیکھیں کہ باطن کو نکھارنے والے ایسے نکھرے کہ ان کی بارگاہوں میں سکون ہے، ان کی یادوں میں سکون ہے، ان کے تذکروں اور ان کے احوال میں سکون ہے، ٹوٹے دل ان کی بارگاہ میں آتے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کے توسل سے مشکلات دور فرماتا ہے اور آسودگی عطا کرتا ہے۔

باطن سنور گیا تو اس کا اثر ظاہر پر بھی ہوگا۔ اسی لیے جب تزکیہ وتطہیر کا مرحلۂ شوق طے ہوتا ہے تو بندہ رزق حلال کے سوا اور کوئی ذریعہ قبول نہیں کرتا۔ حلال کے برکات وثمرات بڑے دیرپا ہوتے ہیں۔ یا کم از کم یہ پہلو تو ضرور اجاگر ہوتا ہے کہ حلال کی برکت سے برائیوں کی نحوست سے بندہ بہت حد تک محفوظ ہو جاتا ہے اور اس کی زندگی لمحہ لمحہ تقویٰ کی طرف بڑھتی ہے، وجہ بلندی بلاشبہ تقویٰ ہی ہے جس کی طرف اولیائے کرام نے رہبری کی ہے، توکل بھی اسی کا ایک ضابطہ ہے۔ بندۂ مومن حلال کی راہ میں یقین کی دولت سے بھی آراستہ ہوتا ہے۔ توکل یعنی اللہ کی ذات پر یقین کامل کہ ہمارا تمام بھروسہ اسباب کی بجائے خالقِ اسباب پر ہے۔ اس کی تدبیریں لاریب! ہمارے لیے افادہ کا سبب ہیں، قرآن کی یہ آیت توکل کے ساتھ ہی جائز معاشی اسباب کی طرف رہبری کرتی ہے:

"وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى (سورۃ النجم۳۹) اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش۔" (کنزالایمان)

اسی طرح رزق حلال کی تعلیم دیتے ہوئے یہ بھی کہا گیا کہ:

"وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ (سورۃ الجمعۃ۱۰) اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔" (کنزالایمان)

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ:

"(ماتھے کے پسینے سے) کمائی کرنے والا اللہ کا محبوب ہے۔"

ناجائز ذرائع سے مال و دولت کا حصول اسلام نے ناجائز وممنوع قرار دیا ہے۔ بلکہ ان کے لیے وعیدیں آئی ہیں۔ انھیں عذاب کی خبر دی گئی ہے۔ حلال اپنانے اور حرام سے بچنے کی تلقین کی گئی، نیکی و برائی کی جدا جدا راہیں صاف سمجھا دی گئی ہیں، قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

"وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا (سورۃ البقرۃ۲۷۵) اور اللہ نے حلال کیا بیع اور حرام کیا سود۔" (کنزالایمان)

سود کے حرام ہونے سے متعلق کثیر حوالے موجود ہیں؛ تاہم آیت مبارکہ میں بیع کا حلال کیا جانا ہمیں تجارت و بزنس کے جائز ذرائع کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہمارا تجارتی نظام ماضی میں اِس قدر مستحکم تھا کہ مسلم تجار نے اپنے ایماندارانہ بزنس سے اسلام کی کامیاب تبلیغ کی اور کفرزدہ دلوں کو اسلام کے نور سے معمور کر دیا۔ تاریخ میں ہم دیکھتے ہیں کہ تجارت کرنے والے

*مضمون نگار نوری مشن مالیگاؤں کے رکن ہیں۔

بڑے کامیاب رہے ہیں۔ ہم اپنے ذرائع تجارت اگر پختہ کیے ہوتے تو؛ آج لاکھوں ذرائع آمدن پر ہمارا تسلط ہوتا لیکن افسوس کہ غیر اسلامی طرزِ تجارت کے فروغ کے لیے مغربی قوتیں، یہود ونصاریٰ مسلسل سرگرم عمل رہیں اور ہم غافل۔ بلکہ ایک پورا عالمی اقتصادی نظام اسلام مخالف قوتوں نے کھڑا کر رکھا ہے، جس میں سود وحرام کی آمیزش کی گئی ہے تاکہ مسلمان اس راہ پر آ کر اپنے ایمان کی تازگی کھو دے اور برے رزق میں مبتلا ہو جائے، اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

اسلامی قانون وضابطہ کی پاس داری کا یہ بھی تقاضا ہے کہ بے جا خرچنے سے بچا جائے، فضول برباد کرنا بھی معیوب ٹھہرا، لائق مذمت فعل ہے فضول خرچی، قرآن میں رب تعالیٰ فرماتا ہے:

"كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (سورۃ الاعراف ۳۱) کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔" (کنز الایمان)

"وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا o اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ (سورۃ بنی اسرائیل ۲۶۔۲۷) اور فضول نہ اڑا بے شک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔" (کنز الایمان)

"وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا (سورۃ الفرقان ۶۷) اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں۔" (کنز الایمان)

بندۂ مومن کے لیے ضروری ہے کہ قوانین الٰہی کی متابعت و پیروی کرے تاکہ اس کی زندگی اسلامی زندگی بنے اور اس کا ضابطہ ہر شعبے میں موجود ہے، جیسا کہ رزقِ حلال اور اس کے لیے احکامات پر مذکورہ سطور میں دلائل ذکر کیے گئے، بہرکیف! ہمیں چاہیے کہ رزق حلال کے لیے تگ ودو اور جستجو کریں اور اللہ کے شکر گزار بندے بنیں، مصائب وآلام میں صبر وشکر سے کام لیں تاکہ آخرت کی زندگی تابندہ رہے، اسلام کی ایک عظیم تعلیم آخرت کی زندگی کی تعمیر ہے جس کے لیے حلال رزق ناگزیر ہے، مولیٰ تعالیٰ ہمیں رزق حلال کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ ◆◆◆

ص ۸ / کا بقیہ ....

خلق اللہ اللہ کی مخلوق کے ساتھ شفقت سے پیش آنا۔ مخلوق کے ساتھ رویے خوب صورت ہونا، حقوق اللہ اور حقوق العباد؛ دونوں کی خوبصورتی کے ساتھ ادائیگی یہ اللہ کے ولیوں کا شعار ہے۔ وہ اللہ کے حقوق کو بھی پامال نہیں ہونے دیتے اور اُس کی مخلوق کے حق کو بھی پامال نہیں ہونے دیتے اور حقیقی صوفی وہی ہوتا ہے جو اپنے رب کے حقوق کی بھی پاس داری کرے اور لوگوں کو بھی اذیت نہ دیں، لوگوں کے حقوق کا بھی پورا پورا خیال رکھے۔ اس کا وجود ضرر کا سبب نہ ہو؛ نفع کا ذریعہ ہو۔ اس کا وجود لوگوں کے لیے ہدایت کا سبب ہو گمراہی کا سبب نہ ہو اور وہ لوگوں کے لیے راحت اور رحمت کا ذریعہ ہو؛ زحمت کا سبب نہ ہو۔ ...تو اللہ کا ولی "ایمان اور تقویٰ" کے نور سے مالا مال ہوتا ہے۔

◆◆◆

ص ۲۸ / کا بقیہ ....

سامنے دینی چاہیئے یا مسجد کے باہر سے؟

ارشاد...: منبر کے سامنے خارجِ مسجد

عرض...۳۵: کبھی کبھی قرآن مجید میں سے بال نکلتے ہیں کچھ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ یہ قرآن مجید کا معجزہ ہے یہ بال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں حضرت کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

ارشاد...: یہ بات بے اصل ہے اس کو اپنے طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بال سمجھ لینا یہ بات سمجھ میں نہیں آتی ہے۔

عرض...۳۶: کیا وتر میں دُعائے قنوت کی جگہ کوئی اور دُعا پڑھی جا سکتی ہے؟ اگر دُعائے قنوت یاد نہ ہو۔

ارشاد...: پڑھ سکتا ہے یا "رب اغفر لی" پڑھ لے۔

عرض...۳۷: کسی آدمی سے یہ کہنا کیسا کہ یہ کام آپ ہی کر سکتے ہو یا پھر اللہ عزوجل کر سکتا ہے؟

ارشاد...: ایسا نہیں کہنا چاہیئے۔ .... جاری ■◀

عالم اسلام کو پہلا عرس تاج الشریعہ مبارک ہو

اسلامیات

بغض وحسد

از: ڈاکٹر غلام مصطفےٰ نجم القادری*

اسلامیات

آج ہمارا معاشرہ جن چند گناہِ کبیرہ کے شعلوں کے لپیٹ میں جھلس رہا ہے ان میں ایک بغض وحسد بھی ہے، یہ مکروہ جذبہ انسان کی رذیل طبعی، ذلیل فطرتی پر دلالت کرتا ہے، بسا اوقات یہ بڑے بڑے جوروستم کا سبب بن جاتا ہے، پھر مظلوم کی آہ سے آبادی کی آبادی کراہ اٹھتی ہے، جو انسان حسد کی آگ میں جل رہا ہوتا ہے وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا نہیں رہتا، بلکہ ایسی تدبیریں سوچتا، ایسی سازشیں کرتا اور اس قسم کے گٹھ جوڑ میں لگا رہتا ہے جس سے وہ اپنی ناپاک آرزو پوری کرسکے، اس سے ایسی ایسی مذموم حرکتیں سرزد ہوتی ہیں جو نہ صرف یہ کہ شرفِ انسانی سے کوئی مناسبت نہیں رکھتیں بلکہ وقارِ آدمیت کی قاتل ہوتی ہیں، دنیا کا سب سے پہلا قتل جو قابیل نے ہابیل کا کیا تھا اس کی اصل وجہ حسد تھی، ابوجہل اور دیگر اکابرِ قریش یہ جانتے ہوئے بھی کہ حضور سچے نبی ہیں محض حسد کی وجہ سے اسلامی فیوض وبرکات سے محروم رہے، چوں کہ اس سے منفی سوچ اور مضر اثرات کے کانٹے جنم لیتے ہیں اس وجہ سے اسے گناہِ کبیرہ میں شمار کیا گیا اور اس سے بچنے کی بھرپور تاکید کی گئی، حضور سرکارِ دوعالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

"اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔ اے میرے غلامو! حسد سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیوں کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے، جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔" (ابوداؤد)

نیکیاں کرنا جتنا بڑا کمال ہے، اس سے بڑا کمال کی ہوئی نیکیوں کو بچا لینا ہے، اگر کوئی بہت بڑا نیکوکار ہے، ثواب کا کوئی کام وہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتا، مگر حاسد بھی ہے، تو فرمانِ رسولِ مقبول ﷺ کی روشنی میں وہ نیکیاں تو کر رہا ہے، مگر ذخیرہ نہیں بن پا رہا ہے، حسد کی آگ اس کی نیکیوں کو مسلسل جلاتی رہتی ہے، وہ دن اس کے لیے انتہائی حسرتناک ہوگا، جب اس کا نامۂ اعمال حسنات سے خالی ہوگا، ایک اور ارشاد میں پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

"تمہاری طرف سابقہ امتوں کی بیماری حسد اور بغض، رینگ کر آئی ہے اور وہ (حسد) مونڈ دیتا ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ وہ بالوں کو مونڈتا ہے، بلکہ دین کو مونڈتا ہے۔" (ترمذی)

سوچیے دین جو تمام اعمال کی اساس ہے، جب اسی کو اس نے مونڈ دیا تو اعمال کا کیا حشر ہوگا، جڑ ہی سلامت نہیں تو پھل کا قصور کیا ہے؟ اس لیے بحیثیت مسلمان بنیادی فرض ہے کہ پہلے دین کی حفاظت کی جائے، بغض وحسد جو دین کے لیے سراسر نقصان پہنچاتے ہیں ان سے قطعی گریز کیا جائے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:

"تم اپنے آپ کو ظن سے بچاؤ، کیوں کہ ظن سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے، تم اسے مت ٹٹولو، مت جاسوسی کرو، مت چھان بین کرو، مت ایک دوسرے کے ساتھ حسد کرو، ایک دوسرے کے ساتھ بغض نہ رکھو، ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ کرو، تم اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے بن جاؤ جو آپس میں بھائی بھائی ہوتے ہیں۔" (متفق علیہ)

اس ایک حدیث میں پیارے نبی ﷺ نے سات چیزوں کا ذکر فرمایا ہے، جس میں پانچویں نمبر پر حسد اور چھٹے نمبر پر بغض ہے، ایک صالح معاشرہ، پاکیزہ سوسائٹی اور اخوت وبھائی چارگی کے جوہر سے لیس معاشرہ برپا کرنے کے لیے اس سے عمدہ اور سہل الحصول اصول اور کہیں نہیں مل سکتا، جتنی چیزوں کا ذکر حدیث مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں ہے، وہ سب معاشرہ کے جسم کا ناسور

*مضمون نگار جامعہ رضویہ پٹنہ کے مہتمم اور ایک معتبر اہل قلم ہیں۔

ہیں، ضرورت ہے کہ پہلے ان فاسد مادوں کی بیخ کنی کی جائے، بغض وحسد ہی کو لیجیے، کتنے واضح لفظوں میں نبی محترم ﷺ نے اس سے بچنے کی تلقین کی ہے، جس انسان پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہوتا ہے، اس کے بدخواہ اکثر پیدا ہو جاتے ہیں، حالاں کہ یہ ان کی عزت کرتا ہے، جہاں تک بن پڑے ان کی خدمت کرتا ہے، اس کے باوجود حاسدوں کے سینے میں حسد کی آگ بھڑکتی رہتی ہے، وہ بلاوجہ جلتے رہتے ہیں، حضور غوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ حاسدوں کو مخاطب کر کے ارشاد فرماتے ہیں:

"کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حسد تمہارے ایمان کو کمزور کرنے والی چیزوں میں سے ایک ہے، جو تمہیں مولا کریم کی نظر عنایت سے گرا کر مبغوض بنا دے گی، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حسد کرنے والا میری نعمت کا دشمن ہے۔" (فتوح الغیب، ص ۴۱۶)

انسان نہ تو خود ہر حاسد کو پہچان سکتا ہے اور نہ حاسدوں کے منصوبے سے آگاہ ہو سکتا ہے اور اگر آگاہ ہو بھی جائے تو بسا اوقات ان کا تدارک کرنے سے قاصر ہوتا ہے، اس لیے قرآنِ کریم میں بھی حکم دیا جا رہا ہے کہ تم اپنے رب کریم کے دامن عافیت میں پناہ لو، بے شک ان حاسدوں کی شر انگیزیوں سے وہی بچ سکتا ہے جسے اس کی پناہ حاصل ہو جائے، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔ اور میں حاسدوں کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ بعض حکما نے فرمایا ہے کہ تمام گناہوں کی اصل تین بُری خصلتیں ہیں۔(۱) حسد (۲) حرص (۳) تکبر، حسد کے بارے میں حضرت عثمان بن حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حاسد کو آٹھ مصیبتیں لاحق ہوتی ہیں جو اس کو ہلاکت تک پہنچا دیتی ہیں۔(۱) حاسد کے سارے نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔(۲) حسد انسان کو گناہوں کے ارتکاب تک پہنچا دیتا ہے، کیوں کہ حاسد غیبت کرتا ہے، جھوٹ بولتا ہے، گالی، گلوچ کرتا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تک لوگوں کے دلوں میں حسد پیدا نہیں ہوگا تو وہ بھلائی کے ساتھ رہیں گے۔(۳) عبد اللہ بن بشر فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ حاسد میری شفاعت سے محروم ہوگا، کیوں کہ حاسد، چغل خور اور کاہن مجھ سے نہیں، جب تک وہ توبہ نہ کریں۔(۴) حاسد جہنم میں داخل ہوگا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ چھ آدمی حساب کتاب شروع ہونے سے ایک سال پہلے جہنم میں داخل ہوں گے۔(۱) ظالم حاکم (۲) تعصب کرنے والے عرب (۳) متکبر کسان (۴) خائن تاجر (۵) جاہل مطلق (۶) حسد کرنے والا عالم۔(۵) حسد دوسرے لوگوں کو بلاوجہ نقصان پہنچانے پر ابھارتا ہے اور وہ گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہو جاتا ہے، چوں کہ حاسد اپنے مقصد کے حصول کے لیے اور صاحب نعمت کو نقصان پہنچانے کے لیے خفیہ تدبیریں کرتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے شیطان اور حاسد کے شر سے اپنی پناہ مانگنے پر برانگیختہ کیا ہے۔(۶) حاسد بغیر کسی وجہ اور بغیر فائدہ ہمیشہ سوچ وبچار میں رہتا ہے اور مشقت اٹھاتا ہے، خواہ مخواہ کے گناہ کا بوجھ اپنے سر لیتا ہے، ابن سماک کہتے ہیں کہ حاسد ظالم ہوتا ہے، ہمیشہ غم و اندوہ میں مبتلا رہتا ہے، جس سے اس کا دل جلتا رہتا ہے۔(۷) حاسد نورِ بصیرت سے محروم ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کے احکام سے غافل ہو جاتا ہے اور اس کا نافرمان بن جاتا ہے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اگر تو حاسد نہ بنے تو تیری سمجھ تیز ہو جائے گی۔(۸) حاسد ذلیل ورسوا ہوتا ہے، اپنے مقصد کو پانے میں ناکام ونامراد ہوتا ہے۔ اپنے دشمن پر کبھی غلبہ نہیں پاسکتا، اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ "حاسد" کبھی بھی سردار نہیں بنتا، ابو اللیث فقیہ فرماتے ہیں، چار آدمیوں کی دعا بالکل قبول نہیں ہوتی (۱) حرام خور (۲) غیبت کرنے والا (۳) خیانت کرنے والا (۴) حسد کرنے والا، علامہ ابن منظور "حسد" کی تشریح کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں:

"کسی کی خوشحالی اور عزت کو دیکھ کر جلنا اور یہ آرزو کرنا کہ کاش یہ دولت اس کی بجائے مجھے ملتی، اگر یہ چیزیں میرے نصیب میں نہ تھیں تو کم از کم اس سے چھین لی جاتیں، اس کی غارت گری، ہلاکت آفرینی ہی کی وجہ سے صوفیا نے اسے دل کی بیماری میں شمار کیا ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص حسد کی

آگ میں جل رہا ہے تو سمجھ لو کہ اس کا دل بیمار ہے، شیخ سعدی علیہ الرحمہ تو گلستاں میں یہاں تک فرماتے ہیں کہ: حاسد اپنے حسد کی آگ میں جس طرح جل رہا ہے اس سے تو اس کے لیے موت بہتر ہے۔ اس لیے کہ سوائے موت کے وہ اس آگ سے چھٹکارا نہیں پا سکتا۔''

آج ہمارا معاشرہ جس طرح حسد کی آگ میں جل رہا ہے، شاید ہی اس سے پہلے آسمان کی بوڑھی نظروں نے ایسا دلدوز منظر دیکھا ہو۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی حسد سے پیدا ہونے والے نقصانات کا ذکر یوں کرتے ہیں:

''اس صفت مذمومہ اور اس کے ضمن میں پنہاں دیگر صفاتِ مذمومہ کی وجہ سے ظلمت طاری ہوتی ہے اور اس بات میں شک نہیں کہ اس صفتِ مذمومہ کا مبدأ ظہور بھی یہ ضعف یقین اور ظلمت جہل ہے، یقیناً ان تہ بہ تہ ظلمات کے اجتماع کی وجہ سے نورِ ایمان میں ضعف واقع ہوتا ہے۔

(حاشیہ فتوح الغیب ص ۴۱۶)

حضور غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ حاسدوں کو نصیحت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''اے ضعیف الایمان اور سرمایۂ فضل و رحمت سے محروم! تو کس چیز پر حسد کرتا ہے، اپنے نصیب پر یا دوسرے کے نصیب پر، اگر تو اس بندے کے بارے میں خدا کی تقسیم پر حسد کرتا ہے، جیسا کہ قرآنِ کریم میں ہے، ہم نے دنیا کی زندگی کے بارے میں ان میں ان کی معیشت کو تقسیم فرمایا، تو اس پر ظلم کرتا ہے، کیوں کہ یہ آدمی تو اللہ کی نعمت سے چلتا پھرتا ہے، جس کی وجہ سے یہ فضیلت رکھتا ہے، یہ صرف اس کا مقدر ہے، اس میں کسی دوسرے کا حصہ نہیں ہے، چنانچہ اس صورت میں تم سے بڑا ظالم، احمق اور کم عقل اور کون ہوگا اور اگر اپنی قسمت پر حسد کرو گے تو تمہاری انتہائی نادانی ہوگی کیوں کہ تمہاری قسمت کا حصہ کسی دوسرے کو نہیں مل سکتا اور نہ ہی اس کی طرف منتقل ہو سکتا ہے، ذاتِ باری تعالیٰ اس بات سے پاک ہے، اس کا ارشاد ہے: میرے نزدیک حکم تبدیل نہیں ہوتا اور نہ میں اپنے بندوں پر ظلم کرتا ہوں، یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تم پر کبھی ظلم نہیں کرے گا کہ تمہاری قسمت اور مقدر کی چیز لے کر کسی اور کو عطا کر دے، یہ محض تمہاری نادانی اور اپنے بھائی پر ظلم ہے۔'' (فتوح الغیب ص ۴۱۷-۴۱۸)

ص ۲۰ / کا بقیہ...

ص ۲۰ / کا بقیہ

بیٹا ہوگا جو خود تو پیٹ بھر کھانا کھائے اور اس کی "ماتا" سڑکوں پر بھوک سے بلبلاتی پھرے۔

شہر کی مارکیٹ میں بیٹھنے والے بھکت ویسے تو احترام گائے کے نام پر دنیا کو پروچن (प्रवचन) دیتے نظر آتے ہیں لیکن انہیں کی دکان میں گائے ایک مٹھی بھی چاول کھالے تو غصے میں لال پیلے ہو کر سیدھی سادی گائے پر بے رحمی سے ڈنڈے برساتے ہیں، کیا یہی گو بھکتی ہے؟ گاؤں دیہات میں بسنے والے افراد بھی مذہبی افکار کے حامل ہوتے ہیں لیکن اپنے کھیت میں "گئو ماتا" کا منہ ڈالنا انہیں بھی گوارا نہیں ہوتا اور یہ بھی "گئو ماتا" کی خاطر داری لاٹھی ڈنڈوں سے کرتے ہیں۔

ان سب معاملات کو دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ دنیا میں کیسے کیسے بیٹے موجود ہیں جو "گئو ماتا" کے نام پر کسی کا قتل تو کر سکتے ہیں لیکن وہی بھکت "ماتا" کا پیٹ نہیں بھر سکتے، ان لوگوں کے بالمقابل عام لوگ بڑے حقیقت پسند ہوتے ہیں جو نہ گو بھکتی کا دکھاوا کرتے ہیں اور نہ کسی قسم کی سیاسی نوٹنکی۔

یہی لوگ بے سہارا گھومنے والے جانوروں کو پانی بھی پلاتے ہیں اور بقدر وسعت چارا بھی کھلاتے ہیں، ضرورت ہے کہ ایسے لوگ آگے آئیں اور سماج میں امن و امان کا ماحول سازگار کرنے میں پیش قدمی کریں۔ ◆◆◆

ص ۵۸ / کا بقیہ...

یہ سب حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نوازشات اور فیوض و برکات کا ثمرہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نقوش قدم کو مشعل راہ بنانے اور اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

◆◆◆

اسلامیات

پانی ضرورت واہمیت

از: حافظ ہاشم قادری صدیقی*

اسلامیات

اللہ رب العزت سارے جہانوں کا پیدا فرمانے والا ہے اور وہی تمام مخلوق کا پالن ہار ہے، جتنے جاندار ہیں سب کی روزی اللہ نے اپنے فضل وکرم سے اپنے ذمہ کرم پر لیا ہے اور وہ سب کی ضرورت کے مطابق نعمتیں عطا فرماتا ہے، کڑوروں نعمتیں ہیں جو اس نے اپنی مخلوق کو عطا کی ہیں اور اعلان فرمایا:

"وَ اِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحۡصُوۡہَا اِنَّ اللّٰہَ لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (القرآن، سورۃ النحل ۱۶/آیت ۱۸) اگر اللہ کی نعمتیں گنوں تو انھیں شمار نہ کرسکو گے، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔" (کنز الایمان)

اور دوسری جگہ ہے: اور جو بھی نعمتیں تمھیں حاصل ہیں سو وہ اللہ ہی کی جانب سے ہیں (القرآن، سورہ النحل ۱۶، آیت ۵۳) اور جن کو نعمتیں ملی ہوئی ہیں ان کے بارے میں اعلان خداوندی ہے "آپ ان کے چہروں سے ہی نعمت وراحت کی رونق اور شگفتگی معلوم کرلیں گے۔ (القرآن، سورۃ المطففین ۸۳/آیت ۲۴)

موسم گرما ہو یا اور کوئی موسم ہمیشہ انسانی ضروریات میں ہوا، پانی بنیادی اہمیت کے حامل ہیں، خاص کر جب سورج پورے شباب کے ساتھ جلوہ گر ہو، ایسے میں ہر چند منٹ کے بعد ہونٹ تر کرنے کے لیے پانی نہ ملے تو ہر جاندار پریشان ہو جاتا ہے، اس کی زبان باہر آنے لگتی ہے اور اس کو اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے، اللہ نے قرآن مجید میں پانی، ہوا اور درختوں کا کئی جگہ ذکر فرمایا ہے: وہی ہے جس نے تمہارے لیے آسمان کی جانب سے پانی اتارا، اس میں سے (کچھ) پینے کا ہے جسے تم پیتے ہو اور اس میں سے (کچھ) شجرکاری کا ہے (جس سے نباتات، سبزی اور چراگاہیں اگتی ہیں) جن سے تم اپنے مویشی چراتے ہو۔ (القرآن، سورہ النحل ۱۶، آیت ۱۰)

پانی جیسی نعمت کا ذکر فرما کر رب العالمین نے بتایا کہ تم اسے پیتے ہو باقی دوسرا پانی تمہارے جانور پیتے ہیں اور درختوں وکھیتی کی سیرابی بھی پانی ہی سے ہوتی ہے، پانی کی اہمیت وضرورت کا ذکر قرآن مجید میں بہت سی جگہ موجود ہے۔ (سورہ النحل، آیت ۶۰، سورہ الکہف، آیت ۱۸، سورہ رحمٰن، آیت ۶، سورہ لقمان، آیت ۲۷)

اور خاص کر قرآن نے پانی کو انسان کی پیاس بجھانے کا ذریعہ بتایا ہے، میٹھا صاف شفاف خوش گوار اور اچھے ذائقہ کا پانی تم (انسان) پیتے ہو باقی دوسرا پانی تمہارے جانور پیتے ہیں، اسی سے پھل اگتے ہیں پیڑ سیراب ہوتے ہیں پانی وہی برساتا ہے، قرآنی مفہوم سورۂ واقعہ، قرآن مجید میں پانی کا ذکر صراحت کے ساتھ ۵۸/جگہ آیا ہے، ہوا پانی انسانی زندگی کے لیے ہی نہیں بلکہ کائنات کے وجود وبقا کے لیے بھی ضروری ہے، رب العالمین کی پیدا کردہ نعمتوں میں سے پانی عظیم نعمت ہے اس کا کوئی نعم البدل نہیں، انسان کی تخلیق سے لے کر کائنات کی تخلیق تک سبھی چیزوں میں پانی کی جلوہ گری ہے، آج پوری دنیا پانی کی کمی اور بڑھتی ہوئی حرارت سے پریشان ہے، آج دنیا کے کئی ممالک پانی کی حفاظت کے لیے نئی نئی تکنیک کو اپنا رہے ہیں اور ہمارا ملک اس معاملے میں کہاں ہے، اس پر کچھ لکھنا دیوار سے سر ٹکرانا ہوگا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کس کی ذمہ داری ہے جواب تو یہی ہونا چاہئے کہ ذمہ داری تو ہر انسان کی ہے، اب ذمہ داری دوسرے پر ڈالنے کے بجائے ہم اور آپ کیا کرسکتے ہیں، آج اور ابھی سے کریں، اگر ہمیں اپنی اولادوں اور آنے والی نسلوں سے محبت ہے تو پانی برباد کرنے کے بجائے پانی بچانے کی ہر ممکن کوشش شروع کرنی ہوگی، پانی کی کمی کی شکایت تو سبھی زور وشور سے کرتے ہیں، لمبی لمبی تقریریں کرتے وتحریریں لکھتے ہیں لیکن

پانی کی حفاظت پر خود کوئی قدم اٹھانے کے لیے تیار نہیں۔

یہ ہم اپنے قدموں پر کلہاڑی مارنے کا کام کر رہے ہیں، کسی کو سمجھاؤ تو وہ سمجھنے کو تیار نہیں جس کے پاس دولت ہے، وہ پانی کو اپنی جاگیر سمجھتا ہے اور کہتا ہے پانی استعمال کرنا ہمارا پیدائشی حق ہے، چاہے ہم جتنا استعمال کریں، اس کی بحث نہ کریں میری مرضی ایسی سوچ، ایسے بول ایک نہ ایک دن ان کے لیے مہنگے پڑیں گے، قدرت کی پکڑ سے کوئی نہیں بچتا اللہ کی پکڑ جب ہوتی ہے تو پھر اس پر نہ آسمان روتا ہے نہ زمین اور ناقدری کرنے والوں کی نعمت چھین لی جاتی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے اور انھیں مہلت نہ دی گئی۔ (سورۃ الدخان ۴۴، آیت ۲۸)

پانی کس طرح برباد ہو رہا ہے آج جدھر بھی نظر اٹھا کر دیکھیں پانی کی بربادی لوگ کر رہے ہیں گھر کی صفائی، گاڑی کی دھلائی کرنے میں کتنا پانی برباد کر رہے ہیں پڑوسی کو پانچ بالٹی پانی دینے میں کلیجہ پھٹ جاتا ہے لیکن اپنے تعیش میں فضول خرچی کرنے میں حاتم طائی کی قبر پر لات مارنے میں ذرا بھی نہیں شرماتے، آج بیت الخلا میں FLUSH کے ذریعہ کتنا پانی برباد کیا جا رہا ہے، ہوٹلوں میں گرم پانی آنے کے لیے نل کو کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے اس میں کم از کم ۵۰ لیٹر پانی مفت میں بہا کر برباد کر دیا جا رہا ہے۔

ایک رپورٹ کے مطابق شہروں میں ہر سال ۲۹؍ارب مربع میٹر پانی جس کی قیمت ۴۳؍کروڑ کے لگ بھگ ہے سپلائی کے دوران برباد ہوتا ہے۔ (دینک بھاسکر مارچ)

یہ ماہرین اور انجینئر کس کام کے؟ ایک سروے کے مطابق ہندستان میں کل ۹۱؍پانی کے ذخیرے موجود ہیں لیکن ان میں ۲۴؍فیصد پانی ہی باقی رہ گیا ہے، تلنگانہ، آندھرا پردیس، ہماچل پردیس، مغربی بنگال، راجستھان، مہاراشٹر، اڈیشا، گجرات، جھارکھنڈ، اتر پردیس، اترا کھنڈ، چھتیس گڑھ، مدھیہ پردیس، کیرالہ اور تمل ناڈو جیسی ریاستوں میں پانی کے ذخائر بہت کم ہو گئے ہیں، ہر جگہ کہیں کم کہیں زیادہ تشویشناک صورت حال موجود ہے، پانی کی سطح بڑی تیزی کے ساتھ زمین کے نیچے اور بہت نیچے ہوتی جا رہی ہے۔

راقم جمشید پور، جواہر نگر میں رہتا ہے، ۱؍جون ۲۰۰۳ء میں گھر میں بورنگ ۱۹۰؍فٹ کرایا تھا اب اسی علاقہ میں ۳۰۰؍اور ۳۵۰؍فٹ بورنگ ہو رہی ہے جب کہ ناچیز کے گھر سے جھارکھنڈ کی مشہور ندی سوورن ریکھا صرف آدھا کیلومیٹر کی دوری پر ہے تب یہ حال ہے۔ پینے کے پانی کی بات تو دور ہے روزمرہ کی ضروریات کے لیے بھی پانی کی کمی ایک سنگین مسئلہ بن گیا ہے، راجستھان و مہاراشٹر میں لوگ کپڑا بھیگا کر بدن پوچھ کر نہانے کا کام کر رہے ہیں، سوال یہ ہے کہ ان حالات میں حکومتیں کیا قدم اٹھا رہی ہیں؟ اور عام لوگ کیا کر رہے ہیں؟ کیا عوام کو اس کی فکر نہیں ہونی چاہیے صرف حکومتوں پر انحصار کرنا کہاں تک صحیح ہوگا؟ دنیا پانی کی حفاظت کر پانے میں ناکام نظر کیوں آرہی ہے دنیا کی کوئی تکنیک پانی بنانے کی صلاحیت نہیں رکھتی پانی صرف اور صرف اللہ رب العزت کا انمول عطیہ ہے اس پر کسی کی اجارہ داری نہیں ہے پانی بنا زندگی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ہے، اس معاملے میں ہر انسان اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے پانی کم سے کم خرچ کرے اور اس کی بربادی کو روکنے کی کوشش کریں گھروں میں پانی کا غیر ضروری استعمال کم سے کم کریں نلوں کے بجائے برتنوں میں پانی لے کر استعمال کریں، گھر گھر جا کر پانی بچاؤ زندگی بچاؤ کی مہم چلائیں، صفائی کی طرف بھی توجہ دلائیں، علماء حضرات اپنے بیانوں میں پانی کی بے قدری پر لوگوں کو سمجھائیں حکومتیں بھی خاص کر آبی وسائل کے وزرا اسکیمیں بنائیں، سختی سے لاگو کرائیں۔

ہمیں اپنے بچوں کو اگر خوش دیکھنا ہے تو آئی پی ایل کرکٹ بھولنا ہوگا جہاں کرکٹ کے میدانوں میں لاکھوں گیلن پانی ڈال کر میدانوں کو بنایا سنوارا جاتا ہے اور پانی بے دردی سے بہایا جاتا ہے گزشتہ سال کورٹ نے کئی میچوں کو مہاراشٹر سے ہٹا کر دوسری جگہ کروایا تھا، منریگا اسکیم کے تحت اور صوبائی حکومتیں کی جانب سے بڑے بڑے تالاب بنوائیں جائیں، صرف کاغذوں پر نہیں برساتی پانی جو قدرت کا انمول تحفہ ہے اسے محفوظ کریں تاکہ کھیتی بھی سیراب ہو جانور پانی پئیں اور انسانوں کے لیے بھی راحت ہو۔

مسلمانوں کی ذمہ داری

موجودہ صورتحال میں امت مسلمہ کے ہر فرد کا فرض بنتا ہے کہ وہ پانی کی اہمیت کے پیش نظر دنیا کے سامنے ایک نمونہ پیش کریں اگر آج کسی کو پانی کی سب سے زیادہ ضرورت ہے تو وہ مسلمانوں کو ہے "نماز" جیسی اہم عبادت کو بغیر پاک ہوئے ادا نہیں کرسکتا بغیر وضو کئے نماز ادا نہیں کرسکتا دن میں پانچ بار وضو کے لیے پانی کی ضرورت ہے۔ پاکی حاصل کرنے کے لیے پانی کی ضرورت ہے بغیر پاکی عبادت کا تصور بھی نہیں کرسکتا لہٰذا آگے بڑھ کر خود پانی کی قدر کریں، پانی بچاؤ کی تحریک چلائیں دوسروں کو بھی شامل کریں۔

احادیث پاک میں واقوال صحابۂ کرام، تابعین، بزرگان دین وعلماء کے یہاں پانی کے استعمال اور احتیاط کے بے شمار واقعات موجود ہیں، صحابہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ ایسی کون سی (چیز) ہے کہ جس سے انسانوں کو منع نہیں کیا جاسکتا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا "وہ چیز پانی ہے۔" (بخاری حدیث ۳۴۷۳)

دوسری حدیث یوں ہے تین چیزیں ایسی ہیں جو سب کے لیے عام ہیں (۱) پانی (۲) گھاس (۳) آگ (ابوداؤد حدیث ۳۴۷۷) پانی کا بے جا استعمال خواہ وضو، غسل کے لیے ہی کیوں نہ ہو منع ہے بلکہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: اس پر علما کا اجماع ہے کہ پانی میں اسراف منع ہے اگر چہ سمندر کے کنارے پر ہو پانی میں اسراف نہ کرے یعنی حاجت شرعیہ سے زیادہ پانی استعمال نہ کرے۔ (صحیح مسلم، فتاویٰ رضویہ ج۲، ص ۷۶)

دوسری جگہ ارشاد ہے: اگر کسی نے دریا سے گھڑا ابھر کر پانی زمین پر بے فائدہ بہا دیا تو اس نے پانی برباد کر دیا۔ (ایضاً ص ۷۸)

گلاس میں بچا ہوا پانی پھینک دینا گناہ ہے آجکل فضول خرچی کو کوئی گناہ ہی نہیں سمجھتا، پانی پیا اور بچا ہوا پانی پھینک دیا، اعلیٰ حضرت کی خدمت میں ایک شخص حاضر تھا کہ ایک صاحب نے پانی پی کر بچا ہوا پانی پھینک دیا اس پر آپ نے فرمایا: بچے ہوئے پانی کو پھینکنا نہیں چاہئے بلکہ کسی برتن میں ڈال دیتے، اس وقت پانی موجود ہے تو اس کی قدر نہیں، جنگل جہاں پانی نہ ہو، وہاں اس کی قدر معلوم ہوتی ہے اگر ایک گھونٹ پانی مل جائے تو ایک انسان کی زندگی بچ جائے۔ (الملفوظ، ج ۳)

جہاں پانی میسر ہو وہاں پانی پلانا ثواب کا کام ہے ایک گھونٹ پانی پلانے کے عوض اللہ رب العزت ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ پانی سب سے بہتر صدقہ ہے گرمیوں میں ہم لوگوں کو چاہئے کہ ٹرینوں میں، اسٹیشنوں میں، بس اڈوں میں اور چوراہوں وغیرہ میں پانی پلانے کا ضرور انتظام کریں، آپ دیکھیں ریلوے اسٹیشن پر ملک کی مختلف تنظیمیں، مارواڑی یوا منچ، اتکل ایسوسیشن، وغیرہ وغیرہ پانی کا انتظام کرتی ہیں، یہ کام مسلمانوں خاص کر نوجوانوں کو ضرور کرنا چاہئے آج کے حالات میں تو اس کی سخت ضرورت ہے۔ ملک میں بھائی چارگی قائم ہوگی ماہ محرم الحرام میں بہت سے مسلمان مظلوم کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر شہداء واسیران کربلا کی یاد میں لوگوں کو پانی وشربت پلاتے ہیں یہ بہت ہی اچھا کام ہے، موجب اجر وثواب ہے یہ عمل گرمیوں میں ضرور کریں بلا تفریق مذہب وملت دیکھیں ثواب کے ساتھ میل محبت کا جذبہ ابھرے گا اللہ کے وہاں بھی سرخرو ہوں گے اگر ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کام اچھا ہے تو ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے نہ رہیں، بلکہ ایک زندہ قوم کی طرح آبادیوں میں نکلیں، معاشرے کو بیدار کریں اور آنے والی نسلوں کے لیے ضرور کچھ نہ کچھ کریں پانی پلانا بڑے ثواب کا کام ہے حق مسلم بھی ہے، جنت میں لے جانے والا عمل بھی ہے، اس سے پیچھے نہیں رہنا چاہئے، آج جو ملکی ماحول ہے اس وقت اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ ہم خود بھی اس پر عمل پیرا ہوں اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اسکی دعوت دیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ پانی کا انتظام کریں اور بلا تفریق مذہب وملت سب کو پلائیں پھر دیکھیں آپ کو کتنا فائدہ وسکون ملے گا۔

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

اللہ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

◆◆◆

از: مولانا زاہد انور قادری رضوی *

جہیز مانگنا کیسا ہے؟

اسلامیات

اس میں کوئی شبہ ہے کہ جہیز کی مودہ شکل ایک تباہ کن رسم ہو کر رہ گئی ہے، لڑکی کو ماں باپ اپنی محبت وشفقت میں رخصت ہوتے وقت جو کچھ دیتے ہیں وہ ایک امر مستحسن اور انسانی فطرت کا تقاضا ہے مگر غیروں کی دیکھا دیکھی اب مسلمان میں بھی بدجبری مطالبہ کی صورت اختیار کر چکی ہے جہیز کے مطالبوں کو پورا کرنے کیلئے آج کتنے گھر تباہ ہو چکے ہیں اور لڑکی کی پیدائش جو بلا شبہ اسلام و پیغمبر اسلام ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں خوش بختی کی علامت ہے ہم نے اپنے ہاتھوں اسے بدبختی میں بدل دیا ہے، حیرت تو اس پر ہے کہ لڑکی اگر اپنے والدین سے کچھ مطالبہ کرے تو کر سکتی ہے کہ ماں باپ سے فرمائش اس کا پیدائشی حق ہے اگر چہ اسے بھی مطالبہ کرتے وقت اپنے والدین کی بساط و وسعت کا جائزہ لینا ضروری ہے مگر ہونے والے داماد یا ان کے گھر والوں کو کہاں سے یہ حق پہنچتا ہے کہ لڑکی یا ان کے والدین سے کسی قسم کا سوال کریں، یہ تو یقیناً ایک طرح کی مہذب بھیک ہے جسے رسم ورواج کے نام پر قبول کیا جا رہا ہے۔

اسلام دو ہی صورتوں میں مانگنے کی اجازت دیتا ہے یا تو سائل کا کوئی حق دوسرے سے متعلق ہو یا پھر وہ سائل اتنا تنگ دست ہو کہ اس کا گزر بسر مشکل ہو اور سوال کے بغیر اس کے پاس کوئی چارہ کار ہی نہ ہو تو اس کیلئے سوال کرنا جائز ہے، وہ بھی بقدر حاجت، حاجت وضرورت سے زیادہ تو اسے بھی مانگنا جائز نہیں، ظاہر ہے کہ ہونے والے داماد کا ہونے والی بیوی یا ساس سسر پر کوئی واجبی حق تو ہوتا نہیں جس کا مطالبہ اس کیلئے جائز ہو۔

لہٰذا اب دوسری صورت تنگ دست والی رہ جاتی ہے جبکہ سماج میں اس کی بھی گنجائش نہیں کہ کوئی تنگدست داماد اپنی تنگدستی کا اظہار کر کے سسرال والوں سے کچھ مانگے حالانکہ واقعی تنگدست ہو تو بقدر ضرورت مانگ سکتا ہے، جب دونوں صورتیں نہیں تو یقیناً یہ مطالبہ سوال ممنوع کی قبیل سے ہے یعنی بلا ضرورت مانگنا شریعت جس کی سخت مزمت کرتی بلکہ حرام گردانتی ہے اس سلسلے میں چند حدیثیں سنئے اور دیکھئے آقائے دوعالم ﷺ ایسے سائلوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں:

''عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا تَزَالُ المَسالَۃُ بِاَحَدِ کُم حَتّٰی یُلقَی اللهَ تَعَالٰی وَلَیسَ فِی وَجھِہٖ مُزعَۃُ لَحمٍ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نور کے پیکر تمام نبیوں کے سرور دو جہاں کے تاجور سلطان بحر وبر ﷺ نے فرمایا آدمی سوال کرتا رہے گا یہاں تک کہ وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا کوئی ٹکڑا نہ ہوگا۔''

[صحیح البخاری حدیث نمبر ۱۴۷۴ /ج ۱/ص ۳۶۳]

اسی طرح ایک حدیث میں سوال یعنی مانگنے کو سائل کے چہرے پر خراشوں کا سبب فرمایا گیا ہے:

''عَن سَمرَۃَ بنِ جُندُبٍ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنہُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ المَسَائِلَ کُدُوحٌ یَکدَحُ بِھَا الرَّجُلُ وَجھَہٗ فَمَن شَاءَ اَبقٰی عَلٰی وَجھِہٖ وَ مَن شَاءَ تَرَكَ اِلَّاۤ اَن یَّسَاَلَ ذَا سُلطَانٍ اَو فِی اَمرٍ لَا یَجِدُ مِنہُ بُدًا۔ حضرت سمرہ ابن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا بے سوالات خراشیں ہیں کہ آدمی سوال کر کے اپنے منہ کو نوچتا ہے تو جو چاہے اپنے چہرہ پر اسے باقی رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے مگر یہ کہ آدمی صاحب سلطنت سے اپنا حق مانگے یا اس صورت میں مانگے کہ اس کے سوا چارہ کار نہ ہو۔''

[صحیح مسلم شریف، ص ۳۲۷]

* مضمون نگار دوہو سو اسلام پور ویسٹ بنگال کے مقیم ہیں۔

اگر لوگوں کو یہ بات معلوم ہو جائے کہ مانگنے میں کیا کراہت ہے تو شاید کوئی نہ مانگے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

"عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَاَلَهُ فَاَعْطَاهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ عَلٰى اُسْكُفَّةِ الْبَابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْمَسْاَلَةِ مَا مَشٰى اَحَدٌ اِلٰى اَحَدٍ يَسْاَلُهُ شَيْأً۔ حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص نے سوال کیا آپ نے عطا فرمایا جب (لوٹتے ہوئے) اس شخص نے دہلیز پر قدم رکھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ سوال کرنے میں کیا ہے تو کسی کے پاس مانگنے نہ جاتا۔"

(السنن الکبریٰ للنسائی۔ ج ۲ ص ۵۰)

صاحب ایمان اور ہوش گوش رکھنے کیلئے یہی چند ارشادات رسول کافی ہیں جن سے بغیر ضرورت سوال کرنے کی ذلت و مذمت کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے اور بلا شبہ داماد کا جہیز مانگنا بلا ضرورت محض تفاخر ودکھاوا یا حصول آسائش وغنا کیلئے ہوتا ہے اسے ایسی ضرورت نہیں ہوتی ہے کہ مانگنا حلال ہو اور نہ اس کا شرعی حق متعلق ہوتا ہے جسے وصول کرنے کو سوال جائز ہو لہٰذا ایسے سوال کے ممنوع اور اس پر اصرار کے حرام ہونے میں کوئی شبہ ہی نہیں اور وہ احادیث جو سوال کرنے والے کیلئے وارد ہیں جہیز کا مطالبہ کرنے والوں پر بھی ضرور صادق ہیں۔

اب تک کی گفتگو تو جہیز مانگنے والوں کے متعلق تھی جس کی مذمت و برائی بدرجہ اتم بیان کی جا چکی مگر اس بلائے درماں کے اسباب پر جب غور کیا جاتا ہے تو اس کا ایک بڑا سبب یہ بھی آتا ہے کہ بسا اوقات لڑکا مطالبہ تو نہیں کرتا لیکن لڑکی کا باپ محض واہ واہ اور نام ونمود کیلئے وسعت سے زیادہ اس قدر جہیز دیتا ہے جو دوسری کیلئے نمونہ اور ترغیب کا باعث ہوتا ہے۔

نتیجہ کے طور پر پاس پڑوس کے دوسرے لوگ بھی متاثر ہو کر اس سے بڑھ کر دینے اور بعض لینے کے خواہش مند ہو جاتے ہیں اور غور کیا جائے تو یہی مفاسد کی بنیاد ہے جس پر مناسب بندش ضروری ہے ہر آدمی اعتدال اور بساط ہی کے مطابق بے مانگے اپنی خوشی سے لڑکی یا لڑکے کو کچھ دیدیا کرے تو اس کا اثر اتنا غلط نہ ہوگا اور اگر معاشرہ کے سر برآوردہ حضرات مل بیٹھ کر کچھ ہلکا پھلکا سامان متعین کر دیں کہ ہر امیر وغریب یکساں طور پر بآسانی دے سکے تو یہ سب سے بہتر ہے جیسا کہ مسلمانوں میں بعض مقامات پر اس کا رواج بھی ہے مگر افسوس کہ اس مادہ پرست دور میں دین ومذہب حسن کردار وعمل کو بالائے طاق رکھ کر محض سیم وزر اور مال ودولت پر دھیان دیا جانے لگا ہے جس کا وبال وعذاب آخرت میں جو ہوگا وہ تو ہوگا ہی خود دنیا میں بھی اس کے مفاسد حدوشمار اس کے دنیاوی مضرات کا اندازہ لگانے کیلئے یہی کافی ہے کہ جن غیروں کی تقلید میں اس رسم بد کے ہم عادی ہو چکے ہیں ہم سے زیادہ وہ آج جہیز اور طلاق کے خلاف آواز بلند کر رہے ہیں وہ سر برآوردہ حضرات جو سماج میں اپنی بات منوانے کی پوزیشن رکھتے ہیں وہ خاص طور سے توجہ دیں تو اس رسم بد کا خاتمہ ہو سکتا ہے اور خاص طور سے علمائے کرام اور آئمہ مساجد سے گزارش ہے کہ اس کے خلاف آواز اٹھائیں اور اس کی ہلاکت خیزیوں سے قوم کو بار بار آگاہ کریں اور خود بھی اپنی شادیاں اس سادہ انداز سے کریں کہ قوم کیلئے باعث نمونہ ہو۔ ◆◆◆

ص ۲۲/ کا بقیہ ....

ہر شہر میں ہیں عرس کی تقریب کے جلوے
بن کر دلِ مومن میں ہیں جاں تاج شریعت
تسلیم شدہ ہے یہ حقیقت کہ جہاں میں
ہیں علم کے اک کوہ گراں تاج شریعت
عُشاق کی محفل میں رہے میر کی صورت
وہ عاشقِ سلطانِ جہاں تاج شریعت
کہتے ہیں عنادِل بھی یہی باغِ ثنا کے
لاریب ہیں اک سحر بیاں تاج شریعت
دیکھو تو تصور میں بسا کر انہیں گوہر
کردیں گے ترے غم کو دھواں تاج شریعت

از: مولانا غلام مصطفےٰ نعیمی*

"گئوماتا"

سمّان سے اپمان تک

گئو بھکتوں کے "گئو پریم" کی نقاب کشائی پر مبنی ایک تحقیقی تحریر

احوال وطن

کس نے سوچا تھا کہ "گئوماتا" کے سمّان کے نام پر آسمان سر پر اٹھا لینے والے گئو بھکتوں کے چہرے اتنی جلدی بے نقاب ہو جائیں گے، جس گائے کو "ماتا" جیسے مقدس لفظ سے یاد کیا، اسی ماتا کو "آوارہ جانور" کہہ کر اس کے خلاف مہم چلائی جائے گی، بے دردی سے مارا پیٹا جائے گا اور اسے بھوکا پیاسا رکھ کر سرکاری اسکولوں، اسپتالوں میں بند کیا جائے گا؟ لیکن ایسا ہوا، اور یوگی حکومت کے حکم سے بھکتوں نے ہی کیا۔

گئوماتا کے بھکتوں نے بے حسی اور طوطا چشمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے گائے جیسی سیدھی مخلوق کو "آوارہ جانور" کہہ کر لاٹھی ڈنڈوں سے پیٹ پیٹ کر "ماتا" کے تقدس کو خوب پامال کیا اور حکومت سے گزارش کی کہ اس گائے سے انہیں نجات دلائی جائے اور اس کو آبادیوں سے نکال کر کہیں اور بند کر دیا جائے۔

گایوں کی بدحالی

ان دنوں ملک کے کئی حصوں میں سڑکوں پر "آوارہ" گھومنے والے گئو وَنش سے دکان دار، کسان اور راہگیر سخت پریشان ہیں، جہاں دیکھو گایوں کا جھنڈ کا جھنڈ گھومتا نظر آ رہا ہے۔ جو کسی بھی دکان میں گھس جاتے ہیں، کسی کی سبزی کھا جاتے ہیں، کسی کا کھیت چر جاتے ہیں۔ اسی سے پریشان ہو کر گئو بھکت اب اپنی ہی ماتا کے خلاف مورچہ کھول چکے ہیں، پچھلے دنوں ABP نیوز چینل نے گایوں پر ایک خصوصی پروگرام نشر کیا، جس میں بتایا گیا کہ ملک کے مختلف شہروں میں "آوارہ جانوروں" کی وجہ سے لوگ پریشان ہیں، جس سے ناراض ہو کر لوگوں نے انہیں مار پیٹ کر سرکاری اسکولوں میں بند کر دیا ہے، چند نمایاں شہروں میں علی گڑھ، فیروزآباد، متھرا، اٹاوہ، کانپور، ہاتھرس، بلندشہر، آگرہ، فتح پور، لکھنؤ، امیٹھی وغیرہ شامل ہیں، مختصر تفصیل درج ذیل ہے:

- علی گڑھ میں ہی محض دو دن میں [یکم جنوری 2019 سے دو جنوری تک] 78 گائیں مر گئیں، علی گڑھ کے گاؤں "جَٹاری" کی شیام پروشوتم (श्याम पुरुषोत्तम) گوشالہ کے سیکریٹری "شِودَتّ شرما" نے بتایا کہ ان گایوں کی موت بیماری کی وجہ سے ہوئی۔ متھرا میں کسانوں نے 150 گایوں کو مار پیٹ کر اسکول میں بند کر دیا، بھوک پیاس کی وجہ سے 6 گائیں مر گئیں۔ گرام پردھان اور تحصیل افسر نے کنفرم کیا کہ گایوں کی موت بھوک پیاس کی وجہ سے ہوئی لیکن کسی کے خلاف کوئی مقدمہ درج نہیں ہوا۔
- کانپور ضلع کے بدھونا قصبے کے "نَگوا" میں گاؤں والوں نے 50 گایوں کو مار پیٹ کر سرکاری اسکول میں بند کر دیا، اطلاع ملنے پر پولیس نے پہنچ کر تالا کھولنا چاہا تا کہ گایوں کو آزاد کیا جا سکے لیکن گاؤں والوں نے گایوں کو آزاد کرنے کی مخالفت کی جس کی وجہ سے انہوں پولیس پر حملہ کر دیا۔ چوکی انچارج "اِندر پرکاش" کی بائک توڑ دی، سپاہی کملیش، اوم ویر زخمی ہو گئے، جان بچانے کے لئے یہ تینوں ہی اسکول میں چھپ گئے اور کنٹرول روم کو خبر دی، بعدہ جب پانچ تھانوں کی پولیس فورس پہنچی تب جا کر ان پولیس والوں کی جان بچی اور گایوں کو آزاد کیا گیا۔
- امیٹھی میں کسانوں کا کہنا ہے کہ گایوں نے ہماری فصلوں

کو برباد کر دیا ہے۔ایک ایک کھیت میں 20/ 20 جانوروں کا جھنڈ گھستا ہے اور ساری فصل کھا جاتا ہے اس لئے ہمیں مجبور ہوکر رات رات بھر پہرہ دینا پڑتا ہے۔

الہ آباد کے شنکر گڑھ [بھداوا گاؤں] میں لوگوں نے گایوں کو مار پیٹ کر سرکاری اسکول میں بند کر دیا جس کی وجہ سے طلبہ کو باہر سڑک پر پڑھنا پڑا۔ بعد میں پولیس نے آ کر سختی کی اور گایوں کو نکال کر اسکول کی صفائی کرا کر تعلیم شروع کرائی لیکن ٹیچرز اور طلبہ کا کہنا ہے کہ گایوں کی وجہ سے اسکول میں بدبو پھیل گئی ہے اور پڑھنا دشوار ہو رہا ہے۔

گایوں کو جیل

اب تک تو گو بھکت "گئوماتا" کو اسکولوں میں ہی بند کر رہے تھے لیکن 16 جنوری 2019 کو یوپی حکومت کا ایک نیا فرمان آیا کہ سڑکوں پر گھومنے والی گایوں کو جیل بھیج دیا جائے اور جیل کی زمین پر ہی ان کے کھانے پینے کا بندوبست کیا جائے، لکھنؤ کمشنر انیل گرگ نے تمام کمشنریوں کو حکم دیا ہے کہ 31 جنوری تک تمام ضلع کی جیلوں میں "گئوسیوا کیندر" قائم کئے جائیں، اس حکم نامہ کی رو سے گایوں کو جیل میں رکھا جائے گا۔

آج تک نیوز چینل کی خبر کے مطابق "گئو رکھشک" کسانوں کی اس پریشانی کی آڑ میں جم کر منافع بنا رہے ہیں، 18 جنوری کی خبر کے مطابق باغپت میں "گئو رکھشک" ایک گائے کو گوشالہ پہنچانے کے عوض میں کسانوں سے پانچ سے چھ ہزار کی رقم اینٹھ رہے ہیں۔

گایوں کی داستان غم

"گو بھکتوں" کی حکومت سازی کے بعد گائے کو لگا ہوگا کہ شاید اب جا بجا میری پوجا کی جائے گی، ہر گھر میں میرے لئے عمدہ قسم کے کھانے تیار ہوں گے، صبح صبح لوگ میرا آشیرواد لے کر کام پر جائیں گے اور یہ امیدیں بجا بھی تھیں کہ ہر گلی کوچے میں بھکت یہ شعر پڑھتے گھومتے تھے۔

جن کے نہیں ہیں نام، ان کے نام بنیں گے
گھر گاؤں شہر مرلی دھر کے دھام بنیں گے
برہمانڈ کے سب دیوتا گئو میں سمائے ہیں
تم گائے پال لینا، تمہارے سب کام بنیں گے

اس عقیدت کو دیکھ کر "گئوماتا" کی امیدیں درجہ یقین میں تھیں مگر افسوس! "گئوماتا" کی امیدیں پانی کے بلبلے سے بھی زیادہ کمزور نکلیں، بھکتوں نے "ماتاجی" کے نام پر صرف اپنی تجوریاں بھریں۔

سیاسی بھکتوں نے "گئوشالہ" کے نام پر حکومت سے رقمیں حاصل کیں جبکہ دوسرے نمبر کے بھکتوں نے گایوں کا دودھ نکالا اور انہیں چرنے کے لئے سڑکوں پر چھوڑ دیا۔ بھوک سے بے حال "گئوماتا" نے کسی دوکان پر چاول میں منہ ڈال دیا تو گو بھکت دکاندار ڈنڈے سے ماتا کا سواگت کرتا ہے، سڑکوں اور دکانوں سے مایوس ہو کر ماتاجی کھیتوں کی جانب نکل پڑتی ہیں لیکن جیسے ہی کسی کھیت میں چرنے کے لئے منہ ڈالا فوراً ہی کئی سارے "گئو بھکت" لاٹھی ڈنڈوں سے لیس ہو کر سامنے آتے ہیں اور ماتاجی کی طبیعت سے دھلائی کرتے ہیں، پورا دن بھوک پیاس کی تکلیف اٹھا کر "گوماتا" رات کے وقت کھیتوں میں پہنچتی ہیں کہ شاید رات کے سناٹے میں کچھ کھانے کو مل جائے لیکن اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔

امیدیں پوری نہ ہوئیں بلکہ رات کے اندھیرے میں بھی دہقانی لوگ پہرا کرتے نظر آئے۔ اپنے ہی بیٹوں سے جان بچا کر گائے کئی دن فاقہ کشی کی تکلیفیں اٹھا کر آخر ایک دن دنیا کو خیر آباد کہہ دیتی ہے، کہا جاتا ہے کہ "ماں" کی موت پر رسماً ہی سہی لیکن اولادیں آخری رسومات ضرور ادا کرتی ہیں اور احترام کے ساتھ آخری رسم ادا کی جاتی ہے۔ لیکن بدنصیب گائے کو پس مرگ بھی سکون نہ ملا اور بھکتوں نے مرنے کے بعد بھی ماتا کا کوئی احترام نہیں کیا بلکہ لاوارث سمجھ کر کوڑے کی طرح کہیں بھی اٹھا کر ڈال دیا۔

یہ بات اپنے آپ میں کتنی مضحکہ خیز ہے کہ جس گائے کو "ماتا" کہا جاتا ہے، اس کو چارا کھلانے سے بھی بھکتوں کی جیب تنگ ہو جاتی ہے، بھلا کون ایسا بدنصیب بقیہ ص ۱۳ پر

کالج کی ایک ٹیچر کے قلم سے*

یہ بچیاں کہاں جا رہی ہیں؟

احوال قوم ملت

میرے کالج میں موبائل فون لانے پر پابندی ہے، لہٰذا جیسے ہی چند طالبات نے مجھے یہ اطلاع دی، میں بڑی سرعت سے جائے وقوع پر پہنچی، ایک سیدھی سادی سی بچی تولیے سے ہاتھ صاف کرتی ہوئی باتھ روم سے باہر نکلی۔

موبائل نکالیے! مجھے اس پر شک نہیں تھا، وہ تو اسے باتھ روم سے باہر آتے دیکھ کر ایسے ہی پوچھ لیا تھا ”میرے پاس نہیں، مس میرے پاس نہیں ہے موبائل“ چہرے پر بلا کی معصومیت تھی، اس کے معصوم چہرے سے نگاہ ہٹی اور براہ راست کالج مونوگرام والی جیب پر پڑ گئی۔

”یہ کیا ہے“ اگلے ہی لمحے چپس کا پیکٹ میرے ہاتھ میں تھا، جس کے اندر حرکت ہو رہی تھی ”میں نے استعمال نہیں کیا“ اس نے میرے ہاتھ سے چپس کے پیکٹ میں لپٹا ہوا موبائل فون جھپٹنا چاہا ”اوّل تو کالج میں موبائل فون لانے کی اجازت نہیں، پھر....“ میری بات مکمل ہونے سے قبل اس نے کہا ”مس! کیا بیگ میں رکھتی، چوری نہ ہو جاتا؟“ کل پرنسپل سے لے لینا، آج تو وہ میٹنگ میں گئی ہوئی ہیں۔

میں نے اتنا کہا اور اگلا قدم بڑھانا چاہا جو اس نے بڑھنے نہیں دیا ”پلیز.... میرا موبائل دے دیجئے“ وہ برے طریقے سے جھپٹی۔ ”میں نے کہا ناں، کل والدین کو بھیج دینا، مل جائے گا“ اس وقت بھی موبائل فون پر کال آ رہی تھی۔

”نہیں، مجھے ابھی چاہیے، اسی وقت“ اس کا انداز نہایت جارحانہ اور جاہلانہ ہو گیا تھا۔ مجھ پر حملہ کرنے کی لمحے بھر کی دیر تھی کہ سینئر پروفیسر نے آ کر اسے ڈانٹا، مگر وہ قابو میں آنے والوں میں سے نہ تھی، حتیٰ کہ کالج کی چھٹی ہو گئی اور وہ تڑپ تڑپ کر روتی رہی، موبائل فون پوشیدہ مقام پر رکھنے سے قبل لاتعداد آنے والے ایس ایم ایس چیک کیے گئے تو معلوم ہوا آگ دوسری جانب بھی برابر لگی ہوئی تھی، ایک لڑکا ایس ایم ایس کے جواب نہ ملنے پر بے قرار تھا۔

اگلے دن نہ وہ بچی آئی نہ کوئی موبائل فون لینے، لیکن اس کے گھر سے کوئی اس کا فون سیٹ لینے آتا بھی تو کیا ہوتا، ہم جتنے بھی اس کے ایس ایم ایس پڑھوا دیتے، ماں باپ کو ٹیچرز ہی کو برا بھلا کہنے پر اکتفا کرنا تھا کہ ایسا ہی ہوتا ہے، عموماً مائیں آتی ہیں تو ٹیچرز کو دقیانوسی اور اپنی بیٹی کو کھلا ذہن رکھنے والی قرار دیتی ہیں اور اکثر دوبارہ جب ملاقات کا شرف بخشتی ہیں تو بیٹی کسی کے ساتھ فرار ہو چکی ہوتی ہے اور اس آس پر آتی ہیں کہ شاید بھولے بھٹکے کالج آ جائے کسی کام سے، مگر اس وقت تک پانی سر سے اونچا ہو چکا ہوتا ہے اور ان کی آس، آس ہی رہ جاتی ہے، کچھ والدین تو بے عزتی کے خوف سے خاموش ہو جاتے ہیں کہ ع

بعد میں پچھتاوت کیا ہوت ہے
جب چڑیا چگ گئی کھیت

میں ایک گورنمنٹ کالج میں لیکچرار ہوں، میری فقط تین سالہ ملازمت میں یہ پہلا واقعہ نہیں بلکہ یہ ایک معمول ہے، میرے اپنے تعلیمی دور کو بیتے زیادہ عرصہ نہیں ہوا، مگر نوجوانوں کی روز بہ روز بگڑتی حالت کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ جیسے میرے طالب علمی کے زمانے کو صدیاں بیت گئی ہیں۔

میں یہ نہیں کہتی کہ میرے دور میں ماحول سو فی صد پاکیزہ تھا، تمام ہی طالبات کا چال چلن مثالی تھا، مگر لڑکیوں کو یونیفارم میں آنا اور کالج کے بجائے ادھر ادھر نکل جانا، کالج دورانیے میں بھی کونوں کھدروں میں چھپ کر فون پر گفت وشنید کرنے کا تناسب روز بہ روز انتہائی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔

پہلے کالج کے چار سیکشن میں سے کسی ایک سیکشن کی لڑکی غلط حرکات میں ملوث پائی جاتی تھی، وہ بھی سال دو سال میں، مگر آج ہر کلاس ہر سیکشن میں ایسے واقعات ہر پندرہ بیس روز میں سامنے آجاتے ہیں، میں اس کا ذمے دار نہ میڈیا کو گردانتی ہوں اور نہ ہی موبائل فون کو، میں اس بگڑتی ہوئی صورت حال کی ذمے داری برملا والدین پر ڈالتی ہوں۔

انتہائی متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والی طالبات جن کے لاغر وجود چیخ چیخ کر باور کروا رہے ہوتے ہیں کہ انہیں کئی روز سے پیٹ بھر کر روٹی نصیب نہیں ہوئی ہے، فیس جمع کروانے کے لیے مالی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے، لیکن ان کے پاس موجود موبائل سیٹ قابل دید ہوتے ہیں۔ یہ سیٹ کہاں سے آیا، اگر آ بھی گیا تو بیلنس کے لیے پیسے کہاں سے آرہے ہیں، یہ نت نئے نام کی دوستیاں کہاں سے ہوگئیں، موبائل فون سائلنٹ پر کیوں رکھا جانے لگا۔

وہ بچی جو رات کو کسی کمرے میں اکیلے سونے سے ڈرتی تھی، موبائل سیٹ آنے کے بعد اتنی بہادر کیسے ہوگئی؟ کہ اکیلے سونے لگی، اسے فون سرہانے رکھے بغیر نیند کیوں نہیں آتی؟ یہ سوالات ماؤں کے اذہان میں کیوں نہیں کلبلاتے؟

یہ صرف کالج طالبات ہی کی بات نہیں ہے، بلکہ اس کا شکار تمام نوجوان نسل ہے۔ لڑکے، لڑکیاں سب ہی اس بلا کا شکار ہیں، آپ کوچنگ سینٹرز کا دورہ کریں، وہاں مزید کم عمر اسکول کے بچے ہیں۔ اندر بچیوں کی کلاس ختم، باہر لڑکے ایس ایم ایس پڑھ رہے ہیں۔ ''میں آرہی ہوں''۔

دو گھنٹے کی کوچنگ کلاس اکثر چار گھنٹے پر محیط ہو جاتی ہے، مائیں بچیوں کی زبانی سن کر مطمئن ہو جاتی ہیں، بلاشبہ اکثر سچ بھی ہوتا ہے، مگر ماؤں کو از خود تصدیق کرنی چاہیے۔ بچیوں کو انتہائی قیمتی تحائف مل رہے ہوتے ہیں۔

مائیں بہ آسانی بچیوں کے جھانسے میں آجاتی ہیں، یہ پوچھنے کی زحمت گوارا نہیں کرتی کہ یہ کون سی سہیلی ہے، اگر بچی انجانا نام لیتی ہے تو اس کی تفتیش کیوں نہیں کی جاتی، مائیں کیوں نہیں سوچتیں کہ بیٹی کی نئی دوست جس کا جمعہ جمعہ آٹھ دن سے نام سن رہی ہیں، بھلا وہ کیوں اتنے قیمتی تحائف دے گی، بچی کو کیوں اچانک ہی سجنے سنورنے کا شوق چڑ گیا؟ کیوں وہ گھر سے اب سج سنور کر نکلنے لگی؟

ماؤں کو کوئی پرواہی نہیں ہوتی، خود محلے کی تانک جھانک میں اس قدر مگن رہتی ہیں کہ عزت کے محل میں دراڑیں پڑتی جا رہی ہیں، انہیں احساس ہی نہیں ہوتا، البتہ محل ڈھ جانے کے بعد خوب واویلا مچاتی ہیں۔

میری ماؤں سے التجا ہے خدارا اپنی بچیوں پر توجہ دیں، یہ نازک کلیاں ہیں، ان کی اچھی آبیاری کریں گی تو یہ آپ کے گلشن کی رونق ہیں، ورنہ مسلی، مرجھائی کلیاں گلشن کا حسن ماند کر دیتی ہیں، یہ یاد رکھیں۔

کاش کہ یہ بات تیرے دل میں اتر جائیں، خواہش صرف اتنی ہے کہ کچھ الفاظ لکھوں جس سے کوئی گمراہی کے راستے پر جاتے جاتے رک جائے، نہ بھی رکے تو سوچ میں ضرور پڑ جائے اور اپنی اصلاح کرنے کی کوشش کرے۔

[سوشل میڈیا کے ''اسلام کی بیٹیاں'' گروپ سے ماخوذ]

◆◆◆

ہیں فضلِ الٰہی کا نشاں تاج شریعت

(از: محبوب گوہر اسلام پوری)

اک شخصیت فیض رساں تاج شریعت
ہیں فضل الٰہی کا نشاں تاج شریعت

سیلاب امنڈ آتا تھا اک خلق خدا کا
رکھتے تھے قدم اپنا جہاں تاج شریعت

مت پوچھئے کیا حال تھا جب سالِ گذشتہ
دنیا سے گئے سوئے جناں تاج شریعت

سَحبان بھی اس دور میں ہوتے تو یہ کہتے
ہیں اہلِ سخن اہلِ زباں تاج شریعت

بقیہ ص ۱۸ ر پر

از: حضور تاج الشریعہ قدس سرہ العزیز

پانچویں قسط

ملفوظات تاج الشریعہ

ملفوظات

صوفیائے کرام اور مشائخ عظام کے ارشادات وفرمودات کو ”ملفوظات“ کے نام سے جانا جاتا ہے، ہر دور میں صالحین اور اولیائے کاملین کے ارشادات وفرمودات قلم بند کرنے یا انھیں محفوظ کرنے کی روایت رہی ہے تا کہ آنے والی نسلیں ان سے رشد و ہدایت کی روشنی حاصل کرسکیں، صوفیائے کرام کے ارشادات وفرمودات اگرچہ سادہ ہوتے ہیں مگر وہ ایسے مؤثر اور معنی خیز ہوتے ہیں کہ ان کا ایک ایک جملہ دل کی گہرائیوں میں اترتا چلا جاتا ہے، ان کا ایک ہی جملہ کسی بھی قوم کی تقدیر بدل ڈالنے کی صلاحیت رکھتا ہے، کسی شاعر نے ان کی اسی صفت کو بیان کرتے ہوئے کہا ہے۔ ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

حضور تاج الشریعہ نے سوال وجواب کا یہ سلسلہ جنوری ۲۰۰۵ء میں شروع کیا جو مسلسل ۲۰۱۶ء تک جاری رہا، یعنی پورے ۱۲؍ سالوں تک یہ زرّیں سلسلہ جاری وساری رہا، اس دوران آپ نے کم وبیش ۷۰۰۰؍ ہزار سوالوں کے جوابات ارشاد فرمائے جو یقیناً ہماری آنے والی نسلوں کے لئے ایک عظیم سرمایہ ہیں، ”ملفوظات تاج الشریعہ“ صرف مئی ۲۰۱۰ء سے اکتوبر ۲۰۱۰ء تک کے سوالات وجوابات پر مشتمل ہے، یعنی حضور تاج الشریعہ کی زبان حق ترجمان سے نکلے ہوئے گیارہ سالوں کے جواہر پارے ریکارڈنگ کی شکل میں ابھی باقی اور محفوظ ہیں، ان شاء اللہ الرحمٰن وہ بھی کتابی صورت میں قارئین کرام کے مطالعہ کی میز پر ہوں گے، راقم الحروف ارباب علم ودانش سے التماس کرتا ہے کہ ”ملفوظات تاج الشریعہ“ میں اگر کوئی شرعی خامی یا غلطی نظر آئے تو اسے ناقل ومرتب کی غلطی تصور کرتے ہوئے ادارے کو مطلع فرمائیں تا کہ اس کی اصلاح کی جاسکے، راقم اسے کتابی شکل میں شائع کرنے سے قبل قسط وار قارئین سنی دنیا کی نذر کر رہا ہے۔

احقر محمد عبد الرحیم نشتر فاروقی

۳۰؍ مئی ۲۰۱۰ء، بریلی شریف، ہند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض...: لوح محفوظ کیا ہے؟ وضاحت فرما دیں۔ (انگریزی سوال)

ارشاد...: مجھ سے سوال کیا گیا کہ لوح محفوظ کیا ہے؟ میں نے جواب کو مؤخر کر دیا کیوں کہ میں بمبئی میں تھا۔ اسی وجہ سے مجھے مطالعہ کا موقع نہیں مل سکا اور جیسے ہی مجھے گھر بریلی شریف واپسی پر موقع ملا میں نے التعریفات کا مطالعہ کیا جو کہ سید شریف الجرجانی کی تصنیف ہے جس میں اس کی تعریف یوں کی گئی ہے کہ:

هو الكتاب المبين والنفس الكلية، فالألواح اربعة: لوح القضا السابق على المحو والاثبات، وهو لوح العقل الاول۔ ولوح القدر، اى لوح النفس الناطقة الكلية التى تفصل فيها كليات اللوح الاول يتعلق باسبابها، وهو اللوح المحفوظ۔ ولوح النفس الجزئية السماوية التى ينتقش فيها كل ما فى هذا العالم بشكله و هيئته و مقداره، وهو المسمىٰ بالسماء الدنيا، وهو بمثابة خيال العالم، كما ان الاول بمثابة روحه، والثانى بمثابة قلبه۔ ولوح الهيولى القابل للصور فى عالم الشهادة۔

لوح کتاب مبین یعنی روشن کتاب اور نفس کلیہ ہے (قرآن

میں اس کو کتاب مبین فرمایا، مبین اسم فاعل کے معنی کی رو سے اس کا معنی یہ ہے کہ وہ لوح جس میں سب کچھ محفوظ ہے، اس کا علم اس کے لئے روشن ہے جس کو خدا چاہے) آگے تعریفات میں ہے کہ الواح کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ لوح قضائے سابق جس میں ہر ہونے والی چیز پہلے سے مقدر ہے اور اس کا فیصلہ پہلے ہی فرمادیا گیا، اس میں محو واثبات جاری نہیں ہوتا، اور اس کا نام لوح عقل اوّل ہے۔

۲۔ لوح قدر یعنی لوح نفس ناطقہ کلیہ جس میں لوح اوّل کے کلیات کی تفصیل درج ہوتی ہے اور یہ ان کلیات کے اسباب سے متعلق ہے اور اسی کا نام لوح محفوظ ہے۔

۳۔ لوح نفس جزئیہ سماویہ جس میں وہ سب کچھ نقش ہوتا ہے جو اس عالم میں رونما ہو اس کی شکل، ہیئت اور مقدار کے ساتھ، اور اسی کو سمائے دنیا کہتے ہیں، اور یہ خیال عالم کے قائم مقام ہے، جس طرح پہلی لوح بمنزلہ روح عالم ہے اور دوسری قلب عالم کے منزل میں ہے۔

۴۔ لوح ہیولی یعنی اس مادے کی لوح جو عالم شہادت میں مختلف صورتوں میں رونما ہونے کے قابل ہے۔

یہاں تک تعریفات سے لوح محفوظ کا بیان قدرے تصرف کے ساتھ مذکور ہوا، اب میں کہتا ہوں کہ لوح اول جس کو روح عالم کے قائم مقام فرمایا گیا اس کا مصداق حضور سرور عالم ﷺ ہیں، جو اللہ کا نور ہیں، جن کا نور مادۂ عالم ایجاد ہے، وہی نور حقیقت محمدیہ ﷺ ہے، وہی اول مخلوق ہے، وہی عقل اوّل کا مصداق ہے، کائنات میں جو کچھ ہے اسی حقیقت واحدہ کے تعینات اور اسی نور کی تجلیات ہیں، لوح محفوظ کا علم ان کے سمندر علم کا ایک قطرہ ہے اور ان کے دفتر معرفت کی ایک سطر ہے، بلکہ لوح محفوظ کا وجود اسی حقیقت محمدیہ سے ہے، اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

محمد مظہر کامل ہے حق کی شان عزّت کا
نظر آتا ہے اس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا
یہی ہے اصل عالم مادۂ ایجاد خلقت کا
یہاں وحدت میں برپا ہے عجب ہنگامہ کثرت کا

امام بوصیری اسی لئے فرماتے ہیں:

فان من جودک الدنیا وضرّتھا
ومن علومک علم اللوح والقلم

عرض... ۱: ایک سُنّی عالم نے فرمایا اس پیشانی کی پاکیزگی کا اس چہرے کی خوبصورتی کا حال تو یہ ہے کہ احمد رضا دامن نچوڑیں تو عرش اعلیٰ کے فرشتے وضو کرنے زمین پر آجائیں؟

ارشاد...: یہ اچھی تعبیر نہیں ہے اور یہ بہت مبالغہ ہے اور اس میں فرشتوں کی توہین ہے۔

عرض...: اردو میں ایک شعر بھی ہوتا ہے۔

تر دامنی پہ شیخ ہماری نہ جائیو
دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں

وہ کیسا ہے؟

ارشاد...: وہ شعر بھی قابل سند نہیں ہے اور وہ اگر اسی معنیٰ پر ہے تو وہ شعر بھی صحیح نہیں ہے اور اس کو سند بنانا جائز نہیں ہے۔

عرض... ۲: اگر پیر کامل زندہ ہو تو کسی اور پیر کامل سے طالب ہوا جاسکتا ہے؟ کیا اس کے لئے اپنے شیخ سے اجازت لینا ضروری ہے؟

ارشاد...: اجازت لینا ضروری نہیں ہے البتہ طلب میں یہ ہوتا ہے کہ اپنی پہلی بیعت پر قائم رہتے ہوئے کسی شیخ سے طلب فیض کے لئے وہ منسلک ہوجاتا ہے اس صورت میں اجازت لینا ضروری سمجھ میں نہیں آتا البتہ اگر اس کا شیخ زندہ ہے تو بہتر ہے کہ اس سے اجازت لے لے۔

عرض... ۳: میں عوام الناس سے ہوں اور مسائل کے لئے بہار شریعت کا مطالعہ رکھتا ہوں اور باقی مسائل کے لئے آپ سے اور مفتی وقار الدین علیہ الرحمۃ اور ان کے بعد مفتی عبد العزیز حنفی صاحب اور مولانا عطاء المصطفیٰ اعظمی صاحب سے رجوع رکھتا ہوں کیا اگر کبھی آپ کے سیشن میں بتایا ہوا جواب بہار شریعت سے مخالف ہو تو بعد کے آنے والے سیشن میں اپنی اصلاح کے لئے بہار شریعت کی عبارت عرض کر کے اس مسئلے کی مزید شرح کے لئے عرض کردیا کروں؟

ارشاد...: بالکل یہ کرنا ہی چاہئے اور اگر کسی عالم کا میں ہوں یا کوئی صاحب ہوں ان کا جواب اگر متصادم ہے بزرگوں کی تصریحات کے تو ضرور بتانا چاہئے اور اس کا ازالہ ہونا ضروری ہے۔

عرض...۴: مجھے ایک باوثوق صاحب نے بتایا کہ بہارِ شریعت حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان نے املا کرائی ہے اور کتابت اور حوالہ جات ان کے تلامذ کے ذمہ تھے اس لئے کہیں کہیں سہو بھی ہوسکتا ہے حضرت کیا فرماتے ہیں؟

ارشاد...: میں اس سلسلے میں تبصرہ کرنے سے قاصر ہوں اِملا کرانے کی حقیقت تو مجھے نہیں معلوم ہے البتہ یہ میں نے ضرور سُنا ہے کہ اپنے خاص خاص شاگردوں کو صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کی ہدایت تھی کہ وہ مسائل دیکھیں اور حوالہ جات مہیا کریں اور ان کی ہدایت پر اور ان کی نگرانی میں وہ حوالہ جات مہیا کرتے تھے اور غالباً کبھی کبھی یہ بھی ہوا ہے کہ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے حکم دیا تو ان شاگردوں نے ان کو مرتب کیا ہے ہوسکتا ہے اس ترتیب میں کوئی بات اگر رہ گئی ہو میں وثوق کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتا۔

عرض...۵: کیا طلاق مؤثر ہوجائے گی (چاہے وہ کتنی ہی تعداد میں دی جائے) اس آدمی کے لئے جس کی بیوی ڈپریشن، پاگل پن یا جناتی اثر میں ہو اور کیا اس کو طلاق ہوجائے گی اگر وہ یہ نہ جانتی ہو کہ وہ کیا کہہ رہی ہے یا کر رہی ہے یا اپنے شوہر کو مغلظات زبانی بک رہی ہے اور بعد میں اسے کچھ یاد نہیں رہتا اس کا شوہر بھی اس کی اس حالت کو سمجھ نہیں پاتا لیکن یہاں کینیڈا میں بہت سارے شیوخ اور امام صاحبان نے یہ کہا ہے کہ اس کی بیوی ایسے حالات کے زیر اثر ہے۔ ان کے دو بچے ہیں۔ (انگریزی سوال)

ارشاد...: یہ شوہر پر منحصر ہے اگر وہ بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہے تو وہ دے سکتا ہے اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ اس کے لئے مناسب ہے اور اگر وہ حالات کا دوبارہ جائزہ لے کر اس کو نکاح میں رکھنا چاہتا ہے تو رکھ سکتا ہے اگرچہ کہ اس کو یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ ایک سے زیادہ طلاق نہ دے ایک طلاق دے سکتا ہے جب کہ عورت حیض میں نہ ہو اور اس طہر میں اس نے اس سے صحبت نہ کی ہو ایک طلاق اس کو دینا جائز ہے اور حیض میں طلاق دینا جائز نہیں ہے البتہ دے گا تو ہوجائے گی اور تین طلاقیں دینا جائز نہیں۔

عرض...۶: یہاں کینیڈا میں ایک خاندان ہے جس کے ایک بالغ لڑکے نے خودکشی کی کوشش کی۔ لڑکا جنات کے زیرِ اثر تھا اگر وہ ان حالات میں مرا تو کیا وہ اب بھی جہنم میں جائے گا؟ (انگریزی سوال)

ارشاد...: یہ کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو ہلاک کرے مگر، اگر اللہ چاہے تو اس کو سزا دے اور جہنم میں بھیجے تو یہ اس کو اختیار ہے اور بے سزا کے اس کو معاف فرمادے یہ بھی اس کو اختیار ہے۔

عرض...۷: ایک شخص نے ایک دفعہ اپنی بیوی کو طلاق دی اور پھر وہ دو ہفتے بعد بیوی کے پاس جا کر میاں بیوی کے طور پر رہنے لگا تقریباً پانچ سال کے بعد ایک بحث کے دوران غصے میں بیوی کو اس نے دوبارہ طلاق کا لفظ کہا۔

(الف)...: بیوی یہ کہہ رہی ہے کہ اس نے طلاق کا لفظ نہیں سنا کیوں کہ وہ اپنی کار میں بیٹھ رہی تھی کیا طلاق واقع ہوگئی چاہے اس نے سُنا ہو یا نہیں سُنا ہو؟ (انگریزی سوال)

ارشاد...: طلاق مؤثر ہوجائے گی چاہے، اس نے سُنا ہو یا نہ سُنا ہو۔

عرض (ب)...: کیا یہاں دوسری طلاق کو پہلی طلاق تصور کیا جائے گا کیوں کہ اس نے پہلی طلاق کے بعد بیوی سے رجوع کرلیا تھا؟

ارشاد...: نہیں، دوسری طلاق دوسری ہی سمجھی جائے گی اور اسے پہلی تصور نہیں کیا جائے گا۔

عرض (ج)...: کیا طلاق عام حالت میں یا غصے کی حالت میں طلاق دینے ہی کی صورت میں سمجھا جائے گا؟

ارشاد...: طلاق مؤثر ہوجائے گی چاہے وہ غصے میں دی جائے یا عام حالت میں۔

عرض...۸: کسی بدمذہب امام کے پیچھے نمازِ جنازہ پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

ملفوظات

ارشاد...: بدمذہب کی بدمذہبی اگر حد کفر تک پہنچی تو اس کو امام بنانا ناجائز و گناہ بلکہ مضر ایمان ہے اس کے پیچھے کوئی نماز درست نہیں نمازِ جنازہ ہو یا کوئی اور نماز۔

عرض... ۹: اگر کوئی مسافر مقیم امام کی اقتداء میں فرض نماز میں آخری تشہد میں شامل ہوا اور کچھ دیر بعد امام سلام پھیر لے تو کیا مسافر کو پوری نماز ادا کرنی ہوگی یا وہ قصر نماز پڑھ سکتا ہے؟

ارشاد...: قصر کی اجازت نہیں ہے اب اس کا فرض مقیم کی طرح سے چار رکعت ہے چار رکعت ادا کرے۔

عرض... ۱۰: نعلین مبارک کا نقش قرآن پاک میں رکھنا کیسا ہے؟

ارشاد...: قرآن پاک میں رکھنے کی کیا وجہ ہے نقش نعلین پاک کو عظمت کے ساتھ دیوار وغیرہ پر رکھے کسی اور جگہ رکھے قرآن میں رکھنے کی کیا وجہ ہے۔

ارشاد... ۱۱: ایک معتبر سُنّی عالم نے یہ مسئلہ بتایا کہ وہابی کے ہوٹل میں پیسے دے کر چائے پی سکتے ہیں اس پر ایک شخص نے کہا کہ یہ مفتی صلح کلی ہے اس پر کیا حکم ہے؟

ارشاد...: وہاں سُنّی عالم صاحب کا یہ مسئلہ بتانا صحیح نہیں ہے اور یہ صلح کلیت کی طرف ایک قدم ہے اور وہابیوں کے ساتھ معاملات ناجائز و نا درست ہیں اس لئے کہ جن کی بدمذہبی حد کفر تک پہنچ چکی ان سے معاملات درست نہیں ہیں جب تک کہ کوئی شرعی مجبوری نہ ہو ان سے معاملت کی اجازت نہیں ہے ان کا یہ مسئلہ بتانا نادرست ہے اور وہابیوں کے ساتھ معاملات اور تعلقات کا دروازہ کھولنا ہے۔

عرض... ۱۲: کیا بینک کی وہ نوکری جو ڈائریکٹ بینکنگ آپریشن سے ریلیٹ نہیں کرتی جیسے سوفٹ وئیر انجینئرز تو کیا وہ نوکری جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد...: وہ جائز ہے جس میں کوئی ناجائز کام کا ارتکاب نہ ہو سود کے تمسکات لکھنا وغیرہ یا سود کے تمسکات پر شاہد ہونا یا سودی کاروبار میں شرکت یہ کچھ نہ ہو اور محض کمپیوٹر یا سوفٹ وئیر کی نوکری ہے تو اس میں حرج نہیں۔

عرض... ۱۳: اگر ایک بڑے کمرے میں ایک سائیڈ پر بیڈ پر کوئی سویا ہوا ہو تو وہاں کارپیٹ پر نیچے بیٹھ کر قرآن پاک پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد...: اگر اوپر کوئی سو رہا ہے تو نیچے بیٹھ کر قرآن پڑھتے ہوئے قرآن کریم نیچے ہو رہا ہے تو یہ اس کی بے ادبی ہے وہ اگر حافظے سے قرآن کریم پڑھ رہا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

عرض... ۱۴: میرا باس دیوبندی مسلک سے ہے ہر نماز کی امامت خود ہی کرواتا ہے لیکن بعض دفعہ نمازِ عصر میں کبھی کبھی مجھے امامت کا کہہ دیتا ہے جب کہ میں اپنی نماز پہلے ہی پڑھ چکا ہوتا ہوں برائے کرم اس کے بارے میں کچھ بتا دیں۔

ارشاد...: جب اپنی نماز پہلے خود پڑھ لی ہے تو اب نفل نماز میں امام بننا نادرست ہے اگر اس کے پیچھے ویسے ہی لوگ ہیں تو ان کا امام بننا کوئی معنیٰ نہیں رکھتا ہے اس لئے کہ دیوبندیوں کی نماز خود صحیح نہیں ہے اور ان کا امام بننا صحیح نہیں ہے اگر سُنّی صحیح العقیدہ کچھ لوگ ہیں جب کہ یہ متنفل ہے یعنی نفل پڑھ رہا ہے اور وہ فرض پڑھ رہے ہیں تو ان کی نماز نہیں ہوگی۔

عرض... ۱۵: حادثہ کی وجہ سے موت آجائے کیا ایسی موت شہید کے مرتبے کے برابر ہے؟

ارشاد...: شہید فقہی وہ ہے جو ظلماً معرکے میں دھار دار ہتھیار سے شہید کر دیا جائے اور شہید، یوم آخرت میں بہت ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے جو کسی حادثے کا شکار ہو۔

عرض... ۱۶: قبر میں مردے کے ساتھ شجرہ رکھنے کا کیا طریقہ ہے کیا شجرہ کو میت کے سینے پر رکھا جا سکتا ہے؟

ارشاد...: سینے پر بھی رکھ سکتے ہیں اور کفن پر کتابت بھی جائز ہے **الحرف الحسن فی الکتابۃ علی الکفن** اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا اس سلسلے میں پورا رسالہ ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ شجرہ اس کے منہ کی طرف دیوار میں ایک طاق بنا کر رکھ دیا جائے۔

عرض... ۱۷: اکثر لوگ زکاۃ اور فطرے کی رقم مدرسے میں دے دیتے ہیں اگر مدرسے کے منتظمین اس رقم کو بغیر شرعی حیلہ کئے ہوئے مدرسے کے کام میں لگا دیں تو کیا زکاۃ دینے والے

پر سے زکاۃ ادا ہو جائے گی؟

ارشاد...:اس صورت میں زکاۃ ادا نہیں ہوگی زکاۃ دینے والوں کو یہ چاہئے کہ حیلۂ شرعی کر کے زکاۃ کی رقم مہتمم کو یا مدرسے کے اراکین کو سونپے یا ان سے کہہ دے کہ ہماری طرف سے حیلۂ شرعی کرلیں اور وہ لوگ حیلۂ شرعی کر کے اس رقم کو مصارف میں ادا کریں تو اس کی زکاۃ ادا ہو جائے گی۔

عرض...۱۸: زکاۃ یا فطرہ کی رقم آتی ہے اس کو طلبا کے کھانے پر صرف کیا جاتا ہے تو اس صورت میں کیا حکم ہوگا اس زکاۃ کے ادا کا؟

ارشاد...:اگر طلبہ مساکین ہیں اور اس رقم سے ان کا کھانا تیار کیا اور وہ کھانا دے کر ان کو مالک بنا دیا تو جس قدر رقم سے کھانا تیار ہوا اور جس قدر کھانے کا ان کو مالک بنایا اسی قدر زکاۃ ادا ہو جائے گی۔

عرض...۱۹: جس جگہ پر اکثریت بد مذہبوں کی ہو وہاں پر گوشت کھانے کا کیا حکم ہے؟

ارشاد...: اکثریت اگر بد مذہبوں کی ہے اور ذبیحے پر وہی قابض ہیں تو اس صورت میں احتیاط یہی ہے کہ گوشت ان کے ہاتھ کا نہ کھائے اس لئے کہ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مثل مردار حرام ہے اور اس سے پرہیز اس کو لازم ہے۔

عرض...۲۰ :اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے میں کیا فرق ہے؟

ارشاد... : نہ اللہ عزوجل کا نام حاضر ہے اور نہ اس کا نام ناظر ہے اور حاضر اور ناظر ہونے سے اللہ تبارک وتعالیٰ منزہ ہے اس لئے کہ حاضر وہ ہے جو کسی مکان میں موجود ہو اور کل مکان اس کو گھیرے اور اور اللہ عزوجل اس سے پاک ہے کہ کوئی چیز اس کا احاطہ کرے یا وہ کسی مکان میں حلول کرے اس پر زمانہ اور مکان جاری نہیں ہوتے اور ناظر اس کو کہتے ہیں جو حزقہ کے ذریعے سے اور آنکھ کی پتلی کے ذریعے سے دیکھے اس کا حقیقتاً مصداق ناظر کا یہ ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ اس معنیٰ سے بھی پاک ہے، حاضر و ناظر، یہ خاص حضور سرور عالم صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کی شان ہے کہ حضور علیہ السلام کی روح پاک روح الارواح ہے اور تمام ارواح سے سب سے بڑی روح ہے اور حضور علیہ السلام کی روح پاک آسمانوں کو زمینوں کو سب کو محیط ہے (بھرے ہوئے ہے)۔

عرض...۲۱: کیا مسلمانوں کو کفار سے نفرت رکھنی چاہئے؟ اگر ہاں تو ان سے نفرت کی وجہ کیا ہے؟ (انگریزی سوال)

ارشاد...:ہاں نفرت رکھنی چاہئے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کافر ہیں (انہوں نے کفر اختیار کیا) اور ہمیں یہی حکم ہے کہ ہم ان سے نفرت رکھیں۔

عرض...۲۲: جمعہ کے پہلے خطبے میں ہاتھ ناف کے نیچے رکھتے ہیں اور دوسرے خطبے میں گھٹنوں کے اوپر رکھتے ہیں پہلے اور دوسرے خطبے کے درمیان جب خطیب صاحب بیٹھ جاتے ہیں اس وقت ہاتھ کس حالت میں ہونے چاہئیں؟

ارشاد...:اس سلسلے میں کوئی تحدید نہیں ہے جس طور پر میسر ہو اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا ہی عام دستور ہے۔

عرض...۲۳: قرآن شریف کی کوئی سورت یا آیت یا قرآن شریف کی تلاوت بہت سارے لوگ ایک جگہ ہو کر بلند آواز میں پڑھ سکتے ہیں؟

ارشاد...:یہ جائز نہیں ہے۔

عرض...۲۴: میں کام پر جاتے وقت اور واپس آتے وقت قرآن کی تلاوت موبائل ہیڈ فون کے ذریعے سنتا ہوں اکثر میری آنکھ لگ جاتی ہے اور قرآن کی تلاوت چلتی رہتی ہے تو اس صورت میں قرآن کی بے حرمتی کا مجھ پر گناہ ہوگا؟

ارشاد...: جب تک وہ جاگتا ہے جاگتے میں سنے اور اگر بے اختیار آنکھ لگ جاتی ہے تو الزام نہیں ہے۔

عرض...۲۵: کیا مسلمان کا کسی غیر مسلم کی شادی میں شریک ہونا جائز ہے؟ اور کیا مسلمان کسی غیر مسلم کی دعوت میں جا کر سبزیاں کھا سکتا ہے؟

ارشاد...:دعوت میں جانے کی ضرورت ہی کیا ہے اور شادی میں شریک ہونے کی کیا ضرورت ہے ان سے جو تعلقات ہیں بر

ملفوظات

بنائے ضرورت بر بنائے حاجت ان کی اجازت ہے۔

عرض...۲۶: درود تاج کی اصل کیا ہے؟ یہ کس نے لکھا؟ یہ کب اور کہاں لکھا گیا؟ مجھے یہ پڑھنا پسند ہے برائے کرم اس کے متعلق مجھے مشورہ سے نوازیں اردو یا انگلش میں؟ (انگریزی سوال)

ارشاد...: اس کے لکھنے والے حضرت تاج الدین سُبکی علیہ الرحمہ بہت بڑے عالم ہیں اور یہ درود سنیوں میں معمول ہے اور ایک بزرگ کا لکھا ہوا ہے اور بہت ہی باعث برکت ہے اور حضرت تاج الدین سُبکی علیہ الرحمۃ غالباً شام یا مصر کے عالم تھے اور سُبکی ایک مقام ہے جس کی طرف ان کی نسبت ہے۔ کب یہ لکھا گیا اس وقت یہ مجھے یاد نہیں ہے۔

عرض...۲۷: آج کل موبائل پر قرآن پاک کی آیتیں اور حدیث شریف ایس ایم ایس کئے جاتے ہیں کیا انہیں اپنے موبائل سے ڈیلیٹ کیا جاسکتا ہے؟

ارشاد...: کچھ اس دستور کا جو رواج چل پڑا ہے سمجھ میں نہیں آتا ہے اور ڈیلیٹ کرنے میں، جب اس کو پڑھ لے اور دیکھ لے اور اس سے مستفید ہوجائے تو اس کو ڈیلیٹ کرنے میں حرج نہیں ہے اگر ڈیلیٹ کرنے کی ضرورت ہو تو کرسکتا ہے اور اگر رکھنا اس کا موبائل میں یا اس کو لکھ کر حفاظت سے رکھ لے تو بہتر ہے اور موبائل سے ڈیلیٹ کردے۔

عرض...۲۸: غوث پاک رضی اللہ عنہ کے بعد اب کوئی غوث نہیں یا دنیا میں ہر وقت ایک غوث رہتا ہے اور جو حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوث اعظم نہ مانے کیا وہ گمراہ ہے؟

ارشاد...: حضرت غوث اعظم رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ سلطان الاولیا ہیں اور بلا وجہ شرعی اور بے دلیل شرعی ان کے مرتبے سے انکار یہ اہل سنت وجماعت کی ایک عظیم جماعت سے اپنے آپ کو الگ کرنا ہے اور کم سے کم جو جمہور اہل سنت اور مسلمانوں کی ایک عظیم جماعت کا اعتقاد ہے اس سے بلا وجہ مخالفت یہ مناسب نہیں ہے، موافقت ان کی چاہئے اور یہ کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ پر اعتراض یا ان کے مرتبے سے انکار یہ سخت خطرناک ہے اور گمراہی کا حکم اس میں جلدی نہیں کی جاسکتی گمراہی کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

عرض...۲۹: اگر کسی خاتون کے شوہر نے دوسری شادی کرلی ہو اور وہ اپنی پہلی بیوی کو مسلسل سپورٹ نہ کرتا ہو یعنی کبھی پیسے دے دیئے کبھی نہ دیئے تو کیا اس صورت میں اس خاتون کو زکاۃ دی جاسکتی ہے؟ اس خاتون کے چار بچے بھی ہیں؟

ارشاد...: جب کہ وہ صاحب نصاب نہیں ہے اس صورت میں زکاۃ دی جاسکتی ہے۔

عرض...۳۰: اگر بیوی کو پتا چل جائے اور یہ بات ثابت بھی ہوجائے کہ اس کا شوہر زانی ہے تو کیا اب اس کا اپنے شوہر کے ساتھ رہنا جائز ہے؟ اسی طرح شوہر کو بیوی کے بارے میں یہ علم ہو تو کیا حکم ہے؟

ارشاد...: اس سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑتا لہٰذا وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہ سکتی ہے اور اس کو یہ لازم ہے کہ جیسے بنے اس کو اس کے فعل بد سے باز رکھے۔

عرض...۳۱: زنا ثابت کرنے کے لئے صرف زبانی گواہی ہونا ضروری ہے یا چشم دید گواہ ہونے چاہئے؟

ارشاد...: زبانی گواہ کا مطلب تو میں کچھ سمجھتا نہیں ہوں کہ جس کو زبان سے کہہ دیا وہ گواہ نہیں ہوتا ہے بلکہ گواہ کے لئے چشم دید ہونا ضروری ہے اور زنا کی گواہی میں بہت تنگی ہے اور اکثر و بیشتر ان واقعات کا ثبوت بہت مشکل ہے بہت دشوار ہے اس کے چار عینی شاہد موقع پر ضروری ہیں جو بالکل اس طور پر اس کا مشاہدہ کریں جیسے سرمہ دانی میں سلائی۔

عرض...۳۲: کسی کے جادو کرنے کی وجہ سے اگر زنا کر بیٹھے تب بھی سزا کا مستحق ہوگا؟

ارشاد...: جب تک عقل ہوش باقی ہیں اس پر مواخذہ ہے اور اگر عقل وہوش بالکل ختم ہوجائیں تو مواخذہ نہیں۔

عرض...۳۳: زانی کی توبہ قبول ہوجاتی ہے یا نہیں؟

ارشاد...: توبہ سب کی قبول ہوتی ہے۔

عرض...۳۴: جمعہ کے خطبے کی اذان منبر کے بقیہ ص ۱۰ ؍ پر

ازہریات

حضور تاج الشریعہ قدس سرہ العزیز کے پہلے عرس کے موقع پر

آپ کی حیات وخدمات سے

متعلق ماہنامہ سنی دنیا کا

خصوصی گوشہ

ازہریات

الشيخ تاج الشريعة في زهده وورعه

اعده: محمد طاهر القادري الرضوي الرامفوري*

في حياة هذه الامة الاسلامية نجوم ساطعة استفاض من حسن اخلاقها وفيوض غزيرة وبركات وفيرة ومحاسن رشيقة وعلوم متشتة وتوجيهات سامية هذا العالم كله الى ان خلفت في هذه الدنيا آثارا خالدة من اذكارها الجميلة لا تنسیٰ ابدا فمنها الفقيه الافخر وريث علوم الامام احمد رضا الشيخ المفتي القاري محمد اختر رضا خان الازہری البریلوی (طیب اللہ ثراہ)

الملقب بتاج الشريعة ولا شک فيه ان حياته الطيبة كانت حافلة بهذه الصفات الجميلة من افكار بهيجة وفنون شتى وذكاء غائر وفطانة عميقة ودراسة مستفيضة والاخلاص في الود والتوكل على الله والاستغناء عن كل شئي والتصوف والتشرف والكرم والنجابة العالية و الثقافة الاسلامية والرشد والهداية ولا محالة ان هذا الشعر يجری على كل لسان ناظر الى اوصافه الحميدة وخصائله الجميلة وكمالاته العلمية۔

ليس على الله بمستنكر
ان يجمع العالم في واحد

ومن الحقيقة لا يماثله احد من العلماء الكبار في هذا الزمان الحاضر ومن حقيقة الامر لم نبصر في زماننا هذا شخصية عبقرية رفيعة المقام من بين علماء العرب والعجم نالت عظيم تقدير واعجاب واهتمام مثل ما نالته الشخصية العظيمة الشيخ تاج الشريعة رحمه الله تعالیٰ رحمة واسعة ومما نشأ نشئة صالحة وتربى تربية حسنة في حضن امه الكريمة حتى شب شابا كاملا على حب الله وحب رسوله واصحابه وعترته الطيبين و الطاهرين وعاش عيشة كاملة اسلامية رفيعة في احياء الدين و النهضة الاسلامية كانه صار في مدة قليلة المرجع الديني لجميع اهل السنة والجماعة في ممالک مختلفة من الباكستان والبنجلاديش والامريكة والمصر والشام و الاندونيسيا والهند وغير ذالک۔

وهو مما فيها من المتمسكين بعقيدته الراسخة لا سيما بمسلک الامام احمد رضا القادری (نور اللہ مرقدہ) ولا شبهة فيه ان هذا الكل من بركة قول ابيه الكريم المفسر الاعظم بالهند الشيخ ابراهيم رضا خان المعروف ب جيلاني ميان (ان ابنی الباری طلع وانا اغرب الآن) ومما رباه من تربية بهيجة الشيخ المفتي الاعظم للعالم مصطفیٰ رضا خان البریلوی (نور اللہ مرقدہ) فاستفاض من تحت تربية الشيخ المفتي الاعظم للعالم من عطاء تجلى في كثير من الوان العلم والادب والفكر والافتاء و الدين الصلاح والتقوى والزهد كما يشير اليه في ديوانه الاردوی المسمی: ب سفینہ بخشش ؎

نگاہ مفتیِ اعظم کی ہے یہ جلوہ گری
چمک رہا ہے جو اختر ہزار آنکھوں میں

الترجمة

هذا من القاء جدی على نظر السخا
ان يلمع اليوم في الف بصر اختر رضا

ومن غير خاف ان في حياته قدوة حسنة لنا في اتباع السنة والعمل باحكام الشريعة وحب الرسول ﷺ و التمسک بمسلک الامام احمد رضا القادري البريلوي كانه كان في كل قول وعمل كجده الكريم المفتي الاعظم

*الاستاذ بالجامعة الرضوية منظر اسلام، بريلي الشريفة، يوفي

للعالم کله ولاریب ان هذاالشیخ الجلیل کان حجة من حجج اللّٰہ تعالی علی خلقه احق الحق وابطل الباطل وقال اللّٰہ عزوجل (وجعلنهم ائمة یهدون بامرنا لما صبرواو کانوابآیتنا یوقنون)

فلمااتصفوا بالصبرو الیقین اکرمهم اللّٰہ تعالیٰ بان جعلهم ائمة للمتقین وکانوامن عبادالرحمٰن الذین دعواللّٰہ تعالیٰ بقولهم(واجعلناللمتقین اماما) فاستجاب دعائهم وحقق لهم ذالک فمن دلیل ورعه ان اللّٰہ تعالیٰ جعل له القبول فی الارض عند الخواص والعوام کما اقبلت علیه قلوب اهل الحق محبة له ومعظمة لشانه لانه من شعائر اللّٰہ کما قال اللّٰہ تعالیٰ عزوجل (ومن یعظم شعائر اللّٰہ فانها من تقوی القلوب)

وقال ابن الوردی فی تقوی اللّٰہ:

و اتق اللّٰہ فتقوی اللّٰہ ما
جاورت قلب امرء الاوصل

فمن هذاالبیت اشارة علی ان تقوی من شئی عظیم و التقرب الی اللّٰہ معرفة اللّٰہ کما روی عن ابن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال ان النبی ﷺ کان یدعو اللهم انی اسئلک الهدی والتقی والعفاف والغنی فیقول فضیلة الشیخ المفتی احمد یار خان النعیمی (نوراللّٰہ مرقده) تحت هذاالحدیث الکریم ان المرادبالهدایة العقائد الحسنة وبالتقی الاعمال الحسنة وبالعفاف الاجتناب عن السیئات وبالغنی الاحتیاج الی اللّٰہ ورسوله لاالی هذاالخلق واما حقیقة التقوی فهوعلی ثلثة اقسام احدها تقوی العوام وهی اتقاء الفکربالاعمال وثانیهاتقوی الخواص وهی امتثال الاوامرواجتناب النواهی وثالثها تقوی اخص الخواص وهی اتقاء مایشغل عن اللّٰہ ویقول خاتم المفسرین العلامة الامام الشیخ ناصرالدین البیضاوی تحت هذه الآیة الکریمة (هدی للمتقین) وله ثلث مراتب الاولی التقی عن العذاب المخلد بالتبرئی عن الشرک وعلیه قوله تعالیٰ (والزمهم کلمة التقوی) والثانیة التجنب عن مایؤثم من فعل اوترک حتی الصغائر عند قوم فهوالمتعارف باسم التقوی فی الشرع وهوالمعنی بقوله تعالیٰ (ولوان اهل القری اٰمنوا واتقوا)

والثالثة ان یتنزه عما یشغل سره عن الحق ویتبطل الیه بشراشره فهوالتقوی الحقیقی المطلوب بقوله تعالی (واتقواللّٰہ حق تقاته)فیجب علی کل من اراد التقرب الی اللّٰہ ان یتقی اللّٰہ حق تقاته لیلا ونهارالا ن الزهد من الواجبات واتباع الشریعة لمجد المؤمن الکامل الذی له التقوی فیرزق السلام الروحی والرزق الروحی من اللّٰہ حتی یشعرفی قلبه بالاطمئنان بدون اضطراب ویعیش عیشة دائمة فی راحة بال بلاخوف و خطر فیصیرعبدامقرباالی اللّٰہ وهذامن فضل اللّٰہ علی الشیخ تاج الشریعة اختررضا خان القادری الذی قضیٰ حیاته الکاملة فی اتباع السنة والزهد والتقویٰ و الصلاح والعمل بالشریعة الغراء وحب اللّٰہ ورسوله لاجل ذالک جعل اللّٰہ له القبول فی العالم کله عندالخاصة و العامة حتی رئینا ان قلوب اهل الحق والمعرفة کانت مقبلة علیه لمحبته الشدیدة والتصلب فی الدین واشد لزوم الحذرفی الشریعة النصرة للحق ورفع منارالحق واحقاق الحق وابطال الباطل فکان بحق ملقبا بتاج الشریعة وسیفا من سیوف اللّٰہ للمنافقین والوهابیین والدیابنة واعداء الدین الضالة والمضلة وقصمهم اللّٰہ به حتی لم یرفع احد منهم رأسه امام صولة الحق التی ایده اللّٰہ تعالیٰ بهاوحقاان الشیخ تاج الشریعة رحمه اللّٰہ تعالیٰ لم یخرج قط فی مسئلة من المسائل الشریعة التی الف فیها وعلمهاونشرها عن اهل الحق المتمسکین بمسلک الامام احمد رضا القادری البریلوی (نوراللّٰہ مرقده)بل نقل ماانعقدعلیه اجماع اهل الحق واحیاما قاله غیره من ائمة الحق من قبله فی

ازہریات

قول العامة والخاصة حتى اوقفهم علی الجادة المستقيمة والمحبة البيضاء التی ترک النبی ﷺ عليها امته والتی ليلها کنهارها لايزيغ عنها الاهالک۔

ومن الاعتراف الکامل باننی لست من الصالحين لکن احبهم حباجمالاسيمامرشدی ومربی تاج الشريعة رحمه اللہ تعالیٰ لعل اللہ يرزقنی صالحابوسيلة شيخی و مرشدی تاج الشريعة ويجعلنی خادما صادقا للدين و مخلصافی الحسنات واخيراادعوان جميع العلماء المعاصرين المخلصين المتمسکين بسلک الامام احمد رضاالقادری (نوراللہ مرقده) ان يعملوا عملادائمافی حقل التبشيرللشيخ تاج الشريعة ويترجمو اکتبه الی لغات شتی لاسيماالی العربية کی ينتفع الناس کلهم بعلومه النقليةوالعقلية۔

وادعواخوانی من طلبةالعلم فی المدارس الاسلامية لاهل السنةوالجماعةبالاقبال علی کتبه المؤلفةوکلماته الوجيزةکاالدررورزهده وورعه کی ينالوالرتبة السامية التی وصل اليها شيخی تاج الشريعة۔

وليقتبسوا من انواره العلمية والفکرية العميقة ليصلواالی اليقين الکامل کماوصل شيخی وانی ادعواللہ تعالیٰ ان يتغمد شيخی تاج الشريعة بواسع رحماته وان يجزيه عنا وعن المسلين خير الجزاوان يکرمنا بمثل ما اکرمه به، آمين۔

◆◆◆

ص ۳۷ر کا بقیہ..................................

حکومت کا نظریہ اسلام و مسلمین کے بالکل خلاف ہے جب بھی آپ نے اپنے عالم ربانی مجاہد اسلام ہونے کا پورا پورا ثبوت دیا مگر تکلیف جب ہوئی کہ حکومت کے فرمان کی پاسداری کرنے میں پیش پیش رہنے والے کوئی اور نہیں بلکہ اپنے کہلانے والے مسلک اعلیٰ حضرت کے مبلغین تھے ۔ ع

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

دنیا نے اس دوروحشت و بربریت کو بھی دیکھا کیا کہ جب غیروں نے اسلام کے اصول قوانین کو پامال کر کے نس بندی کا جواز کا فتوی جاری تھا لیکن آج کی تاریخ دیکھ کر دل بہت رویا کہ ہائے گھر میں بیٹھے یہ دین ومسلک کے محافظ کیسے ہیں جو چمن کے لٹنے پر اظہار غم کو نہیں کر سکے پر چمن کو لوٹ نے والوں کی تائید ضرور کر رہے ہیں، بہر حال حضور تاج الشریعہ نے اپنے زمانے میں اٹھنے والے ہر فتنے کا جواب بڑی حکمت عملی سے دیا اور مستقل مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت کا فریضہ داعیانہ مبلغانہ خدمات کرتے رہے آپ نے اپنی مکمل زندگی مسلک اعلیٰ حضرت کے لئے وقف کر دی تھی، آخر میں یہ کہہ کر اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ آج آپ کے شہزادے حضرت علامہ عسجد رضا قادری بھی جن کی جرأت وہمت اور حق گوئی اظہر من الشمس ہے حضرت عسجد میاں بھی اپنے والد گرامی کی طرح اسلام و مسلمین اور مسلک مخالف پر سختی سے تعاقب کرتے ہیں اور مستقل مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت کے لئے ہمہ تن مصروف العمل ہیں، اللہ تعالیٰ حضور تاج الشریعہ کے درجات بلند تر فرمائے ان کا فیض ہم پر جاری وساری فرمائے اور حضرت عسجد میاں کو ہر میدان میں کامیابی عطا فرمائے اور صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے ، امین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

◆◆◆

قارئین توجہ فرمائیں

ادارہ ہر ماہ پابندی کے ساتھ آپ کو رسالہ بھیجتا ہے مگر ڈاک کی لاپرواہی کی وجہ سے کچھ لوگوں کو رسالہ نہیں پہنچ پاتا، ایسے ممبران سے التماس ہے کہ ہمیں فون کر کے مطلع فرمائیں تا کہ محکمۂ ڈاک میں شکایت کر کے رسالہ پہنچایا جا سکے

* متخصص فی الدراسات الاسلامیہ والعربیہ، دمشق الشام

از: مولانا محمد فاروق احمد رضوی*

حضور تاج الشریعہ! حیات و خدمات

اس خاکدان گیتی پر انگنت لعل گوہر کا ظہور ہوا سب نے اپنی چمک سے اسے منور کیا اور اپنی بقا کے جانب راہ ہموار کرتے ہوئے اپنی منزل پر پہنچ گئے، کچھ لوگوں کو زمانے نے فراموش کر دیا تو بہتوں کو زندگی ان کے وصال کے بعد بھی لوگوں کے لئے مینارہ نور ثابت ہوئی، ان ناموں میں ایک نام مفتی اختر رضا خان قادری ازہری کا بھی ہے جنہیں لوگ عارف باللہ ولی کامل، مفتی اعظم اور تاج الشریعہ کے نام سے جانتی اور پہچانتی ہے۔

آپ کی ولادت باسعادت ۲۴ر ذی القعدہ ۱۳۶۱ ہجری مطابق ۲۳ر نومبر ۱۹۴۳ بروز منگل خانوادۂ اعلیٰ حضرت سوداگران، بریلی شریف میں پیدا ہوئی، پیدائشی نام محمد رکھا گیا، محمد نام کی فضیلت کی وجہ سے بعدہ آپ کے والد محترم کا نام ابراہیم رضا ہے، اس مناسبت سے آپ کا نام اسماعیل رضا رکھا گیا، چنانچہ اس نسبت کا اثر یوں ہوا کہ آپ علمی عملی روحانی نسبی اعتبار سے پرتو اور جانشین ہوئے، عرفی نام اختر رضا اور تخلص اختر فرماتے تھے، اس لئے عوام آپ کے اصل نام سے واقف نہیں۔

آپ امام اعظم علیہ الرحمہ کے مقلد اور باعتبار شرف قادری ہیں، آپ کی نشو نما علمی اور دینداری ماحول میں ہوئی جو تصلب فی الدین اور عشق رسول ﷺ کے دیوانے تھے یہی وجہ کہ آپ وارث علوم اعلیحضرت اور جانشین مفتی اعظم ہند ہوئے، زمانے سابقہ میں جب بچہ چار سال چار ماہ اور چار دن کے ہوتے تو انہیں رسم بسم اللہ خوانی ادا کی جاتی تھی علمائے کرام کو بلا کرانہیں سے تسمیہ خوانی کرائی جاتی تھی چنانچہ جب آپ کی عمر شریف اس حد تک پہنچ گئی تو اعزہ واقربا اور شہر کے معززین کو مدعو کیا گیا اور دارالعلوم منظر اسلام کے مدرسین وطلباء کی موجودگی میں حضور مفتی اعظم ہند نے تسمیہ خوانی کروائی اور والدہ محترمہ سے ناظرہ پڑھا اور ابتدائی کتابیں والد ماجد نے پڑھائی، بعدہ منظر اسلام میں داخلہ کرایا وہیں سے درس نظامی کی تکمیل کی آپ بہت ذہین وفطین اور مطالعہ کے شوقین تھے، امام علم وفن حضرت خواجہ مظفر حسین رضوی علیہ الرحمہ شیخ الحدیث دارالعلوم محمدیہ چرہ ضلع فیض آباد فرماتے ہیں حضرت ازہری میاں کو میں نے طالب علمی کے زمانہ میں دیکھا کہ مطالعہ کے بحد شوقین تھے حتیٰ کہ کبھی کبھار مسجد میں آتے تو دیکھتا کہ راستہ چلتے جہاں موقع ملا کتاب کھول کر پڑھنے لگتے۔

۱۹۶۳ عیسوی میں عالم اسلام کی عظیم وقدیم معروف اسلامی یونیورسٹی جامعۃ الازہر قاہرہ مصر تشریف لے گئے، کلیہ اصول الدین میں داخلہ لیا عربی ادب کو مضبوط کیا لیکن جو علمی افادہ انہیں حضور مفتی اعظم ہند کی خدمت میں رہ کر حاصل ہوا، وہ انہیں مصر کے تین سالہ درس میں بھی نہیں ہوا۔ ایک بار انہوں نے خود فرمایا اس کے باوجود وہ اول نمبر سے پوزیشن حاصل کیا معلومات عامہ کا تقریری امتحان ہوا تھا علم کلام کے تعلق سے ممتحن کے ایک سوال کے جواب میں جملہ طلباء لاجواب ہو گئے سوئے ازہری میاں کے ممتحن نے خوش ہو کر سب سے زیادہ نمبر آپ کو دیا، اوّل پوزیشن حاصل کرنے کی وجہ سے مصر کے صدر کرنل جمال عبدالناصر نے بطور تمغہ ایوارڈ پیش کیا اور سند بھی عطاء کی۔

درس وتدریس

جب آپ جامعہ ازہر سے تشریف لائے تو منظر اسلام میں بحیثیت مدرس مقرر ہوئے اور تدریس کا کام باضابطہ آغاز فرمایا، محنت ولگن سے تدریسی کام کا فریضہ انجام دیتے رہے یہاں تک کہ آپ صدر المدرسین کے عہدہ پر فائز ہوئے اور دارالافتاء بھی آپ کے سپرد ہو گیا، تبلیغی دورے کے لئے آپ کو ملک اور بیرونی

* مضمون نگار ادارہ شرعیہ پنجاب کے صدر اور جامع مسجد غوثیہ لدھیانہ کے امام ہیں۔

ملک جانا ہوتا جس کی وجہ سے آپ درس و تدریس سے سبکدوش ہو گئے۔

ارادت وسلوک

بچپن میں ہی آپ کو حضور مفتی اعظم ہند نے مرید کرلیا، محفل میلاد النبی ﷺ کے ایک روح پرور تقریب میں اکابر علمائے کرام کی موجودگی میں اجازت وخلافت سے نوازا، ان کے علاوہ خلیفہ اعلیٰ حضرت برہان ملت حضرت مفتی برہان الحق جبل پوری، احسن العلماء، سید العلماء اور مفسر اعظم ہند، سے بھی خلافت و اجازت حاصل تھی۔

عقد نکاح

حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عقد مسنون حضرت علامہ حسنین رضا کی دختر نیک اختر سے ہوا جو کہ صوم صلوٰۃ وحسن جمال طہارت تقویٰ مہمان نوازی اور سخاوت میں مشہور ہے، جن سے چھ اولاد ہوئی پانچ صاحبزادیاں اور ایک صاحب زادہ حضرت مفتی عسجد رضا خاں ہے جو کہ جانشین اور قاضی القضاۃ بھی ہیں۔

تنظیم اور تحریک سے وابستگی

کسی بھی کام کو منظم طریقے سے چلانے کیلئے تنظیم و تحریک کی ضرورت ہوتی ہے، اس لئے کئے تنظیموں کے سرپرست و قائم کردہ ہیں۔

تاج الشریعہ بحیثیت بانی

(۱) مرکزی دارالافتاء (۲) مرکزی دارالقضاء (۳) شرعی کونسل آف انڈیا (۴) عربی یونیورسٹی بنام جامعۃ الرضا (۵) حامدی مسجد (۶) ازہری گیسٹ ہاؤس (۷) ازہری مہمان خانہ یہ تمام ادارے اپنے کام کو بحسن خوبی انجام دے رہے ہیں اور خلق خدا مستفیض ہو رہے ہیں۔

وقت کی اہمیت

وقت کی قدر کو سمجھتے ہوئے آپ نے ٹائم ٹیبل تیار کیا، اس کی مطابق روزمرّہ کے کام کو انجام دیتے ہوئے سب سے پہلے صبح نماز فجر بعدہ تلاوت قرآن و وظائف اوارد، ناشتہ سے فارغت کے بعد کتابیں سنتے ہیں یا فتاویٰ لکھواتے یا تصدیق فرماتے، تخصص فی الفقہ کے طلبا کو گیارہ سے بارہ بجے تک درس پھر کھانا کھا کر قیلولہ کرتے بعد نماز ظہر کتابیں سنتے یا لکھواتے یا تصدق فرماتے بعد عصر دلائل الخیرات شریف پڑھتے نماز مغرب کے بعد کتابیں سننا بعد نماز عشاء کھانا تناول فرماتے پھر تھوڑی دیر ٹہلتے پھر کتابیں لکھواتے یا سنتے بارہ بجے رات تک یہی سلسلہ چلتا، فجر سے پہلے بیدار ہوتے پھر نماز تہجد ادا فرماتے۔

زیارت حرمین طیبین

ہر مسلمان کی تمنا ہوتی ہے کہ وہ زیارت حرمین طیبین کریں، اللہ پاک نے حضرت کی یہ آرزو بھی پوری کر دی اور آپ نے چھ مرتبہ حج ان گنت بار عمرے کئے۔

تصنیف وتالیف

فتاویٰ نویسی کے خدمات کو آپ ۱۹۶۷ء سے انجام دے رہے ہیں جو کہ عربی انگلش اردو زبان میں ہوئی تھی اس کے علاوہ مصنف مترجم، معرب، محشی کے بھی، ملک و بیرونی ملک میں آپ کے تبلیغی دورے ہوئے جن میں کتنوں لوگوں کو کلمہ کی توفیق گناہوں سے تائب اسلام پر عمل حضرت کے ذریعے سے ہوئی، بہت سی عربی وانگلش اور اردو کتابیں تصنیف کی جن میں سے چند یہ ہے، شرح حدیث نیت، ہجرت رسول، ٹائی کا مسئلہ، تصویروں کا حکم، ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن، الحق المبین، شرح الاخلاص، العطایا الرضویہ بالفتاویٰ الازہریہ قابل ذکر ہے۔

◆◆◆

اپنے تأثرات ہمیں لکھ بھیجیں

ماہنامہ سنی دنیا کا یہ شمارہ آپ کو کیسا لگا، ہمیں ضرور لکھیں، ساتھ ہی اپنے مفید اور قیمتی مشوروں سے بھی نوازیں تاکہ اس کی روشنی میں رسالے کو مزید بہتر سے بہتر بنایا جا سکے، اگر آپ صاحب قلم ہیں تو آپ کی تحریر کیلئے رسالے کے صفحات حاضر ہیں

ازہریات

از: مولانا محمد حنیف قادری ضیائی*

جس کو دنیا نے کہا تاج شریعت واللہ

ازہریات

تاج شریعت بدر طریقت رہبر راہ شریعت پیر طریقت واقف رموز و اسرار معرفت عارف باللہ عطائے غوث و خواجہ رضا حامد و مصطفیٰ مخزن علم و حکمت جبل استقامت ماحیٔ کفر و بدعت پاسبان ناموس رسالت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری میاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ افق سنیت پر ایک نابغۂ روزگار شخصیت کے حامل تھے جو بیک وقت درجنوں علوم وفنون پر مہارت تامہ رکھتے تھے۔

اور اپنی دینی وملی خدمات کے لئے یکتائے زمانہ تھے، بر صغیر ہند و پاک ہی نہیں بلکہ عرب و عجم میں اپنے جد امجد اعلیحضرت کنز الکرامت سیدی مرشدی شاہ امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی اور مجدد مأۃ حاضرہ حضور مفتیٔ اعظم ہند کی طرح عوام وخواص کی عقیدتوں کا مرکز تھے۔

آپ کی فقہی بصارت پر دنیا بھر کے علماء و مشائخ اور مفتیان کرام فخر کرتے تھے، عالم سنیت پر آپ کے فتوے کی ایسی مثال صرف آپ کے اجداد کرام میں ہی ملتی ہے جو سکہ رائج الوقت کی حیثیت سے ہر سنی عالم و مفتی اپنے دار الافتاء سے نافذ کرتا اور ذرہ برابر منہ شگافی اپنے لئے باعث ہلاکت مانتا، یہی وجہ ہے کہ قاضی القضاۃ فی الہند کی مسند پر آپ کی ذات بابرکت وعظمت علمائے اہل سنت کے لئے مسلم الثبوت کی حیثیت رکھتی تھی، یہ وہ مقام تھا جو صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی مصنف بہار شریعت رحمہ اللہ کے بعد سے خالی تھا۔ خدائے تعالیٰ نے آپ کو ذہانت و ذکاوت اور حلم و بردباری کا عظیم پیکر بنایا تھا۔ جس کی وجہ سے عالم سنیت میں مسائل جدیدہ پر اٹھنے والے فتنوں کو آپ نے اپنی علمی وفقہی بصارت سے ان کو حل کر کے مسلمانان اہلسنت کو صراط مستقیم کی طرف گامزن فرمایا۔

آپ کی ذات پیکر و رشد و ہدایت تھی، فقیر ضیائی نے مکۃ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ میں ہند و پاک کی طرح آپ کے گرد عاشقان اعلیحضرت کی بھیڑ دیکھی، رسالت مآب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو اپنی نیابت کا ایسا تاج عطا فرمایا تھا کہ مدینہ شریف میں بھی علمائے کرام کی ایک بڑی جماعت آپ کے سلسلۂ کرم میں داخل ہوتی متعدد بار آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حج و عمرہ کئے، آپ جب کبھی عمرہ کے لئے دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوتے یہ فقیر ضیائی آپ کی خدمت کے لئے حاضر بارگاہ ہوتا وہ مناظر جو آپ کے ساتھ مقامات مقدسہ اور محافل ذکر کے وقت نصیب ہوئے وہ فراموش نہیں کئے جاسکتے۔

یہ نیر درخشاں ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو جائے گا، یہ کبھی سوچا نہیں تھا مگر مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں ہم دعا کرتے ہیں کہ مولیٰ اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے آپ کی مرقد پر رحمت وانوار کی موسلہ دھار بارش فرمائے اور ہم سنیوں کے لئے آپ کا آستانہ سلامت رکھے، آمین بجاہ النبی الکریم علیہم الصلوٰۃ والتسلیم۔

◆◆◆

از: مولانا مزمل حسین رضوی*

حضور تاج الشریعہ حق وصداقت کے علمبردار

ازھریات

روز اوّل سے حق و باطل کے درمیان بڑے بڑے معرکہ عالم وجود میں آئے کبھی اللہ کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں نمرود جیسے باطل پرست انسان نے حقانیت کو آواز کو مٹانے کی کوشش کی تو کبھی موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں فرعون کی فرعونیت نے صدائے حق کے مقابلے آواز باطلانہ بلند کی تو کبھی عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں تو کبھی عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں تو کبھی سردار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں ابوجہل وابولہب عتبہ وشیبہ اور امیہ بن خلف جیسے بے کردار بداعمال دشمنان رسول پیام خدا و مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پامال کرنے میں سرگرم رہے تو کبھی یار غار رسول تاجدار صداقت کے دور میں اسلام دشمن عناصر نے سر بلند کئے تو کبھی شہسوار عدالت کے دھر میں مخالفین رسول نے انگڑائی لی تو کبھی شہنشاہ سخاوت کے عصر میں نو پید فتنوں کو آواز سنائی دی تو کبھی علمبردار شجاعت باب العلم کے زمانے میں فکر اسلامی کو مسخ کرنے کے لئے شاتمان اسلام نے راہیں ہموار کیں سبط رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں عظمت اسلام کے خاتمے کے لئے یزیدیت نے جنم لیا تو کبھی امام الائمہ کاشف الغمہ کے دور پر بہار میں فتنۂ اسلامی کے مخالف جمعیت نے اسلامی بنیادوں کو ٹھیس پہنچانا چاہی تو کبھی غوث اعظم کے زمانے میں روحانیت کو جگہ فسطائیت کی بنیادیں مستحکم کرنے کی سازشیں کیں تو کبھی خواجہ خواگان فخر ہندوستان حضرت معین الدین کے زمانے میں راجاؤں مہاراجاؤں نے رب حقیقی کی عبادت کی جگہ خود ساختہ معبودان باطلان کی پرستش وعبادت کرانے کے لئے ابلیسی سحر وفریب استعمال کئے تو کبھی امام ربانی مجدد الف ثانی کے زمانے میں اکبر جیسے ملحد و بے دین متکبر ومغرور صفت دنیاوی بادشاہ نے دین الٰہی کے نام پر فرضی دین کو ناپاک کوشش کی تو کبھی محقق علی الاطلاق علامہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے زمانے میں شعائیت نے شیخین کریمین پر سب وستم تبرا وافترا کر کے فکر سنیت کو نیست و نابود کرنے کی پہل کی تو کبھی مجدد اعظم امام احمد رضا کے زمانے میں نجدیت دیوبندیت قادیانیت وہابیت فتنۂ وقوع کذب باری تعالیٰ فتنۂ معتزلہ روافض وغیرہ بے دین وملحدین ومرتدین گمراہ کن کثیر فتنوں کی تیز وتند ہوا چلی۔

اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے میں باطل کا قلع قمع کرنے کے لئے اپنے مقدس و پاک باز علمبردار ان حق حضرات کو بھیجا اور ایوان حقانیت کی حفاظت وصیانت فرمائی، اعلیٰ حضرت مجدد اعظم فاضل بریلوی کے بعد سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کا زمانہ بہت ہی پرفتن و پرآشوب زمانہ رہا جس کو شدھی تحریک کے نام سے جانا جاتا ہے جو اسلام دشمن غیر مسلمین کی طرف سے مستقل ایک مذہب اسلام کے خلاف ایک طوفان تھا، اس کے علاوہ مسلمان کہلانے والے دیابنہ وہابیہ اور کچھ اپنوں کی طرف سے کافی اختلافات کی راہیں ہموار ہوئیں جن کا سرکار مفتی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ہر ایک فتنہ کا مسلک اعلیٰ حضرت کی روشنی میں بروقت جواب دیا زمانہ گزرتا رہا ایک دن ایسا آیا کہ حضرت مفتی اعظم ہند کا وصال ہو گیا پھر کیا تھا فتنوں کا نار کنے والا سلسلہ شروع ہو گیا، ہر عاشق اعلیٰ حضرت کی نگاہ بس اسی تلاش وجستجو میں تھی کہ کوئی قائد ورہنما اپنا نظر آئے جو اعلیٰ حضرت کے علوم کا سچا وارث ہونے کے ساتھ ساتھ محافظ سنیت مبلغ مسلک اعلیٰ حضرت ہو تو اللہ نے خانوادۂ رضویہ ہی سے سنیت کی حفاظت وصیانت کا علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت کا سچا ناشر و ترجمان بنا کر مرشد گرامی وقار سیدی وسندی وماوی وملجائی افقہ

*مضمون نگار مدرسہ گلشن غریب نواز بریلی شریف کے صدر مدرس ہیں۔

الفقہاء قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ نور اللہ مرقدہ کو حضور مفسر اعظم ہند کے علمی وروحانی گھرانے میں پیدا کیا۔

علم وفضل

آپ اللہ کی عطا سے اعلیٰ حضرت کے علوم کے سچے وارث وامین ایسے بنے کہ علامۃ الزمان منبع العلم والعرفان مرجع الفضلا والمحققین رئیس المحدثین رازدار شریعت وطریقت شیخ المشائخ فخر ازہر مرشد برحق قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ مفتی اختر رضا کے نام سے مانے گئے آپ علم وفضل افتا و پرہیزگاری کے پیکر تھے، آپ تفقہ فی الدین اور محدثانہ تبحر میں اپنی مثال آپ تھے اپنے مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت دین کے ہر شعبہ میں کی تھی آپ نے کتب وتصنیف کے میدان میں کچھ اس طرح انجام دی کہ اعلیٰ حضرت کی اردو کتابوں کو عرب ممالک میں ارسال کرنے کے سبب عربی زبان میں کیا بعض جو عربی میں تھیں، اس کا بہت ہی ادبی کلاسک اسلوب میں سلیس ترجمہ کیا آپ کی فن ترجمہ نگاری کو دیکھ کر اعلیٰ کمانڈ دسترس کا اندازہ ہوتا ہے، اعلیٰ حضرت کی کتب کے علاوہ آپ نے مستقل اپنی کتابیں بھی مندرجہ ذیل عناوین پر ترتیب دیں، دفاع کنز الایمان، شرح حدیث نیت، ہجرت رسول، جلوس محمدی کا ثبوت، حضرت ابراہیم کے والد کا نام، آثار قیامت، تین طلاقوں کا شرعی حکم، الفردہ، سفینۂ بخشش۔

آپ نے محقق شرعی نقطۂ نظر اور مسلک اعلیٰ حضرت سے انحراف واختلاف کرنے والے عہد نو کے جدید مسائل پر فاسد تحقیقات کا شرعی وفقہی اور اکابرین کی تحقیقات کی روشنی میں ایسا لاجواب علمی تعاقب کیا جو مستقل کتب ورسائل کی صورت اختیار کر گئیں اور ہند وپاک میں آپ کی تحقیقات جہاں شہرت وعزت کی نگاہ سے دیکھیں گئیں وہی لائق تقلید سمجھی گئیں، ان میں چلتی ٹرین پر فرض وواجب نمازوں کی ادائیگی کا حکم رویت ہلال کی شرعی حیثیت، ٹائی کا مسئلہ وغیرہ شامل ہیں۔

فقہ وافتاء

آپ نے حضور مفتی اعظم ہند کی ظاہری حیات میں ہی اہم اور دقیق مسائل پر اپنے تحقیقی فتاویٰ نقل کئے، آپ کے وصال کے بعد مستقل طور پر مرکزی دار الافتاء کا عند الضرورت قیام کیا، اس میں مرکزی حیثیت کے ساتھ فتاوی نویسی کے لئے وقت کے جید علماء ومفتیان عظام کا تقرر کیا اور آپ نے بذات خود بہت سارے عالم اسلامی سے آنے والے اہم لاینحل مسائل پر فتاویٰ قلمبند کئے جو آج فتاویٰ تاج الشریعہ کی صورت اور ہند وپاک کے بہت سارے رسائل میں جابجا بکھرے ہوئے ہیں آپ نے ملک و بیرون ملک ہونے والے بہت سارے فقہی وعلمی سیمینار کی صدارت سرپرستی کی کیونکہ آپ کی شخصیت فقہاء وعلماء میں مرجع کی حیثیت رکھتی تھی۔

حق گوئی وبے باکی

آپ نے حق بات کہنے سے کبھی پرہیز نہیں کیا کبھی کسی کا پاس ولحاظ نہیں رکھا چونکہ آپ نے فقط شریعت مطہرہ کا بہر موقع خیال کیا جیسا کہ آپ کے اباواجداد کا احکام شرعیہ کے نافذ کرتے وقت طرۂ امتیاز تھا کون نہیں جانتا کہ ۱۹۱۹ء/۱۹۲۰ء/۱۹۲۱ء میں پوری جمعیت علماء ہند حکومت برطانیہ کے ہاتھوں دنیاوی طمع ولالچ کی خاطر بک چکی تھی مگر اعلیٰ حضرت اور آپ کے اصحاب نے امت مسلمہ کی فلاح وبہبودگی کی خاطر حکومت برطانیہ کے تمام تر انعامات کو ٹھوکر ماردی کون نہیں جانتا کہ حضور مفتی اعظم ہند نے نسبندی کے خلاف اس وقت فتویٰ جاری کیا کہ جب ہندوستان کے دیگر مکاتب فکر دیوبندی وہابی وغیرہ نے حکومت وقت کے خوف کی بنیاد پر نسبندی کے جواز پر فتویٰ جاری کیا مگر اپنے نڈر ہو کر فقط رضائے خدا و مصطفیٰ کے لئے نسبندی کے خلاف ان الفاظ کے ساتھ فتویٰ جاری کیا کہ حکومت بدلتی ہے شریعت نہیں، ابھی حال ہی میں جب موجودہ گورنمنٹ نے ظالمانہ جابرانہ امیرانہ تیوروں کا استعمال کرتے ہوئے شریعت اسلامیہ کے تحفظ وبقا کی ضامن مدارس اسلامیہ پر راشٹر گان پڑھنے کا حکم دیا تو تاج الشریعہ اور جانشین تاج الشریعہ کے سوا کوئی دوسرا ایسا نہیں نظر آیا جو بے خوف وخطر حکومت وقت کے اس گمراہ کن جبری فرمان کے خلاف زبان کھولے۔

میرے تاج الشریعہ جانتے تھے موجودہ بقیہ ص ۳۲/ پر

ازہریات

از: مولانا محمد زاہد المرکزی*

حضور تاج الشریعہ علمائے عالم کی نظر میں

۲۰ ر جولائی بوقت شام ساڑھے سات بجے جیسے ہی عالم اسلام کو یہ خبر پہنچی کے قاضی القضاۃ فی الہند، تاج الشریعہ، فضیلۃ الشیخ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری بریلوی اس دار فانی سے کوچ فرما گئے، جسم منجمد ہو گیا، کچھ دیر تو حواس سلامت نہ رہے اور خبر پر یقین نہ ہوا، مگر جب ہر جگہ سے اس خبر کی تصدیق ہوتی چلی گئی تو تسلیم سے انکار کی گنجائش نہ رہی اور دل ڈوبتا چلا گیا کیونکہ ؎

وہی چراغ بجھا جس کی لو قیامت تھی

عالم اسلام میں کہرام مچ گیا کیا فون، انٹرنیٹ، الیکٹرانک میڈیا، سوشل میڈیا پرنٹ میڈیا پر کثرت پیغام کی باڑھ سی آ گئی، کیا عرب کیا عجم ہر طرف بس ایک ہی چرچا ایک ہی ذکر علما سے لے کر عوام تک اضطراب کی کیفیت جلد سے جلد بریلی پہنچنے کی للک اپنے دینی پیشوا کے آخری دیدار کے خواہشمند معتقدین کو موسلا دھار بارش بھی نہ روک سکی، خود بریلی شریف میں جہاں حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا آخری دیدار کرایا جا رہا تھا، گھٹنوں تک پانی بھرا ہوا تھا اور راستے کے دونوں کناروں پر کھڑے ہو کر محبین درود و سلام کی ڈالیاں نچھاور کر رہے تھے، ہزاروں لاکھوں اپنے جذبات کو قابو میں کیے ہوئے تھے مگر ان کے دل رو رہے تھے اور ہزاروں دھاڑیں مار مار کر زار و قطار رو رہے تھے، ایسی دیوانگی، ایسا منظر ہماری نظروں نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا، مجمع کی جو تصاویر سوشل میڈیا پر آئیں تو کانگریس صدر راہل گاندھی بھی بول پڑے کہ "ایسی بھیڑ انھوں نے آج تک نہیں دیکھی" اتنا ازدحام ہونا ایسے ہی نہیں ہے بلکہ رب تعالیٰ اپنے محبین کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے جیسا کہ قرآن مقدس میں ارشاد باری ہے:

”ان الذین امنو وعملو الصالحات سیجعل لھم الرحمن ودًا۔ بے شک جو ایمان لائے اور اچھے اعمال کیے اللہ ان کی محبت دلوں میں ڈال دے گا۔“

حضرت کی حیات مبارکہ میں بھی یہ بات اظہر من الشمس تھی کہ جہاں کہیں بھی قدم رنجاں ہوئے مخلوق خدا کو سنبھالنا مشکل ہو گیا، آمدم برسر مطلب حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی مقبولیت محض ہندو، سندھ ایشیائی مما لک تک ہی محدود نہ تھی بلکہ افریقی مما لک سمیت دنیا کے اکثر مما لک میں آپ کی علمی شان و شوکت کا سکہ چلتا تھا وصال کے محض ایک گھنٹہ بعد ہی ساری دنیا کے علما، عوام و خواص کے تعزیتی پیغامات سوشل میڈیا پر گشت کرنے لگے تھے ترکی، صومالیہ، سوڈان، مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، امریکہ، فلسطین، انگلینڈ، شمالی کوریا، پاکستان، بنگلہ دیش، دبئی، قطر، عمان وغیرہ مما لک سے بھی پیغام موصول ہوئے اگر ان سب کو جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے گی، اس لیے ہم نے یہاں کچھ عرب اور غیر عرب علما کے پیغامات جمع کئے ہیں تا کہ انہیں پڑھ کر آپ کی علمی شوکت و لیاقت کا اندازہ لگایا جا سکے کیونکہ علما وہ بھی دیار غیر کے کسی غیر عرب عالم کی شان میں ایسے ہی رطب اللسان نہیں ہوتے اور کیوں نہ ہو کہ آپ سے سند حدیث وفقہ کے حصول کو اپنے لیے باعث خیر و برکت گردانتے تھے نیز طریقت میں بھی عرب دنیا میں آپ کے کئی خلفا پائے جاتے ہیں، مولانا انوار احمد بغدادی آپ کے خلفا کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”وله خلفاء فی الطریقة فی عدة دول عربیة و اجنبیة فضلاعن شبه القارہ الھندیة ففی العرب مثلا الشیخ محمد عمر سلیم من العراق، والشیخ عبدالعزیز من دبی، والشیخ کمال یوسف الحوت من لبنان، والشیخ دائل الحنبلی

* مضمون نگار دارالعلوم غوثیہ مجیدیہ کالپی شریف جالون کے مدرس ہیں۔

من دمشق، و الشیخ عارف جمیل من فلسطین وصدف لی ان التقیت بآخر الذکر فوجدته متاثرا جدا بالشخصیة الشیخ الازهری وحسن دیباجته وتحدث لی قائلا" اننی سعید جدا بان أعطانی الشیخ الازهری سند اجازة وخلافة ولا فرح عندی اکبر من ذلك۔ یعنی طریقت میں بھی آپ کے کئی خلفاء عرب وعجم میں پائے جاتے ہیں ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، سری لنکا کے خلفاء کے علاوہ عرب میں جیسے شیخ محمد سلیم عراق، شیخ عبدالعزیز دبئی، شیخ کمال یوسف حوت لبنان، شیخ دائل الحنبلی دمشق، شیخ عارف جمیل فلسطین وغیرہ شامل ہیں، موخر الذکر سے میری ملاقات ہے میں نے انہیں شیخ ازہری کی شخصیت اور اخلاق سے بہت ہی زیادہ متاثر پایا، ایک مرتبہ وہ مجھ سے کہنے لگے کہ" یہ میری خوش بختی ہے کہ شیخ ازہری نے مجھے سند اجازت وخلافت سے نوازا، اس سے بڑھ کر میرے لئے کوئی خوشی کی بات نہیں۔"

آئیے بغیر کسی تمہید وتبصرہ کے ہم ان عرب وغیر عرب علماء کے اقوال لفظ بلفظ نقل کرتے ہیں تا کہ قارئین کو آپ کی علمی حیثیت کا اندازہ ہو سکے اور وہ یہ جان لیں کہ علمائے عرب وعجم نے آپ کو کیسے کیسے القابات کے ساتھ فرمایا ہے ۔

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش پر ماتم اٹھے وہ طیّب وہ طاہر گیا

الحبیب علی الجعفري

انا للہ و انا الیہ راجعون، فقدت الامة علما من اعلام الهدی وهو مفتی الهند الاعظم الفقیه المحدث شیخنا تاج الشریعة محمد اختر رضا خان الحنفی القادری الازهری ولد رحمه الله یوم الاثنین السادس والعشرین من شهر محرم لعام 1362ھ الموافق من شهر فبرایر لعام (1943ء) بمدینة بریلی فی شمال الهند وهو من بیت علم عریق فهو ابن الشیخ المفسر العظم فی الهند مولانا ابراهیم رضا (المکنی جیلانی میاں) ابن حجة الاسلام الشیخ محمد حامد رضا ابن الامام الکبیر احمد رضا الحنفی البریلوی. ومن جهة والدته فان جده من والدته هو المفتی الأعظم الشیخ محمد مصطفی رضا خان القادری الحنفی البرکاتی، ابن الشیخ احمد رضا خان الحنفی البریلوی. اخذ الشیخ حفظه الله الدروس الاولویة و العلوم الابتدائیة العقلیة و الدینیة عن العلماء الاکابر المعروفین فی وقته، وعن والده طالبه وجده وجده من والدته الشیخ محمد مصطفی رضا خان. وحصل علی شهادة خریج العلوم الدینیة من دار العلوم منظر الاسلام بمسقط راسه مدینة بریلی. ثم اکمل ادامه الله تعلیمه فی جامعة الازهر الشریف بالقاهره و تخرج من کلیة اصول الدین بارعا فی الاحادیث وعلومها ومتضلعا بها وقد استخلفه المفتی الاعظم بالهند الشیخ محمد مصطفی رضا خان قبل وفاته. فبرع الشیخ فی الافتاء وفی حل المسائل المعقدة المتعلقة بالفقه. وکان الشیخ یفتی ویعظ ویؤلف باللغات العربیة و الاردویة و الانجلیزیة.

للشیخ رحمه الله العدید من المؤلفات منها فتاواه المعروفة "بازهر الفتاوی" فی خمس مجلدات وفتاواه باللغة الانجلیزیه ایضا. وله حاشیة علی صحیح البخاری کما ان له شرحا علی بردة المدیح اسمه "الفردة فی شرح قصیدة البردة" وقد شرف الفقیر بزیارة کریمة من الشیخ فی المنزل عقد فیها مجلس عظیم فی روحانیته وحضوره. و تکرم علی الفقیر فیها باجازة مرویاته واسانیده عن اشیاخه و کذلك فی مصنفاته، کما عطر المجلس بانشاد عذب لقصیدة من نظمه. و حصل بین الارواح انسجام والفة و جمعیة قدسیة ذوقیة.

رحمه الله رحمه الابرار واسکنه الفردوس الاعلی من الجنة والحقه باسلافه الصالحین، واخلفه فی اولاده

وطلبته ومريديه وذويه وفينا فى الامة بخلف صالح، ولا حرمنا اجره ولا فتننا بعده انه نعم المولى ونعم النصير۔

یعنی: انا للہ وانا الیہ راجعون یقیناً امت نے ہدایت کے مناروں میں سے ایک منارہ کھودیا اور وہ مفتی اعظم ہند، فقیہ، محدث ہمارے حضور تاج الشریعہ محمد اختر رضا خان ازہری حنفی قادری ہیں آپ کی ولادت باسعادت بروز اتوار 26 محرم مطابق دو فروری (1947ء) میں شہر بریلی میں ہوئی، آپ کا تعلق مشہور علمی گھرانے سے ہے آپ مفسر اعظم ہند مولانا ابراہیم رضا خان (جیلانی میاں) کے فرزند ارجمند ہیں، آپ کے جد امجد حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں ہیں جو سیدی امام کبیر مولانا احمد رضا خاں (رضی اللہ عنہ) کے بڑے صاحبزادے ہیں، آپ نے ابتدائی علوم دینیہ عقلیہ ونقلیہ اپنے زمانے کے معروف اکابرین سے حاصل کیے جن میں آپ کے والد، دادا اور نانا حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ جیسے معروف اکابرین شامل ہیں، علوم دینیہ کی تکمیل دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف سے کی، بعدہ جامعہ ازہر شریف سے اصول فقہ اور اصول حدیث کی سند اعتزاز حاصل کی، مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے قبل وفات آپ کو خلافت واجازت سے نوازا، آپ مسند افتاء پر بیٹھے تو علم فقہ کے پیچیدہ مسائل کی گھتیاں سلجھائیں ساتھ ہی ساتھ وعظ وتبلیغ، تصنیف کا کام بھی جاری رہا، آپ کی چند مشہور تالیفات میں آپ کا مشہور فتاویٰ "ازہر الفتاوی" ہے جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے آپ کے فتاوی اور تصانیف اردو عربی انگریزی تینوں زبانوں میں پائے جاتے ہیں، حاشیہ صحیح بخاری، قصیدہ بردہ کی شرح "الفردہ فی شرح قصیدۃ البردۃ" کے نام سے موسوم ہے۔

فقیر کو بھی زیارت کا شرف حاصل ہے ایک مجلس جس میں آپ کی شرکت دلوں کو سکون بخش رہی تھی اسی مجلس میں اپنی چند تصانیف اور سند حدیث سے نوازا جو انہیں اپنے شیوخ سے وراثتاً حاصل ہوئی تھیں، پیارے انداز میں نظم کا پڑھنا سامعین میں الفت، ذوق پیدا کر رہا تھا اور ماحول کو پاکیزہ کر رہا تھا۔

اللہ رب العزت ان پر رحمتوں کا نزول فرمائے اور فردوس اعلی کو ان کا مسکن بنائے، سلف صالحین میں شامل فرمائے ان کی اولاد کو ان کا جانشین بنائے ان کے طلباء، مریدین، محبین، اقرباء کو خلف صالح عطا فرمائے، ہمیں ان کے فیض سے محروم نہ فرمائے اور نہ ہی فتنوں، آزمائشوں میں مبتلا فرمائے، بیشک وہی مددگار ہے اور بہترین مدد کرنے والا ہے۔

الدكتور حازم محفوظ

رحل عن عالمنا فى مساء يوم الجمعه ٢٠/ من شهر يوليو ٢٠١٨م شيخنا الامام مولانا "محمد اختر رضا الهندى الازهرى" اكبر شيوخ التصوف الإسلامى المستنير فى الهند... شرفت باللقاء به لاول مرة فى مدينه كراتشى (كراچى) الباكستانية اثناء انعقاد المؤتمر الدولى للاحتفال بعيد ميلاد النبى الاكرم فى شهر يناير من عام 2001م.

قدمنى له استاذى الشيخ المحدث" عبد الحكيم شرف القادرى "وبعد ان تصافحنا قال لى "لقد سمعنا عنك فى الهند وقرنا ما كتبت عن جدنا امام الصوفية فى الهند مولانا احمد رضا خان. ثم دعا لى بالخير.... هذا وحرصت على اللقاء به عدة مرات فى ايام المؤتمر الدولى... ثم تفضل بمنحى سند الاجازة العلمية العامة فى العلوم الإسلامية، المؤرخ فى المؤرخ 29 من شهر شوال من عام 1421ه الموافق 25 من شهر يناير من عام 2001م... وفى عام 2009 قدم شيخنا فى القاهرة، اتصل بى بعض الاخوه الهنود ممن يتلقون العلم فى جامعة الأزهر، وطلبوا منى الموافقة على اصدار الطبيعية الثانية من كتاب المتواضع "مولانا محمد احمد رضا البريلوى الهندى عند صفوة من مفكر العرب المعاصرين" (يقع 375 صحيفة) وذلك ترحيبا بمقدم شيخنا وعلى ان يوزع هدية مجانية فى الاحتفالية الكبرى فى مركز

الشیخ صالح کامل... فرحبت بهذه المبادرة... وتم بالفعل اصدار الطبیعیة الثانیة من الکتاب المذکور ...وفی الاحتفالیة الکبری، شرفت بلقاء شیخنا الامام و کان لقاء علم و خیر... فرحمه الله شیخنا الامام محمد اختر رضا خان الأزهری وادخله فسیح جناته،امین.

یعنی:20 جولائی 2018ء جمعہ کی شام کو ہمارے امام شیخ حضرت علامہ اختر رضا خان ازہری ہندی (علیہ الرحمہ) اس دار فانی سے کوچ کر گئے، وہ اسلامی تصوف کے بڑے شیخ تھے جن کے نور سے بلاد ہند روشن تھے۔ اولا ملاقات کا شرف 2001ء میں شہر کراچی پاکستان میں ہوا، جہاں ایک بین الاقوامی عید میلاد نبی السلام کانفرنس میں حضرت نے شرکت فرمائی تھی، میرے شیخ حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری نے حضرت سے ملاقات کرائی، مصافحہ کے بعد میں نے عرض کیا کہ ہم نے آپ کے متعلق کافی سنا ہے اور بعض کتب جو آپ نے اپنے جد امجد امام اہل سنت علامہ احمد رضا خان قادری کی تحریر فرمائیں ہیں، ان کو پڑھا بھی ہے، تو انہوں نے ہمارے لئے دعائے خیر فرمائی، پھر چند ملاقاتیں اور ہوئیں اور میں قیام کے دوران ملاقات کا متمنی ہی رہا، پھر دوسری ملاقات کے 29 شوال 1421ھ مطابق 25 جنوری 2001ء کو جلسہ دستار بندی میں شرکت کے موقع پر ہوئی، بعدہ 2009ء میں ہمارے شیخ امام اختر رضا خان ہندی ازھری قاہرہ (مصر) تشریف لائے اور جامعہ ازہر میں شیخ صالح کامل کے مرکز پر ایک بڑے دینی جلسہ میں شرکت فرمائی، میں اور بعض ہندی احباب اس امر پر متفق ہوئے کہ "مولانا احمد رضا البریلوی عند صفوة من مفکر العرب المعاصرین" کی دوبارہ اشاعت کی جائے، ہم نے اس موقع کو غنیمت جانا کیونکہ یہ ایک بہترین ہدیہ تھا شیخ صالح کامل کے مرکز پر ہونے والے عظیم جلسے کے لیے، اس طرح کتاب مذکور کی اشاعت ثانیہ عمل میں آئی اور ہم نے اس عظیم جلسہ میں اپنے شیخ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور یہ ملاقات علم وخیر سے بھری ہوئی تھی۔

اللہ ہمارے شیخ اختر رضا خان ہندی ازہری پر رحمتوں کا نزول فرمائے اور اپنی کشادہ جنت میں جگہ عطا فرمائے، آمین۔

رامي العباد

بسم الله الرحمن الرحيم

کل نفس ذائقه الموت ،ببالغ الحزن والاسی تلقینا خبر وفاة تاج الشریعه امام اهل السنة و الجماعة فی بلاد الهند والسند والباکستان وسائر القارة الهندیة، فضیلة العلامة الشیخ الولی اختر رضا خان القادری الحنفی الماتریدی الأزهری، شیخ الطریقة القادریة راجین من العلی القدیر ان یتغمده برحمته الواسعة وان یسکنه فسیح جناته وان یلهم اهله وذویه ومحبیه جمیل الصبر والسلوان، انا لله وانا الیه راجعون۔

یعنی اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا، ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے، ہندوسندھ، پاکستان، بنگلہ دیش بلکہ بر اعظم ایشیا کے مشہور عالم دین، سلسلہ قادریہ کے مقبول ترین شیخ طریقت حضرت العلام فضیلۃ الشیخ ولی اختر رضا خان قادری حنفی ماتریدی ازہری (علیہ الرحمہ) وصال پرملال کی خبر سن کر نہایت ہی رنج وغم ہوا، امید کرتے ہیں کہ رب قدیر انہیں اپنے سایہ رحمت میں ڈھانپے اور انکا مسکن کشادہ جنت کو بنائے، اہل وعیال، قرابتدار، محبین، مریدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

شیخ احمد محمود فارس اہل السنة والجماعة

انا فوجعنا بموت الشیخ العلامة، البحر الفهامة، تاج الشریعة والطریقة حفید الشیخ مولانا احمد رضا خان المجدد القرن الرابع العشر احمد رضا القادری قدس الله روحه و سره. بموت مولانا الشیخ اختر رضا خان القادری الحنفی فرحمة الله تعالی رحمة واسعة، ونحن نعزی اهله وذریته واولاده الصالحین وجماعته الأکرمین وإخوانه المکرمین اعظم الله أجرهم ورفع قدرهم ورحم میتهم ولکن جبر مصیبة

ازہریات

الشیخ اختر رضا خان بالنسب الی اللہ تعالی ممکن وھو علی کل شیء قدیر و لکن حضرۃ العالم العلامۃ احی السنۃ ومات البدعۃ فی ھذا الزمان الغریب الفاسد، بالنسب الینا ھذہ المصیبۃ لا تجبر، مصیبۃ موت العالم شیء عظیم لان اللہ تعالی قال فی کتابہ "افلا یرون انا ناتی الارض ننقصھا من اطرافھا(انبیاء 43)معنی نقص اطراف الأرض قال ابن عباس رضی اللہ عنھما" خراب الارض ونقصھا بموت علماءھا وفقھاءھا" ان موت العلماء والفقھاء مصیبۃ ونقص فی العالم جمیعیہ وتمامہ. وقال امام مجاھد" نقص الارض موت العلماء" لان موت العلماء یقبض العلم کما ورد فی الحدیث عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم "ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من العباد ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤوسا جھالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا" نعوذ باللہ تعالی من ادراک ھذا الزمان الآن علمائنا موجودون ولکن قلیلون وعلماء اھل السنۃ والجماعۃ اقل من قلیل واعز من الکبریت الاحمر فی ھذا الزمان غریب الفاسد، ولذا نحن حزنا کثیرا بموت الشیخ اختر رضا خان قادری قدس اللہ سرہ حزنا کثیرا. لان ورد فی الحدیث نقلہ الامام الغزالی فی منھاج العابدین" من لم یحزن بموت عالم فھو منافق" فانہ لا مصیبۃ اعظم من موت العالم و ما من مؤمن یحزن بموت العالم الا کتب اللہ لہ ثواب الف عالم والف شھید.

العلماء کثیرون ولکن کیف نجد عالم مثل اختر رضا خان قادری. قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لموت قبیلۃ ایسر من موت عالم، وعن ابن مسعود وحسن البصری رضی اللہ عنھما موتُ العالِم کموت العالَم، لان العالَم بدون العلماء کاللحم بدون الملح. وقال ابن عباس رضی اللہ عنہ موت العالم ظلمۃ فی الاسلام لا یضیئھا بشیء ماختلف اللیل و النھار. وعن عمر بن الخطاب لموت من الف عابد قائم باللیل وصائم بالنھار اھون من موت عالم واحد یعلم ما احل اللہ وما حرمہ وان لم یزدد علی الفرائض،لان عبادۃ العابدین لانفسھم وعلم العلماء للامۃ جمیعھم. وازداد علی الفرائض مثل سیدنا الشیخ اختر رضا خان الا کان یزداد علی الفرائض بالسنن والنوافل و الدلائل الخیرات و القصیدۃ البردۃ وسائر مداح النبی صلی اللہ علیہ وسلم او صلوات الشریفۃ کان یعمر جمیع اوقاتہ بالفکر والذکر والافتاء کان قاضی القضاۃ فی العالم افتی اکثر من خمسۃ آلاف فتاویٰ (5000) أصدر فتاوی بنفع العباد.

فرحمہ اللہ تعالی رحمۃ واسعۃ وارفع درجاتہ و الحقہ باشیاخہ الصالحین فی الدرجات العلی یوم القیامہ والحقہ بجد مجدد القرن الرابع العشر احمد رضا خان القادری واحی اللہ ذریتہ الطیبۃ علی ملۃ الاسلامیۃ وطریق جدہ امین.

یعنی چودھویں صدی کے مجدد حضرت العلام امام احمد رضا (رحمہ اللہ تعالیٰ) کے پوتے شیخ عالم، علامہ، بحر ذخار، مفتی اعظم ہند تاج شریعت وطریقت مولانا اختر رضا خان ازہری کے وصال پر ملال سے ہم نہایت ہی رنجیدہ ہیں ان کی رحلت پر ہم اظہارِ تعزیت پیش کرتے ہیں ان کے اہل وعیال، اعزا، اقربا، برادران کو اللہ انہیں بہتر اجر عطا فرمائے ان کی عزت بڑھائے اور میت پر رحمتوں کا نزول فرمائے۔

شیخ اختر رضا خان کی بھر پائی رب قدیر کی طرف سے نسبت کرتے ہوئے ممکن ہے کیونکہ وہ ہر ممکن شئے پر قادر ہے لیکن حضرت عالم، علامہ، محی سنت، ماحی بدعت کی رحلت کی مصیبت

ایسا عظیم خسارہ ہے جس کا بدل نظر نہیں آتا، عالم کی موت کی مصیبت بڑی چیز ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنے کلام میں فرمایا: أفلا یرون انا ناتی الأرض ننقصها من اطرافها، تو کیا نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے آرہے ہیں (سورۂ انبیا آیت نمبر 43) زمین کے اطراف میں نقص کہ معنی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یوں بیان فرماتے ہیں "خراب الارض ونقصها بموت علمائها وفقهائها" زمین کا خراب ہونا یا عیب دار ہونا یہ ہے کہ اس سے علماء فقہاء اٹھا لیے جائیں گے، قرآن و حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علماء فقہاء کی موت تمام عالم کے لئے مصیبت اور باعث نقصان ہے امام مجاہد فرماتے ہیں زمین کا نقص علماء کی موت ہے کیونکہ علم ایسے ہی اٹھایا جائے گا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے کہ آقائے نعمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی علم کو اس طرح نہ اٹھائے گا کہ ایک دم سے بندوں کے سینوں سے اسے کھینچ لے بلکہ اللہ تعالی اہل علم کو وفات دے کر علم کو اٹھائے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم دین باقی نہیں رہے گا تو عوام جاہلوں کو مقتدا بنالیں گے ان سے مسائل پوچھیں گے تو وہ بغیر علم کے فتوی دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

اللہ کی پناہ! اب اس فاسد زمانے میں علما بہت کم ہیں اور اہل سنت میں بہت ہی کم کبریت احمر کی طرح نایاب ہیں یہی وجہ ہے کہ ہمیں شیخ اختر رضا خان قادری کی موت سے سخت غمگین کردیا ہے اور ہم اس لیے بھی رنجور ہیں کہ عالم کی موت پر غمزدہ ہونا علامت ایمان ہے، امام غزالی علیہ الرحمہ اپنی کتاب "منہاج العابدین" میں فرماتے ہیں کہ جو عالم کی موت پر رنجیدہ نہ ہو وہ منافق ہے، کیونکہ عالم کی وفات سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں اور ایک حدیث میں ہے جو مومن عالم کی موت پر غم کا اظہار کرتا ہے اللہ تعالی اسے سو شہیدوں اور سو عالموں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

عالم تو بہت ہیں مگر دوسرا اختر رضا کہاں نصیب! اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ایک قبیلے کی موت ایک عالم کے مقابلے ہلکی ہے" حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے عالم کی موت ایک عالم کی موت ہے کیونکہ عالم بغیر علماء کے ایسا ہی ہے جیسے گوشت بغیر نمک کے اور حضرت عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے عالم کی موت ایسی تاریکی ہے جیسے شب و روز کا اختلاف روشن نہیں کرسکتا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں ایک ہزار ایسے عابدوں کی موت جو دن بھر روزہ رکھتے ہوں اور شب بھر نماز پڑھتے ہوں زیادہ بھاری ہے ایک ایسے عالم کی موت پر جو رب کے حلال کئے ہوئے کو حلال اور حرام کئے ہوئے کو حرام جانتا ہو اگر چہ وہ فرائض پر زیادتی نہ کرتا ہو کیونکہ عابدوں کی عبادت اپنے نفس کے لیے ہے اور علماء کا علم جمیع مخلوق کے لیے ہے۔

اور اگر فرائض پر زیادتی کرتا ہو جیسے ہمارے شیخ محمد اختر رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کہ فرائض، سنن نوافل، دلائل الخیرات، قصیدہ بردہ، نعت و منقبت، اوراد و وظائف، ذکر و فکر، بحیثیت قاضی القضاۃ افتاء جیسے دینی امور پر ہی عمر گزارنے والا ہو بلکہ شب روز کے جمیع اوقات کا یہی معمول اور مشغلہ ہو تو اس کے درجات کا کیا کہنا، علاوہ ازیں تالیفات عربی، اردو، انگریزی تینوں زبانوں میں پائی جاتی ہیں اور آپ کا فتاویٰ پانچ جلدوں پر مشتمل ہے جو فتاوی ازہریہ" کے نام سے موسوم ہے آپ کی 150 سے زائد تصانیف دینی خدمات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

اللہ رب العزت ان کو اپنے سایہ رحمت میں لے، ان کے درجات کو بلند فرمائے بروز محشر اپنے شیوخ کے ساتھ اعلی علّیین میں ان کا مسکن بنائے اور مجدد امام احمد رضا کے ساتھ انہیں شامل فرمائے، ان کی اولاد کو دین اسلام پر ثبات عطا فرمائے اور اسلاف کے طریقے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

احمد محمود شریف

وفاء بنزر يسير من حق الامام الجليل مفتي الهند الاعظم وامام اهل السنة والجماعة في القارة الهندية وما حولها، اختر رضا خان الحنفي القادري

ازھریات

الازہری البریلوی.

نجتمع غدا ان شاء الله فی صلاة المغرب بمسجد مولانا الامام الحسین رضی الله عنه ثم نختم القران له بعد ما یفتح الله علینا به من ختمات ثم ندعو الله له فی بالمشهد الحسینی عند سید شباب اهل الجنة رضی الله عنه عسی الله أن یقبلنا جمیعا ویرحمنا وان یقبل دعائنا للإمام رحمه الله . والدعوة عامة للجمیع من اخواننا، طلاب العلم والسادة اهل الطریق وغیرهم من المحبین. رحم الله فقید الامة وادخله مدخل صدق مع النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین.

یعنی امام جلیل مفتی اعظم ہندو براعظم ایشیا، امام اہل سنت علامہ اختر رضا خان حنفی قادری بریلوی (رحمۃ اللہ علیہ) داعی اجل کو لبیک کہہ گئے، ان شاء اللہ ہم بعد نماز مغرب مسجد امام حسین رضی اللہ عنہ میں جمع ہو کر قرآن خوانی کا اہتمام کریں گے جتنا میسر آئے اور اللہ رب العزت سے دعا کریں گے جنتی نوجوانوں کے سردار حضرت امام حسین کی بارگاہ میں امید ہے کہ اللہ ہم سب کا نذرانہ تاج الشریعہ کے حق میں قبول فرمائے گا جملہ طلبہ، سادات، اہل طریقت، محبین کو عام دعوت ہے۔

اللہ تعالیٰ اس نابغہ روزگار پر رحم فرمائے اور انہیں صدیقین شہداء صالحین کے ساتھ شامل فرمائے آمین۔

محمد علی یمانی، مکہ معظمہ

نعزی انفسنا و المسلمین جمیعا بوفاة شیخنا بالإجازة امام اهل السنة والجماعة فی بلاد الهند و السند والباکستان وسائر القارة الهندیة فضیلة العلامة الشیخ الولی اختر رضا خان القادری الحنفی الماتریدی. نسال الله له المزید من النعیم و ان یجمعنا معه تحت ظل عرشه یوم لا ظل الا ظله مع العافیة فی الدنیا والآخرة.انا لله وانا الیه راجعون.

یعنی ہم اپنے شیخ اجازت فضیلۃ العلام امام اہل سنت و جماعت ہند، سندھ، پاکستان میں و دیگر ایشیائی ممالک کے افراد شیخ ولی اختر رضا خان قادری حنفی ماتریدی کے وصال پر ملال پر اظہار تعزیت پیش کرتے ہیں۔

رب کریم سے دعا گو ہیں کہ ان پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے اور ہمیں ان کے ساتھ جمع فرمائے اپنے عرش کے سائے میں جس دن اس سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، دنیا و آخرت میں عافیت فرمائے، انا للہ وانا الیہ راجعون.

نضال وابرا یم آلہ رشی دمشقی، ترکی

رحم الله الشیخ محمد اختر رضا خان کان جاء الی دمشق منذ ما یقارب عشر سنوات و کنت حینئذ فی الشام الحبیبة المبارکة فالتصل بی ودعانی فی جمع من مشایخ دمشق. وقال لی نقلت من کتابك رفع الغاشیة ثمانیة صفحات. اللهم اکرم الله نزله وارفعه فی علیین بفضلك و کرمك یارب العالمین

یعنی رب قدیر شیخ اختر رضا خان پر رحم فرمائے، تقریبا دس سال قبل میری ملاقات دمشق میں ہوئی تھی میں بھی شام میں مقیم تھا مشائخ دمشق کے جمگھٹے مجھے بلایا اور فرمایا" میں نے آپ کی کتاب رفع الغاشیہ کو اسی صفحات تک نقل کیا ہے، اللہ اپنے فضل وکرم سے شیخ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے آمین۔

شیخ احمد ضبع

ان نادرة الأزمان سیدنا محمد النبهان احباب الدکتور الشیخ محمد الحوت نعزی انفسنا المسلمین جمیعا واهل السنة والجماعة فی القارة الهندیة وسائر الامصار فی وفاة امام اهل السنة والجماعة بالهند، العلامة المفتی الاعظم الهند القاضی اختر رضا خان الحنفی الازهری البریلوی القادری رحمه الله رحمة واسعة والحقه بالصالحین ملتقی طلاب العلم(عقیدہ) وملتقی طلاب العلم(فقه)

یعنی نادر زمن سیدنا محمد نبہان شیخ محمود حوت کے احباب اور جملہ مسلمانان اہل سنت و جماعت ہندو بلاد اسلامیہ امام اہل

سنت، مفتی اعظم ہند قاضی اختر رضا خان حنفی قادری بریلوی کے وصال پر ملال پر اظہار تعزیت پیش کرتے ہیں، اللہ رب العزت ان پر خوب خوب رحمتوں کی بارش فرمائے اور صالحین کے ساتھ شامل فرمائے۔

احباب الشیخ عبد العزیز الخطیب الحسنی

نعی الی العالم الاسلامی شیخنا المجیز العلامة محمد اختر رضا خان الازهری البریلوی الملقب بتاج الشريعة المفتى بالبلاد الهندية وشيخ الطريقة القادرية عن عمر ناهز المئه عام مليئة بالفضل والخبر والعطاء والعلم والتعليم والثناء العاطر والتربية القويمة والذكر النقى و صيت الذائع فى الفضيلة وحسن السمت.

ولد سنة 1362ه و تخرج من جامعه الازهر سنة 1966ء يتحدث العربية بطلاقة وهو حنفى ما تريدى قادرى يقوم بترجمة مؤلفات جده العلامة الشيخ احمد رضا خان الى العربية. له شعر و قصائد و كتب فى نقد الوهابية وتبيان حقيقة البريلوية وله عده تأليف فى العقيدة والفقه تغمده الله بواسع رحمته و عوضه رضوانه زقانه والجنة والحقه بخيار الصالحين من احبابه بعض وعوض المسلمين خيرا۔

یعنی ہم عالم اسلام کو اپنے شیخ مجیز حضرت علامہ اختر رضا خان قادری کے وصال پر ملال کی خبر دیتے ہیں جن کا لقب تاج الشریعہ ہے آپ ہندوستان کے مفتی اعظم اور سلسلہ قادریہ کے عظیم بزرگ تھے آپ کی عمر شریف سو سال سے کم ہوئی، ساری عمر علم فضل، تعلیم و تعلم، ذکر جمیل اور اچھی تربیت سے مملو نظر آتی ہے، آپ کی فضیلت و اخلاق سب پر عیاں، آپ کی ولادت باسعادت 1362ھ مطابق 1943ء میں ہوئی جامعہ ازہر سے فراغت 1966ء میں ہوئی، آپ عربی زبان بلا جھجھک بولتے تھے، مسلکاً حنفی ماتریدی مشرباً قادری تھے، آپ نے اپنے جد امجد حضرت علامہ احمد رضا خان قادری حنفی بریلوی کی چند کتب کو عربی جامہ پہنایا ہے، شعر و قصائد میں مکمل دیوان (دیوان اختر) ہے آپ نے رد وہابیت اور حقیقت بریلویت کو ظاہر و باہر فرمایا ہے، عقیدہ وفقہ میں بھی آپ کی تصانیف پائی جاتی ہیں۔

رب قدیر شیخ کو اپنے سایہ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کو اپنی رضا اور جنت عطا فرمائے، سلف صالحین کے ساتھ شامل فرمائے۔

شیخ احمد حبال الرفاعي

انتقل اليوم الى رحمة الله تعالى شيخى تاج الشريعة والحقيفة فى الهند ومفتى الهند سابقا الوارث المحمدى الشيخ اختر الازهرى الذى كان من اصدقاء شيخنا احمد حبال الرفاعى. اللهم احدد عليهما رحماتك. و كان يزوره فى مجالس الصلاة النبى صلى الله عليه وسلم فى الشام كلما زار سوريا (شام) نسال الله ان يرحمه برحمته التى وسعت كل شىء ويجمعنا بها مع الحبيب المصطفى صلى الله عليه وسلم. الصلاة على سيد الشيخ اختر رضا خان اللهم جدد عليه رحماتك ستكون يوم الاحد القادم بعد صلاة الظهر فى مدينة بريلى الشريفة۔

یعنی میرے شیخ تاج الشریعہ اور سابق مفتی اعظم ہند، علوم شریعت محمدی کے وارث شیخ اختر رضا خان قادری ازہری جو ہمارے شیخ احمد حبال الرفاعی کے حلقہ احباب میں تھے، آج ان کا بریلی شریف میں انتقال ہو گیا ہے، اللہ ان پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے، میں ملک شام میں ایک مجلس عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کی زیارت سے شرف یاب ہوا تھا، ہم رب کریم کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ ان پر رحمت کی بارش برسائے اور ہمیں ان دونوں حضرات کی معیت میں اپنے حبیب مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھائے، ان کی نماز جنازہ بروز اتوار بریلی شریف میں بعد نماز ظہر ہوگی۔

محمد بادنجکی

اخوانی واحبتی الکریم یحزننی ان اخبرکم ان

فضیلة الشیخ العالم الکبیر القاضی مفتی الدیار الھندیة اختر رضا خان قد انتقل الی رحمة اللہ مساء یوم الجمعة حوالی الساعة السابعة والنصف مساء، نامل منکم الدعاء له بان یکون مع الانبیاء والصحابة والصدیقین والشھداء۔

یعنی میرے بھائیو معزز احباب! بڑے ہی رنج وملال کے ساتھ آپ کو خبر دیتا ہوں کہ فضیلۃ الشیخ، عالم کبیر، قاضی القضاۃ، مفتی دیار ہند حضرت علامہ اختر رضا خان آج جمعہ کی شام تقریباً ساڑھے سات بجے اس دار فانی سے کوچ کر گئے، آپ حضرات سے ان کے لیے دعا کی درخواست ہے، رب العالمین انھیں انبیاء، صحابہ، صدیقین، شہداء میں شامل فرمائے۔

محمد محمود ابو الحاجي

رحم اللہ مفتی الدیار الھندیة وامام اھل السنة والجماعة فی ھذا العصر الشیخ اختر رضا حفید الامام نادرة عصرہ احمد رضا خان بریلوی، و قد قلت بھذہ المناسبة الالیمة۔

یعنی نابغہ روزگار امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے امام اہلسنت والجماعت مفتی دیار ہند شیخ، اختر رضا خان پر اللہ رحم فرمائے اس المناک موقع کی مناسبت پر میں نے ایک نظم کہی ہے ملاحظہ فرمائیں:

(1) نبأ اقض مضاجعي وبراني
وتضعضعت من ھوله ارکاني

یعنی ان کی وفات کی خبر نے میرا چین وسکون چھین لیا ہے اور اس خبر کی ہولنا کی نے میرے جسم کو کمزور کر دیا ہے۔

(2) وانھد رکن الدین بعد ثباته
لما نعولی درة الازمان

یعنی دین کا ایک ستون ان کے ثبات کے بعد ڈھ گیا جب لوگوں نے اس در یتیم کی موت کی خبر دی۔

(3) اخترا البحر الذی قذفت لنا
امواجه باالدر و المرجان

یعنی ہم نے ایسا بحری اختر کھو دیا ہے جس کی موجوں نے موتی مرجان عطا کیے ہیں آپ شریعت، حقیقت اور ہدایت کے تاج تھے مخلوق کے قطب اور مصیبت زدوں کے غوث تھے۔

(4) تاج الشریعة والحقیقة والھدی
قطب الوری غوث الغریق العانی

یعنی آپ شریعت، حقیقت اور ہدایت کے تاج تھے، مخلوق کے قطب اور مصیبت زدوں کے غوث تھے۔

(5) احیالنا کتب الامام المرتضی
فھما لفلك الحق کالشمسان

یعنی انہوں نے ہمارے لیے امام مرتضی (امام احمد رضا) کی کتابوں کو جلا بخشی تو آپ دونوں آسمان حق کے دو روشن سورج ہیں۔

(6) اسفی علی تلك المحاسن من فتی
قد عاش بالایمان والاحسان

یعنی میں ایسی خوبیوں والے کی موت پر رنجیدہ ہوں کہ جس نے اپنی زندگی حق وایمان کے ساتھ گزاری۔

(7) قد کان نورا یھتدی بضیائه
و الیوم امسی ثاویا بجنان

یعنی آپ ایسے نور تھے کہ جیسے لوگ ہدایت پاتے تھے افسوس کہ آج آپ کا ٹھکانا جنت ہو گیا۔ (ہمیں چھوڑ کر)

(8) فاللہ یجزیه خیر جزائه
وینیله من الروح والریحان

یعنی تو اللہ انہیں بہتر بدلہ عطا فرمائے اور اپنے فضل وکرم سے جنت عطا فرمائے۔

محترم قارئین کرام! آپ نے یہ تأثرات پڑھ کر بخوبی اندازہ لگا لیا ہوگا کہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی ذات گرامی کا مقام ومرتبہ کیا ہے، کتنے علما نے آپ کو عوام اہل سنت، فقیہ عصر، مفتی اعظم ہند ہمسایہ مما لک، محدث کبیر، علامہ، صوفی، بحر ذخار، ولی، امام اجل، قطب، غوث جیسے بھاری بھرکم القابات سے یاد کیا ہے، کچھ اوباش قسم کے لوگ تعداد شرکائے جنازہ پر بحث کر رہے تھے کہ تعداد اتنی تھی، زیادہ کیوں بتائی جا رہی ہے؟

ازہریات

حالانکہ تعداد ایک دو لاکھ سے زیادہ نہ تھی، ایسے لوگوں سے میں صرف یہ کہنا چاہوں گا۔

آنکھیں اگر بند ہوں تو دن بھی رات ہے
اس میں بھلا قصور ہے کیا آفتاب کا

اور بقول شیخ سعدی علیہ الرحمہ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب راچہ گناہ

یہ بدبخت جو بھی ہیں یہ اپنی دلی خباثت خباثت نکالنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے، خانقاہ مارہرہ مطہرہ کے نائب سجادہ نشین حضور رفیق ملت سید نجیب حیدر میاں قادری برکاتی فرماتے ہیں:

"حاسدین کہہ رہے ہیں کہ شرکائے جنازہ کی تعداد محض دو تین لاکھ تھی، میں ان سے کہنا چاہتا ہوں کہ اتنی تعداد میں تو صرف حاسدین نے شرکت کی ہے،عقیدت مندوں کی تعداد تو اللہ ورسول ہی بہتر جانتے ہیں"

حاسدین کیلئے سیدی سرکار اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں ؎

حسد سے ان کے سینے پاک کردے
کہ بدتر دق سے بھی یہ سل ہے یا غوث
غذائے دق یہی دل، استخواں، گوشت
یہ آتش دین کی آکل ہے یا غوث
عطائیں مقتدر غفار کی ہیں
عبث بندوں کے دل میں غل ہے یا غوث

ص ۶۶ رکا بقیہ...

بادۂ عشق نبی کا یہ لنڈھاتے ہیں سبو
اس لئے تو دہر میں چرچا ہے ان کا کو بہ کو
حجۃ الاسلام کی ہے شکل پائی ہو بہ ہو
زندہ باد اے سیدی اختر رضا خاں زندہ باد

فقہ وافتا ،زہد وتقویٰ میں ترا اونچا مقام
محفلِ علم وادب میں سب کے لب پہ تیرا نام
اتحادِ سنیت تیرا سبق ہے صبح وشام
زندہ باد اے سیدی اختر رضا خاں زندہ باد

شاعرِ شیریں نوا ہیں عالمِ ذیشان ہیں
اک فقیہِ بے بدل ہیں شارحِ قرآن ہیں
باقی رکھے حق تعالیٰ ،سنیت کی جان ہیں
زندہ باد اے سیدی اختر رضا خاں زندہ باد

اہل سنت کے لئے نجم سحر ہے تیری ذات
جو ٹپکتی ہونٹ سے ہر بات ہے قند ونبات
تیری قندیلِ ہدایت سے منور شش جہات
زندہ باد اے سیدی اختر رضا خاں زندہ باد

شرحِ عشقِ مصطفیٰ تیری ہر اک تحریر ہے
تو قلم کی آبرو ہے فکر کی تنویر ہے
حد تو یہ ہے عالمِ اسلام کی تقدیر ہے
زندہ باد اے سیدی اختر رضا خاں زندہ باد

تو زمیں کی پستیوں میں علم وفن کا آسماں
بزمِ عالم میں ہے بکھری تیری ہر سو داستاں
روشنی ہی روشنی ہے کہکشاں در کہکشاں
زندہ باد اے سیدی اختر رضا خاں زندہ باد

عائشہؔ کو ہے بریلی سے محبت کا شرف
حضرتِ سبطینؔ سے حاصل ہے بیعت کا شرف
کیوں نہ پائے آپ سے حسنِ عقیدت کا شرف
زندہ باد اے سیدی اختر رضا خاں زندہ باد

◆◆◆

ازہریات

از: مفتی محمد راحت خان قادری*

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا مدفن

یہ تحریر ایک خاص تناظر میں لکھی گئی ہے ۳۰/ اگست ۲۰۱۸ء کو ہندوستان کے ایک مشہور عالم کے صاحب زادے جن کی بذات خود سوشل میڈیا پر اہلِ علم کے مابین ایک الگ علمی شناخت قائم ہے انھوں نے فیس بوک وال پر ایک پوسٹ کو ''ماجرا تاج الشریعہ کے مدفن کا'' کے عنوان سے عام کیا جس میں کچھ باتیں ایسی تھیں جو مجھے حقیقت وواقعیت کے خلاف اور تکلیف دہ معلوم ہوئیں مثلاً: (۱) حضور تاج الشریعہ کا مدفن ''ازہری گیسٹ ہاؤس'' نہیں بلکہ ''مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا'' ہونا چاہیے تھا۔ (۲) ''ازہری گیسٹ ہاؤس'' میں تدفین کے معاملہ کو غیر دانش مندانہ بتایا۔ (۳) تدفین کے معاملہ میں مشورہ دینے والوں پر یہ الزام عائد کیا کہ انھوں نے شہزادۂ حضور تاج الشریعہ حضور عسجد میاں دام ظلہ کو گمراہ کر کے اپنا اُلّو سیدھا کیا۔

اس لیے راقم نے جو بروقت اس کا سنجیدہ اور حقیقت پر مبنی جواب قلم بند کیا، نذر قارئین ہے، ملاحظہ فرمائیں، راحت غفرلہ

حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری علیہ الرحمہ کا وصال ۲۰/ جولائی ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ بوقتِ اذانِ مغرب ہوا، چند ہی لمحات میں وصال کی خبر غم کی لہر بن کر پورے عالمِ اسلام میں پھیل گئی، دور دراز گاؤں میں اس دن لوگوں کو کھانا اچھا نہیں لگا، میری والدہ محترمہ میرے بھائیوں سے خبر سنتے ہی وصال کے بعد رات میں ہی کہنے لگیں کہ تم لوگ آج ہی بریلی شریف چلے جاؤ اور حضرت کا دیدار کرو جا کر کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بھیڑ زیادہ ہو جائے اور تمہیں دیدار نہ ہو سکے، امّی جان نے بتایا کہ حضرت کے وصال کے دن بالکل بھی کھانا پینا اچھا نہیں لگا ایسا لگ رہا تھا کہ کوئی بہت بڑی مصیبت آ گئی ہو، جی ہاں یہی ''موت العالِم موت العالَم'' کی عمدہ ومشاہداتی تشریح ہے کہ جن گاؤں کو حضرت کبھی تشریف بھی نہیں لے گئے وہاں بھی غم کا احساس اس طرح کیا جا رہا ہے۔ ہندوستان کے بستی بستی، قریہ قریہ سے لوگ جنازہ میں شرکت کی پلاننگ کرنے لگے اور بریلی شریف فون کر کے بہت سے لوگ یہ سوال کرنے لگے:

(۱) نماز جنازہ کس وقت ہوگی؟

(۲) نماز جنازہ کہاں ہوگی؟

(۳) تدفین کہاں ہوگی؟

خانوادۂ رضویہ میں کبھی بھی جب اس طرح کے مواقع رونما ہوتے ہیں تو اس کا فیصلہ خاندان کے معزز افراد سے مشورہ وتبادلۂ خیال کے بعد ہی کوئی فیصلہ لیا جاتا ہے، ایسا میں نے نبیرۂ استاذ زمن حضور صدر العلما حضرت علامہ مفتی محمد تحسین رضا خاں قادری، برادرِ تاج الشریعہ حضرت مولانا ڈاکٹر قمر رضا خاں قادری، حبیب العلما حضرت مولانا حبیب رضا خاں قادری اور امین شریعت حضرت مفتی حکیم محمد سبطین رضا خاں قادری رحمہم اللہ کی تجہیز وتکفین کے معاملہ میں دیکھا ہے۔

نماز جنازہ کس وقت ہوگی؟

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی ایک صاحبزادی حجازِ مقدس جدہ میں تھیں اس کے علاوہ ہزاروں مریدین یورپ، افریقہ، امریکہ اور متحدہ عرب امارات سے جنازہ میں شرکت ودیدار کے لیے کوشاں تھے اس متعلق نہایت ہی غور وفکر کے بعد اس کی رعایت کرتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ حضرت کی نماز جنازہ ۸/ ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ/ ۲۲/ جولائی ۲۰۱۸ء بروز اتوار کو ادا کی جائے گی، ابتدا میں جماعت رضائے مصطفیٰ کے مرکزی دفتر بریلی شریف سے ظہر کی نماز کے بعد جنازہ کے وقت کا اعلان کیا گیا تھا لیکن اس کے بعد وقت میں تبدیلی کر کے صبح ۱۰/ بجے دن کا

ازہریات

* مضمون نگار دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ بریلی شریف کے بانی ہیں۔

اعلان کیا گیا۔

اس پر کچھ لوگ معترض ہوئے کہ بلا وجہ وقت میں تبدیلی کیوں کی گئی لیکن ان کو کیا معلوم کہ عزیز وا قارب اور علما و مفتیان کرام نے بلا وجہ تو وقت میں ترمیم نہیں کی ہوگی بلکہ ضرور کوئی مناسب وجہ ہوگی اسی وجہ سے وقت میں تبدیلی کی گئی۔ وقت میں تبدیلی کسی بھی سبب سے کی گئی ہو لیکن اس تبدیلی کی کئی خوبیاں بعد میں سب پر واضح ہوگئیں کیوں کہ دس بجے جنازہ کے اعلان کے اعتبار سے حضرت کا جلوس جنازہ اس اعتبار سے گھر سے نکلا کہ نماز بالکل اپنے وقت پر ہوتی نماز جنازہ کے مقام پر جس گاڑی میں حضرت کی نعش مبارک تھی اس کا رخ سیدھا کرنے میں کثرت بھیڑ کے سبب تقریباً ۵۰ منٹ لگ گیے۔ نماز جنازہ سے فارغ ہوکر تقریباً تین بجے کے بعد تک تدفین کا سلسلہ جاری رہا۔ اگر نماز جنازہ کا وقت بعدِ ظہر ہوتا تو نماز عصر ادا کرنے میں بہت سے لوگوں کو مشقت ہوتی، قرب و جوار کے لوگ نماز جنازہ سے فارغ ہوکر اپنے گھروں پر وقت سے پہنچ گیے اگر نماز جنازہ بعد ظہر ادا کی جاتی تو قرب و جوار کے لوگ بھی وقت پر اپنے گھروں کو نہ پہنچ پاتے۔

نماز جنازہ کہاں ہوگی؟

نماز جنازہ کہاں ادا کی جائے گی اس متعلق عزیز وا قارب نے مشورہ کر کے بریلی شریف کے مشہور مقام "اسلامیہ انٹر کالج" کا انتخاب کیا گیا، اسی میدان میں خانوادۂ رضویہ کے مختلف بزرگ شخصیتوں کا جنازہ ہوا، مثلاً تاج دارِ اہلِ سنت حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی مصطفیٰ رضا خاں قادری، صدر العلما حضرت علامہ مفتی تحسین رضا خاں قادری محدث بریلوی، قمر ملت حضرت علامہ ڈاکٹر محمد قمر رضا خاں قادری، امین شریعت حضرت علامہ حکیم سبطین رضا خاں بریلوی رحمہم اللہ۔

اسی اعتبار سے حضور کی نماز جنازہ کے لیے بھی اسلامیہ انٹر کالج کا ہی انتخاب کیا گیا اور یہی انتخاب بھی بہت خوب تھا بلکہ کچھ لوگوں کا مشورہ یہ تھا کہ نماز جنازہ "مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا" مرکز نگر متھرا پور ادا کی جائے اگر ان لوگوں کے اس مشورہ کو مان لیا گیا ہوتا تو بہت پریشانیاں ہوتیں خدا کا شکر ہے کہ علما و فضلا اور عزیز و اقارب نے بہت عمدہ فیصلہ کیا اور عوام اہلِ سنت بہت سی پریشانیوں سے محفوظ رہے۔

اگر نماز جنازہ اسلامیہ انٹر کالج میں نہ ہوکر "مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا" مرکز نگر متھرا پور ادا کی جاتی تو کیا پریشانیاں ہوتیں؟

اس کا جواب سمجھنے کے لیے اس دن کے حالات کا تفصیلی جائزہ لیجئے کہ جس دن حضرت کی نماز جنازہ ادا کی گئی اتوار کے دن دس بجے نماز جنازہ کے وقت کا اعلان تھا دیوانوں کی کثیر بھیڑ رات ہی میں "اسلامیہ انٹر کالج" کے میدان میں پہنچ چکی تھی یہاں تک کہ ہمارے محلہ کے کچھ نوجوان جو رات میں ہی اسلامیہ گراؤنڈ پہنچے تھے انھوں نے صبح کو خبر دی کہ فجر سے قبل ہی اسلامیہ کا پورا میدان کھچا کھچ بھر چکا ہے۔

صبح کے وقت پولیس انتظامیہ بریلی کی جانب سے بہار، بنگال، کانپور، بنارس، الہ آباد، اعظم گڑھ، بلیا، مئو، سیتاپور، لکھیم پور، ہردوئی، شاہ جہاں پور اور لکھنؤ وغیرہ کی جانب سے آنے والی گاڑیوں کو نیے روڈ ویز بس اسٹینڈ سٹے لائٹ یا شاہ مت گنج روکا جارہا تھا، ہلدوانی، رچھا، کچھا، بہیڑی اور اتراکھنڈ کے دیگر اطراف کے علاوہ سہارن پور، نجیب آباد، میرٹھ، ہریانہ، پنجاب، رامپور، مرادآباد اور دہلی کی طرف سے آنے والی گاڑیوں کو منی بائی پاس سے لے کر سی بی گنج اور متھرا پور تک روکا جارہا تھا، بدایوں، ایٹہ، علی گڑھ، میرٹھ اور کاس گنج وغیرہ سے آنے والی گاڑیوں کو سبھاش نگر کی طرف ہی روکا جارہا تھا اسی اعتبار سے بھیڑ کو کنٹرول کرنے کیلئے پورے شہر کی مستعدی کے ساتھ نگرانی کی گئی تھی۔

"اسلامیہ انٹر کالج" کا جائے وقوع وسطِ شہر میں ہے ہر چہار جانب سے اس کی طرف آنے والے وسیع راستے اور گلیاں بھی ہیں۔ نماز جنازہ کے وقت اسلامیہ میدان کے علاوہ جی آئی سی گراؤند، ضلع اسپتال، کوتوالی، آریہ سماج یتیم خانہ گراؤنڈ، کہاڑا پیرمین روڈ سے ہوتے ہوئے اسلامیہ تک، ریلوے جنکشن، کچہری، ایوب خاں چوراہا، چوکی چوراہا، بٹلر پلازا، کالی باڑی سے

شہامت گنج تک ان کے آس پاس گلیاں وغیرہ اور آس پاس کی تمام جگہیں، ناولٹی، پرانا روڈویز بس اڈا، سبھاش نگر، چوپلا، پولیس لائن سٹی ریلوے اسٹیشن سے دولہا میاں کے مزار تک اور وہاں سے منی وائی پاس تک کون سی ایسی جگہ تھی جہاں لوگوں کا ازدہام نہیں تھا ان تمام جگہوں کے میدان، گلیاں اور روڈ لوگوں کی بھیڑ سے پٹے ہوئے تھے اسلامیہ انٹر کالج کے قریب کی چھتوں اور دیواروں پر بھی لوگوں کا ہجوم ہی ہجوم تھا۔

اب وہ کرم فرما غور وفکر کریں کہ اگر ان کی خواہش کی تکمیل کرتے ہوئے نماز جنازہ مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا مرکز نگر متھراپور میں ادا کی جاتی تو اس بھیڑ کا کیا بنتا؟ یہ متھراپور کیسے پہنچتی وہاں تو پہنچنے کے لیے صرف ایک روڈ ہے دہلی سے لکھنؤ جو دہلی کی طرف سے آتے ان کو کہاں روکا جاتا؟ جو لکھنؤ کی طرف سے آتے ان کو کہاں روکا جاتا؟ آپ غور وفکر کریں دہلی کی طرف سے آنے والی تمام گاڑیوں کو شہر سے باہر ہی روکنا پڑتا وہاں سے لوگ پیدل کتنا لمبا سفر طے کر کے آتے جب گاڑیوں کی کثرت ہوتی تو روڈ کا کیا حال ہوتا؟ جو بدایوں اور علی گڑھ وغیرہ کی طرف سے آتے ان کو کہاں روکا جاتا شہر سے باہر یا شہر میں شہر سے باہر روکتے تو ان کو متھراپور تک ۸/یا ۱۰/کلو میٹر سفر کرنا پڑتا وہ بھی پیدل، جو لکھنؤ کی طرف سے آتے اگر ان کو شہامت گنج روکا جاتا تو ان کو تو دس کلومیٹر سے زائد پیدل سفر کرنا پڑتا یہی صورت حال تھی ہر چہار جانب سے تو جس جگہ کا انتخاب اربابِ حل وعقد نے کیا بہت بہتر کیا ان کی دور اندیشی کو ڈھیروں سلام!

تدفین کہاں ہوگی؟

تدفین کے لیے مشورہ کے بعد عزیز واقارب اور علمائے کرام نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری کے مزار پُرانوار سے تقریباً متصل ہی ایک چھوٹی سی گلی کے فاصلہ کے ساتھ واقع ''ازہری گیسٹ ہاؤس'' کا انتخاب عمل میں آیا۔ بعض لوگوں نے مجھ سے فون پر کہا اور سوشل میڈیا پر مجھ سے سوال کیا کہ اگر حضرت کی تدفین ''مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا'' مرکز نگر متھراپور میں ہوتو بہتر ہوگا طلبہ بھی فیض پاتے رہیں گے۔

''مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا'' مرکز نگر متھراپور میں تدفین کیوں نہیں ہوئی؟ اس کی سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ وہاں کی تمام جائداد موقوفہ ہے اور وقف میں تغیر وتبدل کی شرعاً اجازت نہیں تو حضرت کی تدفین میں غیر شرعی حرکت کا ارتکاب تو نہیں کیا جاسکتا تھا اگر کوئی کہے کہ دوسری زمین خرید لیتے تو آناً فاناً ایک دم زمین کا انتظام کرنا کوئی آسان کام نہیں اور اگر انتظام ہو بھی جاتا تو حضرت کی مندرجہ ذیل وصیت کی رو سے حضرت کو سوداگران سے دور دفن کرنا درست نہیں تھا وصیت درج ذیل ہے:

''میں سفر بہت کرتا رہتا ہوں تو میری وصیت یہ ہے کہ انتقال کہیں بھی ہو تو مجھے بریلی نہ بھیجا جائے بلکہ کسی بزرگ کے ولی اللہ کے اللہ تبارک وتعالیٰ کے ولی اور بزرگانِ دین کے پہلو میں جو ہے مجھ کو رکھا جائے اور میرے معاملات میں تجہیز وتکفین میں جو ہے اس لیے کہ حدیث میں آتا ہے کہ مردہ نہلانے والے کو، کفنانے والے کو، اپنے تجہیز و تکفین کرنے والوں کو واسطہ دیتا ہے اگر وہ اچھا ہے، اس کا خاتمہ بالخیر ہوا ہے کہ تو مجھ کو جلدی میرے مقر کو پہنچا تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اور آپ کو سب کو ایمان وسنت پر قائم رکھے۔'' (منقول از آڈیو کلپ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ)

وہ سنی بھائی جو سوشل میڈیا پر سخت زبانیں استعمال کر رہے ہیں اور بلاوجہ ان باتوں کی آڑ میں علمائے اہلِ سنت یا خانوادۂ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ کے خلاف زبان درازی کر رہے ہیں وہ باز آجائیں اسی میں بھلائی ہے ورنہ کل بروز قیامت ایسی باتوں کا بھی حساب وکتاب دینا پڑے گا، اور دنیا میں بھی اس کے سبب انتشار واختلاف کے سوا آپ کی جھولی میں کچھ نہ آئے گا۔

◆◆◆

مفتیٔ اعظم کا ذرّہ کیا بنا اختر رضا
محفلِ انجم میں اخترؔ دوسرا ملتا نہیں

از: مفتی محمد مقصود عالم فرحت ضیائی*

کعبۂ فکر ونظر کا ایک سہانا سفر

ازہریات

کعبہ قلب وجگر، مرکز عشق ومحبت بریلی شریف کے لئے ۴؍مئی ۲۰۱۸ء واپنے وطن مالوف مدینۃ العماء سبحان کٹوریہ عمر پور بانکا بہار سے روانہ ہوا، بارہ گھنٹہ تاخیر سے قلب ہندوستان دہلی اسٹیشن پر گاڑی پہنچی، دوران سفر کائنات تصورات کی بزم سجی رہی خیالات کے حسین ودلکش کہکشان کی رنگینیوں کا لطف اٹھاتا رہا باران کرم کی کرم فرمائیاں ہوتی رہیں، گلشن زیست میں محبتوں کا شگفتہ وٗ پاکیزہ اور پر بہار گل مسکراتا گیا اپنی نورانی نکہتوں سے مشام جاں کو معطر ومشکبار کرتا رہا سرور وکیف کا عالم قلبی وفکری حسن وجمال میں چار چاند لگاتا رہا؛ اس کی دلکشیوں، رعنائیوں اور فرحت بخش رنگینیوں سے اپنے روحانی وجود کو رنگین بنانے میں اتنا منہمک ومصروف رہا کہ تاخیر سے پہنچنے کا احساس تک نہ ہوسکا۔ یوم ولیل کا نصف حصہ دہلی میں ہی گزارا، لیکن ذہن وفکر، ہوش وخرد اور جان ودل اسی فردوس علم وفن؛ شعروسخن اور رشک زمن کے نور بار گرد ونواح کا طواف کرتا رہا۔

نورانی حاضری

دہلی کی تقدس مآب زمین پر محقق علی الاطلاق اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی قدس سرہ کی آمد بہار کے خیال نے نہاں خانہ قلب وجگر میں انگڑائیاں لیں اس سنت کی پاکیزہ کی یاد تازہ کرنے اور وادیٔ عشق کی نیر باریوں سے آنکھیں نور بار بنانے نظام الحق والملۃ حضرت نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ کے مزار پر انوار کی سمت چل پڑا، جب آٹو اس چمن زار محبت پر فروکش ہوا۔ تو اوّل نگاہ اس سلسلۂ چشت ہشت بہشت کے تجلیات ربانی سے معمور فردوس بداماں گنبد پر پڑی جس کے زیر سایہ دستہ بستہ کشکول فقیری لئے پانچ سوعلوم وفنون کے ماہ تاباں اپنے زمانہ میں گداگری کرتے نظر آئے اور مدعائے قلبی سے سرفراز ہوئے جسے دنیاں مجدد اعظم، عاشق خیر الوریٰ، قطب الارشاد، معجزات من معجزۃ النبی آیات من آیۃ اللہ اور اعلیٰ حضرت کہتی ہے جب مزار مقدس پر پہنچا تو قدم لڑکھڑانے لگے وجود ہیبت جلالی سے لرزہ براندام ہو اٹھا اسی لرزیدہ لرزیدہ۔ ذرذیدہ ذرذیدہ خمیدہ سرہو کر فاتحہ خوانی کی نمدیدہ نمدیدہ آنکھوں کے ساتھ دعا مانگا اور بھیگی پلکوں سے قدم بوسی کی الٹے قدم باہر آیا مضمحل طبیعت کو بے انتہا قرار آیا وہاں سے دو قدم پیچھے آئے اور عاشق صادق۔ مرید باوفا فنافی الشیخ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ والرضوان کے آستانہ پر حاضری دی فاتحہ وٗ دعا کے بعد ان کے وسیلے سے رب قدیر کی بارگاہ میں التجا کیا کہ مولیٰ تعالیٰ شیخ سے جو عشق ووارفتگی تو نے حضور امیر خسرو علیہ الرحمہ کو عطا فرمایا اس کا کچھ حصہ ہمیں بھی عطا فرمادے اس دعا نے باب اجابت سے ٹکرا کر سند مقبولیت حاصل کرلی اور در تاج الشریعہ سے باران کرم نازل ہو گیا جس سے سیرابی کے بعد یہ شعر زبان قلب پر مچل اٹھا؟

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہوتو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنے آستینوں میں
باغ ہستی میں نہیں ہے فیض کا تیرے جواب
اے امیر کارواں ہو بار ہا تم پر سلام

دہلی سے بریلی

محسنین کی ایک جماعت کے ساتھ رات کا پر تکلف کھانا تناول کیا اور تقریبا رات کے ساڑھے بارہ بجے کعبہ فکر ونظر بریلی شریف کیلئے نکل پڑا تصور میں اسی عظیم ہستی کا رخ پرنور رقص کناں تھا جنہیں عالمی سطح پر علم وفن کا ماہ تاباں، تحقیق وتنقید کے کہکشاں، فکری بالیدگی کا کوہ ہمالہ، نکتہ سنجی ونکتہ بینی کا غزالہ، قرطاس وقلم کا

* مضمون نگار فخر ازہر دارالافتاء، ہاسپیٹ بلاری کرناٹک کے مفتی ہیں۔

سرور، درس وتدریس کا اختر، فقہ وافتاء کا بحر قلزم، احقاق حق و ابطال کا رستم، تصنیف وتالیف کا بادصبا، دنیائے تحریرات کا بلند پرواز ہما، رشد وہدایت کا سراج، وعظ ونصیحت کا چراغ، بزم فقہ و تصوف کا درخشندہ شمع، قرآن واحادیث کی نکت کا کاشف الغمہ، شریعت وطریقت کا عملی ترجمان، ملک معرفت وحقیقت کا ایک جہاں دیدہ سلطان جن کی ذات ستودہ صفات ان جیسے کمالات ومحا سن سے متصف جانی جاتی ہے۔

دینیات میں جنہوں نے ۶۱ رعلوم وفنون سے مملوتصانیف کا ذخیرہ دیا، جامعۃ الرضا کی شکل میں ایک عظیم علمی یونیورسٹی عطا کی، صحافتی دنیاں کو طلعت بار کرنے سنی دنیا کے نام سے موسوم ایک قیمتی تحفہ سے سرفراز فرمایا، نو پید مسائل کو حل کرنے اور امت مسلمہ کو حرام کاری وحرام خوری سے محفوظ وماموں رکھنے ان کے مشکلات وترددات کو دور کرکے آسانیاں فراہم کرنے اور لاینحل الجھنوں کو سلجھانے کے لئے شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف جیسی جید مفتیان کرام ایک انجمن دی اور قوم وملت کے ہر طرح کی پریشانیوں کا جائزہ لے کر اس کی دفاع اور قومی تعمیری وترقی نیز ایمان وعقائد کو تحفظ بخشنے کے لئے یادگار رضا جماعت رضائے مصطفیٰ کو از سرے نو زندگی کی بہار عطا فرما کر ملت کے حوالے کیا، جنہوں نے عالم اسلام میں شریعت وطریقت دونوں کی خوب خوب نیر باریاں کیں کروڑوں لوگوں کو قادریت کا جام عرفان پلا کر غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مستانہ بنا دیا جن کی عالمی تبلیغ نے لاکھوں لاکھ گم گشتگان راہ کو منزل کا ادراک کرا دیا، مسلک حقہ مسلک اعلیٰ حضرت کا صحیح خدوخال اسلامی روشنی میں پیش فرماتے رہے، اس کی ایسی ترجمانی فرمائی کہ اپنے تو اپنے اغیار بھی مبہوت رہ گئے، آپ نے اپنی حق بیانی اور بے باکی کے ذریعہ عالم اسلام کے مسلمانوں کے ایمان وعقیدے کی حفاظت فرمائی، آپ کے اسی کے بے مثال کردار وکریکٹر کو دیکھ کر ایک جہان کو کہنا پڑا۔ ؎

زہد وتقویٰ عشق کے عنوان ہیں اختر رضا
مسند عرفان کے سلطان ہیں اختر رضا

بریلی میں ورود

صبح صبح مرکز عشق ومحبت، کعبہ فکر ونظر، قبلۂ قلب وجگر بریلی شریف میں ورود ہوا، جب عشق ومحبت کی جنت میں قدم رکھا تو دل نے کہا ذرا سنبھل کر چلنا، یہ کوئے جان جاناں ہے، جہاں کی تھوڑی سی بے احتیاطی بھی زوال عشق کا سبب ہوتا ہے، تیرے لئے یہاں کا ہر ذرہ قابل احترام اور لائق تعظیم ہے، یہی تو تری فردوس بریں ہے، کیا رسول باوقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان یاد نہیں ہے کہ مختار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مقام میرا امتی کے درمیان ہے، وہی مقام شیخ کا اپنے مریدوں کے درمیان ہے۔ (فتاویٰ رضویہ بحوالہ کنز العمال)

کیا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے شیخ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ممبر کا بوسہ دیتے نہیں دیکھا؟ کیا ایک یہودی کو خاک پائے نبی اپنی آنکھوں میں لگاتے اور اسے نور بار بناتے نہیں پایا؟ کیا عشاقان زمن کو امام بخاری علیہ الرحمہ کی تربت قدس کی مٹی بطور تبرک لے جاتے اور اس کا احترام کرتے مشاہدہ نہیں کیا؟ دیوان گان عشق ومحبت کے طریقۂ رندانہ کا ایک طویل داستان صفحات تاریخ پر مرتسم ہے، حضرت امیر وخسرو علیہ الرحمہ کا قصہ عاشقانہ سماعت میں رس گھولنے لگا اور پورا واقعہ نگاہوں کے سامنے جلوہ نما ہو گیا کہ آپ نے ایک جنگ سے واپسی پر راستہ میں اپنے شیخ حضرت نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ کے وجود با مسعود کی خوشبو پانے لگے، پتہ کرنے پر معلوم ہوا کہ ایک شخص بارگاہ شیخ میں حاضری دے کر آیا ہے اور اس کے پاس کا نعلین پاک ہے جس کی بھینی بھینی خوشبو فضائے بسیط کو معطر کر رہی ہے، آپ اسے ہیرے جواہر کے عوض خرید لیتے ہیں، اس نعلین پاک کو زیب سر بنا کر پیادہ پا بارگاہ شیخ میں حاضری دیتے ہیں اور بارگاہ شیخ سے اپنے با اخلاص عاشقی کا انعام پاتے ہیں، حضور نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ اپنے شیخ کی بارگاہ کے کتوں کا بھی احترام کرتے ہیں، خود امام اہلسنت امام احمد رضا قدس سرہ دیار شیخ میں اپنے دونوں صاحبزاد کو شاہی کتوں کی شکل میں پیش فرماتے ہیں، انہیں بزرگوں کے نقوش قدم کو مشعل راہ بنا اور دیار شیخ کا وہی احترام

تاثرات

کرتب جا کر روحانیت کا بھیک پا سکتا ہے، یہ بریلی تیرے لئے جنت سے کیا کم ہے کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے۔ ؎

اے بریلی میرا باب جنت ہے تو
یعنی جلوہ گہہ اعلیٰ حضرت ہے تو

خیالوں کا یہ بانکپن بھی جو عنفوان شباب پر گامزن ہو کر ادب واحترام کا جوت جگا رہا تھا، دراصل یہ ساری کرم فرمائیاں بھی مرشدی، آقائی، حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تصرفات باطنی کا اثر تھا جو باعتبار روحانی اس غریب پر ہو رہا تھا۔ ؎

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

معاونین کی نوازشات

حضرت علامہ مفتی محمد عاشق حسین صاحب قادری کشمیری دام ظلہ النورانی سے فون پر گفتگو ہوئی، انہوں نے ارشاد فرمایا، آپ کا مسیج پڑھا، محترم الحاج اقبال شیخانی صاحب قادری کا بھی فون آیا تھا، چونکہ مجھے کشمیر کیلئے روانہ ہونا تھا، اس لئے خادم سے کہہ دیا گیا ہے، مغرب کے بعد شیخ المشارق والمغارب، امام العارفین والسالکین، سراج الحق والصادقین، تاج الاسلام والمسلمین، امتیاز الایمان والمومنین حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم القدسیہ سے یقیناً ملاقات ہوگی، آپ بالکل مطمئن رہیں، حضرت والا کی ذرہ نوازیوں کا احقر بے حد مشکور وممنون ہے۔

ان کے ماسوا مفتی راحت صاحب، مفتی نشتر صاحب فاروقی، الحاج اقبال صاحب شیخانی عالی جناب اور عالی جناب عبد الصبور صاحب نے بھی معاونت فرمائی، ان تمامی حضرات کا ممنون و مشکور ہوں کہ ان کے طفیل شرف لقا کا پیام مسرت ملا۔

ان محبان گرامی وقار کا باران کرم بشکل فیضان حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوب خوب برس رہا تھا جب گھر سے نکلا تو ان کی نظر عنایت ہمارے ساتھ رہی، فون کے ذریعے ہماری مدد فرماتے رہے، ان کے تعاون نے کسی لمحہ ہمیں بے یار و مدد گار نہ ہونے دیا، کبھی میاں حضور کو فون و مسیج کے ذریعہ ہمارے متعلق آگاہی دیتے تو کبھی خادم کے گوش گزار فرماتے، کبھی مفتی محمد عاشق حسین دام ظلہ العالی سے سفارش کراتے تا کہ آیۃ من آیات اللہ، معجزۃ من معجزات الرسول، قطب الارشاد، تاج الاسلام، غوث زمانہ، دنیاؤ ما فیہا سے بیگانہ، عارف باللہ حضور سیدی سندی سرکار تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چہرۂ پر انوار کی دیدار سے نگاہوں کو ضیا بار بنا سکوں، ان کی محنتیں رنگ لائیں اور دیدار پر انوار سے مشرف وممتاز ہونے شرف ملا، اللہ عزوجل بطفیل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس معاونت کا دارین میں اجر جزیل اور جزائے عظیم عطا فرمائے آمین۔

آرزوؤں کا مرکز

آرزوؤں کا کعبہ، تمناؤں کا قبلہ قریب تھا، حسرت دید بے چین و بے قرار کر رہی تھی، شوق لقا حد جنون کو پہنچا ہوا تھا، اسی بے خودی کے عالم میں منزل مقصود کی طرف چل پڑا، جب کاشانۂ رشک ارم کے مین دروازے پر پہنچا اور رخ سمت مشرق کیا تو وہاں دیوانوں کا ھجوم منڈلاتا پایا، پروانوں کا امنڈتا سیلاب دکھائی دیا، غلاموں کی کثرت ادھر ادھر کرتی نظر آئی، گداگروں کی قطاریں لگیں پایا، گرویدگی و فریفتگی کے اس دلنشیں، دلکش اور پرکشش منظر کو دیکھتے ہی سمجھ لیا کہ وہ علم وفن، شعر وسخن، قرطاس وقلم، زہد و عبادت، رشدہ وہدایت، عشق وعرفان، زبان وبیان، فکر وادب، تہذیب وتمدن، عدل وانصاف، جود وکرم، اخلاص ووفا، فصاحت وبلاغت، جمیع محاسن وکمال کا آفتاب لاجواب اسی برج عظیم سے طلوع پذیر ہوتا ہے، احقر بھی آگے بڑھا اور سائلوں کی صفوں میں کشکول فقیری لئے جا کھڑا ہوا۔

امید کرم لئے دست بستہ آفتاب عالم تاب کے طلوع پذیر ہونے کا منتظر تھا کہ اچانک حجاب کی بدلیاں ہٹیں، فضا وماحول پر نورانیت کی برسات ہونے لگی، زلف جانا کی نکہت باریوں نے مشام جاں کو معطر ومشکبار کر دیا، پھر کیا تھا ہر نگاہ زلیخا کی صورت بن کر اپنے یوسف زمن پر جا ٹکیں، عندلیبان چمن سراپا شوق بن کر محو دید ہو گئے، کسی کے لبوں پر درود وسلام کے نغمات تھے تو کوئی غم داستان سنانے میں مصروف تھا، کہیں رنج والم کی داستان کا بیان آنسوؤں کی زبان میں ہو رہی تھی، کوئی اس ملیح دل

آرا کے توسل سے بارگاہ مولیٰ میں لولگا کر دعاؤں میں مصروف نظر آئے، تھوڑی دیر تک گردونواح پر یہی اثرات مرتب رہے۔

اچانک حجرے سے خادم کی آواز صد آفرین بلند ہوئی کہ جولوگ ارادت سے منسلک ہونا چاہتے ہیں وہ کپڑے کو تھام لیں، اس کے بعد توبہ، تجدید ایمان اور وعدو وعید کی چاندنی بکھرنے لگی، استغفر اللہ کی گونج نے سحر کن کیفیات سے دوچار کر دیا، کلمہ طیبہ کی دلنواز وایمان افروز نغمات سے گلشن ایمان وایقان میں بہار نو کی آمد ہونے لگی، وحدانیت ورسالت پر استقامت کی دعوت و تبلیغ کا جام چھلکنے لگا، شریعت پر عمل درآمد ہونے کی نصیحتیں ملنے لگیں، آوامر پر زندگی کی ہر سانس قربان کردینے کا سبق پڑھایا جانے لگا، باطل سے دورونفور، برائیوں سے کنارہ کشی کا عہد لیا جانے لگا، اہل ایمان کے ساتھ اخوت ومحبت کے معاملات کرنے کی شیرنی بٹنے لگی، قادریت کی غلامی کا پٹہ پہنایا جانے لگا، اس طرح جائے نور پر حاضر باش افراد واشخاص نے بصد شوق بازار قادریت میں خود کو بیچ ڈالا اور تاجدار ولایت، پاسبان شریعت، امتیاز اہل سنت، شیخ قادریت، آبروئے برکاتیت، گل گلزار رضویت، حجۃ الاسلام کی شان، مفتی اعظم ہند کے قائم مقام، مفسر اعظم کی جان، مسلک حقہ مسلک اعلیٰ حضرت کی پہچان، قاضی القضاۃ فی الہند، پیر طریقت، تاج الشریعہ، جانشین مفتی اعظم اسلام، حضور علامہ، فہامہ مفتی الشاہ محمد اسماعیل رضا خان ملقب بہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری برکاتی رضوی نوری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی کو اپنے لئے باعث رحمت و برکت، سبب نجات اور قابل فخر بنالیا، برہان العارفین، سراج السالکین، شمس الفقہاء، قمر الفضلاء، امام الزہد والتقویٰ، سید القوم والملۃ، معین الخواص والعوام، مرجع الاسلام والمسلمین، جامع العلوم والفنون، غوث زماں، معین بے کساں، مریدوں کے حاجت روا، ارادت مندوں کے مشکل کشا، شیخ لاثانی، عارف ربانی حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعائیں کیں۔

سب کے لبوں پر آمین کی ترنم ریزیاں رہیں، کتنا پر کیف، روح پرور، سحر انگیز، نورانیت بار، فیضان بخش، برکات فشاں، ایمان افروز، باطل سوز، راحت رساں اور عشق وعرفان سے لبریز، مقدر ساز لمحات تھے جس کا احاطہ کرنے سے زبان و بیان اور قلم قاصر ہے؟ ے

علم وفن کے ماہ طلعت بار ہاتم پر سلام
تجھ سے ہے ضوبار حکمت بار ہاتم پر سلام

حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے مشرف وممتاز ہونے کے بعد فوراً محقق علی الاطلاق امام اہل سنت امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے مزار پرانوار پر حاضری دی، فاتحہ خوانی کی، دعا وسلام کے بعد آستانۂ عالیہ پر سرہانے بیٹھ کر استغاثہ واستعانت کیا، تصورات کے جھروں سے ماضی کے پر بہار آنگن کا مشاہدہ کرنے لگا، جب اہل ہند کے قلب وجگر کو نور ایمان سے منور کرنے کی بات آتی ہے، تو افق ذہن پر اجمیر معلّیٰ کا نقشہ ابھر آتا ہے، غریب نواز علیہ الرحمہ کے لگائے ہوئے، شجر عقائد کو جب حفاظت کرنے کی بات آتی ہے تو بریلی شریف کے اس مقدس آستانے کا تصور جاگ اٹھتا ہے، اس فردوس بریں میں آرام فرماذات وہی تو ہے، جس نے ملک العلماء جیسی شخصیت عطا کیا، جنہوں نے فقہ حنفی کے مطابق علامہ عبد الحق محدث دہلوی کے بعد احادیث کا ذخیرہ چھ جلدوں میں احادیث البہاری کے نام سے قوم کو دیا اور بے بیشتر تصنیفات کے ذریعہ علمی دنیاں کو بارونق بنایا صدر الشریعہ جیسا فقیہ دیا، جنہوں نے اسلامک انسائیکلوپیڈیا بہار شریعت کی شکل میں قوم کے حوالے کیا، کنز الایمان بھی آپ کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے، محدث اعظم ہند جیسا عبقری محدث قوم کے حوالے کیا جن کی حدیث دانی سے ایک عالم فیضیاب ہوا، علامہ عظیم الدین عظیم آبادی جیسا مفکر منظر شہود پر لایا، حجۃ الاسلام، مفتی اعظم ہند جیسی شخصیتوں کو وجود بخشا جنہوں نے ایک عالم کو شریعت وطریقت کا جام پلا کر مجمع البحرین بنادیا، سید احمد اشرف کچھوچھوی جیسا عارف باللہ قوم کے سپرد کیا جن کی نگاہ عارفان نے کتنے کی قسمت کا کایہ پلٹ کر رکھ دیا، اگر ناقص تھا تو اسے کامل بنادیا، علامہ عبد العلیم میرٹھی جیسا مبلغ دیا، جنہوں ایک لاکھ غیر مسلم مفکرین کو مسلمان بنا

دیا شیر بیشہ اہل سنت جیسا مناظر دیا جنہوں نے وہابیت ونجدیت کی بنیاد ہلا کر رکھ دیا، اس کے علاوہ بے شمار تربیت یافتہ تلامذہ و خلفاء کا ایک مضبوط و مستحکم ٹیم دیا، صدر الافاضل، برہان ملت، رفاقت ملت بلکہ عرب وعجم میں کوئی ایسا خطہ نہیں جہاں آپ کے علوم وفنون کے فیضان کی برسات نہ ہوئی، اشرفیہ بھی اسی فیضان منظری کی ایک کڑی ہے، حضور مجاہد ملت، حافظ ملت و دیگر علماء ملت کے خدمات درحقیقت اسی بحر بیکراں کا فیضان ہے، مبلغ اسلام علامہ عبد العلیم میرٹھی علیہ الرحمہ نے جو کچھ فرمایا وہ مبنی بر حقیقت ہے۔ ؎

تمہاری شان میں جو کچھ کہوں اس کے سوا تم ہو
قسیم جام عرفاں اے شہ احمد رضا تم ہو
تمہیں پھیلا رہے ہو دین حق اکناف عالم میں
امام اہل سنت نائب غوث الوریٰ تم ہو

اس دربار عالیہ میں حاضری ہے جو ہر اعتبار سے فاضل تھا، ہر زاویئے سے فاضل تھا، ہر جہت سے فاضل تھا، علم حدیث میں دیکھ لیجئے تو فاضل نظر آتا تھا، علم تفسیر میں فاضل تھا، علم فقہ میں فاضل تھا، علم کلام فاضل تھا، علم تکسیر میں فاضل تھا، علم جفر میں فاضل تھا، علم حساب میں فاضل تھا، علم جنین میں فاضل تھا، علم معاشیات میں فاضل تھا علم حجر میں فاضل تھا، علم نباتات میں فاضل تھا، علم منطق میں فاضل تھا، علم طب میں فاضل تھا علم الاعداد میں فاضل تھا، علم الحیوانات میں فاضل تھا، علم بیان میں فاضل تھا، علم التواریخ میں فاضل تھا، علم لغت میں فاضل تھا، علم نحو میں فاضل تھا، علم صرف میں فاضل تھا، علم منطق میں فاضل تھا، علم حکمت میں فاضل تھا، علم الاخلاق فاضل تھا، علم سیر میں فاضل تھا، علم بدیع میں فاضل تھا، علم لسان میں فاضل تھا، علم صحافت میں فاضل تھا، علم اصول میں فاضل تھا، علم الطیر میں فاضل تھا، علم فلسفہ میں فاضل تھا، علم رد میں فاضل تھا، علم حاشیہ نگاری میں فاضل تھا، علم الطبیعات میں فاضل تھا، علم فلکیات میں فاضل تھا، الہیات میں فاضل تھا علم العقائد میں فاضل تھا، علم الاحکام میں فاضل تھا، فن شاعری میں فاضل تھا، علم اسماء الرجال میں فاضل تھا، علم جرح و تعدیل میں فاضل تھا، علم درایت میں فاضل تھا، علم الروایات میں فاضل تھا، علم الماء میں فاضل تھا، علم الارض میں فاضل تھا، علم المعدنیات میں فاضل تھا، علم الاجناس میں فاضل تھا، علم رمل میں فاضل تھا، علم التجوید میں فاضل تھا، علم الرموز میں فاضل تھا، علم الشعر میں فاضل تھا، تقریباً پانچ سو علوم وفنون میں فاضل تھا۔

علامہ طارق انور زیدت معالیہ نے ابھی ایک کتاب لکھی ہے جو عرس صد سالہ کی مناسبت سے چھپ کر پیغام رضا بھدراوتی سے شائع ہوئی ہے، جس کو علامہ محمد لیاقت رضا صاحب نوری خلیفۂ مفتی اعظم نے چھپوائی ہے، اس میں پانچ سو علوم وفنون کی تحقیق کی گئی ہے، اپنے دور جو تمام کمالات ومحاسن میں فاضل تھا اسی دنیا محقق علی الاطلاق مجدد اعظم امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی کے نام سے جانتی اور پہچانتی ہے، اس مقدس بارگاہ کی حاضری کے شرف نے قلبی سکون عطا کیا، انہیں کے علوم کے وارث کا کو دنیا تاج الشریعہ کہہ کر یاد کرتی تھی، کرتی ہے اور کرتی رہے گی امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے بارے میں کسی نے کہا ہے اور خوب کہا ہے۔

وادی رضا کی کوہ ہمالہ رضا کا ہے
جس سمت دیکھئے وہ علاقہ رضا کا ہے
اگلوں نے بھی لکھا ہے بہت علم دین پر
کچھ ہے اس صدی میں وہ تنہا رضا کا ہے

مرکزی دفتر

امام اہل سنت کے مزار پر انوار پر حاضری کے بعد جماعت رضائے مصطفیٰ کے مرکزی دفتر کی جانب چل پڑا، جو پہلے مہمان خانہ تھا، اب وہیں دفتر بھی ہے اور اس وقت حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار پر انوار بھی ہے جب اس کے قریب پہنچا تو ایک فلک نما، دلکش، خوب صورت، جاذب نظر، بلند وبالا عالیشان عمارت پر نگاہیں جم گئیں، جس کی پیشانی پر جماعت رضائے مصطفیٰ مرقوم تھا، اس کو دیکھ کر دل باغ باغ ہوا اٹھا، دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا وہ بھی بڑا حسین وجمیل نظر آیا، کاؤنٹر پر فروکش افراد سے سلام کے بعد دریافت کیا کہ حضرت علامہ سید عظیم الدین صاحب

اور برادرم عالی جناب عبداللہ صاحب رضوی سے کہاں ملاقات ہوگی، وہ اوپری منزل پر گیا اور وہاں سے آکر کہا اوپر چلے جائیں شاید اجازت لینے گئے تھے اثبات میں جواب پاکر بالائی حصہ پہ جانے کی اجازت دی، اوپر پہنچا تو برادرم عبداللہ صاحب رضوی سے والہانہ ملاقات ہوئی، تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے حضرت علامہ سید عظیم الدین صاحب رضوی ازہری سے ملوایا، حضرت والا نے بھی اپنے چیمبر میں بیٹھایا، منفرد موضوعات پر تبادلۂ خیال کیا، اپنے اعلیٰ اور بلیغ معرکۃ الآرا رائے سے بھی نوازا انہوں بتایا کہ دھیرے دھیرے قدم ان نصب العین کی طرف بھی اٹھ رہے ہیں ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ مسلک اعلی حضرت کی بہار پر انوار پر حاسدین بھی رشک کرنے پر مجبور ہوں گے، انہوں ناشتہ کرایا چائے نوشی ہوئی اور حضور والا سے اجازت لے کر وہاں سے رخصت ہوا۔

اذان مغرب

مغرب کی اذان سماعت سے ٹکرانے لگی کامیابی کی طرف آنے کی مؤذن نے امت مسلمہ کو دعوت دی، اس دعوت پر لبیک کہتے ہوئے خانۂ خدا کی جانب چل پڑا، بڑے اطمینان وسکون اور خشوع وخضوع کے ساتھ امام کی اقتداء میں نماز ادا کی، سنت ونفل کی ادائیگی سے فارغ ہوا، اس کے بعد محقق علی الاطلاق کی بارگاہ میں ایک مرتبہ پھر حاضری دی، کتاب ازلیہ وابدیہ کی چند آیتیں تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا، ایصال ثواب کے بعد دعاؤں میں مصروف ہوا، مجدد اعظم کے توسل کو پیش کرتے ہوئے بارگاہ مولیٰ میں مناجات کرنے لگا، جب ان امور سے فارغ ہوا تو امیر الاتقیا، رئیس الاصفیا، عماد المحققین، سراج السالکین، سید المفکر، سلطان المدبر، شمس الفقہاء، قمر الفضلاء، نجم العلم والآدب، زین الشعر والسخن، محی الملت والدین، معین المذہب والمسلک، بحر الزہد والتقویٰ، اہل الدرس والفتویٰ، عین العشق والعرفان، صاحب الحسن والجمال، نیر العلوم والفنون، فخر الخواص والعوام، رہبر شریعت، پیر طریقت، شیخ الکل حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاشانۂ جنت نشان کی جانب بصد شوق جبین روح کے بل چل پڑا۔۔

جب حجرۂ معلیٰ، فردوس عقیدت، رشک ارم، ہمدوش ثریا، عرش محبت، بوسہ گاہ قوس وقزح، قبلۂ کہکشاں، کعبہ سیارگاں، آروزوئے گنگ وجمن، شمع بزم انجمن، مرکز تجلیات ربانی، مخزن فیضان شاہ مکی ومدنی، معدن برکات غوثیت مآب، مصدر کرم غریب نواز، قاسم عطائے اولیاء کاملین، باب بارگاہ حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حاضر خدمت ہوا تو نفس نفس لرزہ بر اندام تھا، بے خودی کی کیفیت طاری تھی، سارے وجود پر خوف وخشیت کا سایہ مسلط تھا، لبہائے قلب وجگر کی یہ صدا سماعت کے حوالے ہو رہی تھی۔ ؎

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید اینجا

ابھی اسی کیفیات سے دوچار تھا کہ حجرۂ مبارکہ کا دروازہ کھلا، عشاقان باوفا کا قافلہ اندر داخل ہونے لگا، عندلیبان محبت کی قلبی چہچاہٹ کی نورانیت فضائے بسیط کو بقعہ نور بنانے لگی، رخ زیبا پر دیدار کی بشاشت کا سورج طلوع پذیر ہونے لگا، نہاں خانۂ دل میں مسرتوں کے نغمات پھوٹ پڑے آنکھوں میں شادمانیوں کی سرخیاں جھلملانے لگیں، جبین ناز پر پسینے کے قطرات کی قندیلیں روشن ہوگئیں، لبوں میں جنبش آگئی، درود وسلام کی دھیمی دھیمی آواز سماعت میں فرحت باریاں کرنے لگیں، سب کے سب ادب کے سانچے میں اس قدر ڈھلے ہوئے تھے کہ پورے ماحول پر سناٹے کا عالم تھا، عشق کے متوالے، محبت کے شیدائی، شمع محبوبی کے پروانے، اپنے چاند کا چکور، اپنے گل پر نور کے عندلیب، اپنے مطلوب، محبوب اور مقصود کی جانب کشاں کشاں بڑھے چلے جارہے تھے، عنقریب صحن نور میں قدم رکھا، جہاں ہر طرف نور ہی نور تھا، پورا ماحول معطر وعطر بیز تھا ایسا یقین ہو رہا تھا کہ ہشت بہشت کے بہاروں نے اپنے آغوش میں لے رکھا ہے، اسی اثنا میں ایک مدھ بھری۔ آشک رسیلی آواز سماعت میں رس گھولنے لگی کہ بیٹھ جاؤ۔ لوگ بیٹھ گئے۔ یہ غلام بے دام بھی انہیں صفوں میں بیٹھ گیا۔ پھر دوبارہ آواز ابھری کہ مفتی مقصود عالم صاحب کرنا

ازہریات

ٹک والے کون ہیں۔اس آواز کو سنتے ہی بندہ کھڑا ہو گیا اور عرض کیا اسی گنہگار کو مقصود کہا جاتا ہے۔خادم نے ارشاد فرمایا اوپر بیٹھ جائیے، الامر فوق الادب کے تحت مسند پر قعود کر لیا، بیعت وارادت کا سلسلہ شروع ہوا۔نگاہوں کے سامنے چونکی بچھی ہوئی تھی،اس پر ولایت کا تاجدار،قطبیت کا شہسوار،شریعت کا محافظ، طریقت غواص،عرفان کا شہاب ثاقب۔مقام مشاہد کا کواکب، سلطنت قرب کا حاکم۔بحر علم وادب کا قاسم۔رسول اعظم کا نائب وعاشق۔غوث اعظم کا عکس ومظہر۔حسن وجمال کا کہکشاں۔علوم و فنون کا کوہ گراں۔قادریت وبرکاتیت ورضویت کا امین۔جملہ اولیاء کاملین کا مہر مبین۔شیخ حقانی۔مخدوم عرفانی۔شہباز لامکانی۔ محبوب یزدانی۔عالم ربانی عارف باللہ حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آرام فرما تھے اور سارے عالم اسلام کو اپنی نورانیت سے مستفیض ومستنیر فرما رہے تھے۔ ع

کہاں کھولے ہیں گیسو یار نے خوشبو کہاں تک ہے

جمال بے مثال

موہنی صورت۔گلابی رنگت۔سرخ لبہائے مبارک۔ طویل وبلند بینی اقدس۔خمار آلود بڑی بڑی ابھری چشمان پاک، چوڑی تھوڑا ابھری جبین ناز۔سفید وپر نور گھنے لمبے ریشہائے مقدس۔حسین وجمیل موئے مکرم۔بھرے بھرے رخسار منور۔ بڑے بھاری بھرکم وزنی وثقیل سر معظم۔چھوٹے چھوٹے زلف معنبر۔عریض و بسیط صدر معلّٰی۔متوسط ومیانہ قد بمائل طوالت۔ بنیان وازار میں ملبوس۔بالائے ازار چادر مطہر۔لمبے۔موٹے اور سڈول حلقوم وگردن۔مرمری باہیں۔کشادہ دست۔لمبے انگشتان پاک۔نرم ونازک کلائی۔سر سے پیر تک اور ناخن سے بال تک نورانیت وافرہ سے معمور۔نورانیت فشاں۔چاندنی بخش۔ملاحت سے پر۔نمکینیت سے عبارت سراپا کے دیدار پر انوار سے اپنی آنکھوں کے ذریعے اپنے پورے وجود کو نوبار بنا تا رہا اور دل یہی کہتا رہا۔ ع

باغ رضواں میں نہیں ہے حسن کا تیرے جواب
اے شمیم باغ حکمت بارہا تم پر سلام

دست بوسی

کچھ لمحات کے بعد خادم نے سب کو جانے کا حکم دیا بندہ بھی باہر جانے کیلئے کھڑا ہوا مگر خادم کا اشارہ پا کر وہیں بیٹھ گیا جب لوگ باہر چلے گئے تو خادم نے حضرت کے گوش گزار فرمایا کہ ابا حضور مفتی محمد مقصود عالم کرنا ٹک والے شرف ملاقات کو حاضر آئے ہیں، اذن حاضری ملی قریب گیا دست مبارک کو ہاتھوں میں لیا، لبوں سے مس کیا، آنکھوں سے بوسہ دیا، سر پر رکھا اور سینے سے لگایا، عطا کردہ وکالت سے ہوئے مریدین کو حضرت کے سپرد کیا شیخنا المکرم نے قبول فرمایا، دعائیں دی ڈاکٹر آچکا تھا، اس لئے دست بوسی کرتے ہوئے اجازت لی اور باہر آ گیا مگر وہ نور بار گلابی چہرہ آج تک نگاہوں میں محفوظ ہے جب باہر آیا تو میرے دونوں ہتھیلی خوشبو سے معطر تھے اور تقریبا دو گھنٹے تک معطر رہے اس کے توسط سے کیا عطا فرمایا وہ اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی بہتر جانیں۔لیکن وصال پر ملال پر اتنا ضرور کہہ سکتا ھوں کہ مخدوم گرامی وقار نے آخری ایام میں اپنے تصرفات باطنہ کے ذریعہ اس گنہگار وخطا کار مرید کو بلا کر اپنا دیدار بھی کرایا اور جو کچھ نوازنا تھا نواز بھی دیا، حیات ظاہری کا یہ آخری دیدار تھا، اگرچہ دوبارہ بھی بلایا انتظار دیدار بھی ہوا مگر شربت دیدار سے محروم رہا البتہ رخت سفر باندھتے وقت کاشانۂ جنت نشان کے مرکزی دار الافتاء میں بیٹھ کر دیدار پر انوار سے مشرف وممتاز ھونے کا انتظار کر رہا تھا لیکن اجازت نہ ملی اور انتظار ہی کرتا رہ گیا اور قیامت ٹوٹ پڑی شاید جنازے میں شرکت کرنے کیلئے ہی بلایا تھا اور اس کی برکات وفیوضات سے بہرہ مند کرنا مقصود تھا بس اتنا ہی عرض کروں گا کہ حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کون تھے اور کیا تھے اس تعلق سے خود حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زبان فیض ترجمان سے تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا تھا یقیناً وہ حرف آخر ہے۔ ؎

مفتی اعظم کا ذرہ کیا بنا اختر رضا
محفل انجم میں اختر دوسرا ملتا نہیں

ازہریات

جانشین تاج الشریعہ

حجرۂ باغ ارم سے نکل کر دوبارہ مرکزی دارالافتاء میں حاضر آیا مفتی نشتر صاحب فاروقی کی ہمراہی ہر لمحہ ساتھ رہی، اس وقت مرکزی دارالافتاء میں بھی دونوں ہی موجود تھے اسی اثنا میں موجودہ وقت کے قاضی القضاۃ فی الہند جانشین تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ الحاج محمد عسجد رضا خان قادری مدظلہ الاقدس سجادہ نشین خانقاہ تاج الشریعہ بریلی شریف پورے جاہ وجلال کے ساتھ طلعت بار ہوئے، سلام ومصافحہ ہوا، خیریت دریافت کی اس کے بعد جلوس فرمایا، مفتی نشتر صاحب فاروقی نے ''ازہری تلوار'' کے حوالے سے تعارف کرایا اس درمیان ہی قائد ملت دام ظلہ النورانی نے مختلف فیہ مسائل پر کلام کا آغاز فرمایا اور بڑی شرح وبسط کے ساتھ اس پر روشنی ڈالی چونکہ موضوع بحث خالص علمی وفنی اور بڑا ہی دقیق تھا، جب وہ اس کی باریکیوں پر بڑی سرعت وتیز رفتاری سے محو کلام تھے تو احقر حیرت واستعجاب کے عالم میں صرف ٹک ٹکی باندھے رخ زیبا کو دیکھ رہا اور اس کلام بلاغت کو سماعت کر رہا تھا جب گفتگو ختم ہوئی اور سند خلافت لانے اندر تشریف لے گئے تو اس بندۂ بے دام نے مفتی نشتر صاحب فاروقی کی جانب متعجب انداز میں دیکھا تو موصوف نے ارشاد فرمایا کہ کیا دیکھ رہے ہیں اور کیوں تعجب کر رہے ہیں، علوم وفنون کے جس بحر بیکراں سے کروڑوں لوگوں نے سیرابی حاصل کر کے اپنی اپنی تشنہ لبی دور کی ہے، اس نگاہ فیض سے شہزادہ نواز دیئے جائیں تو اس میں کونسی تعجب کی بات ہے، آپ کے علم میں ہونا چاہئے کہ حضور قائد ملت دامت برکاتہم القدسیہ دینی وعصری دونوں علوم سے بہرہ مند ہیں، فضیلت بعد مشق افتاء بھی کی ہے، اس تعلق سے حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آخری ایام بڑی خصوصیت کا حامل رہا ہے جنہوں نے از سر نو فقہ وتصوف کا درس دیا ہے اور شریعت وطریقت کا جام پلایا ہے، اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے کہ کبھی الاشباہ والنظائر کا درس دے رہے ہیں تو کبھی رسم الافتاء والمفتی کی نکت وباریکی سے آشنا فرما رہے ہیں کبھی شرح عقود پڑھا رہے ہیں اور دیگر فقہی جزئیات وکلیات سے سیراب فرما رہے ہیں۔ دلائل الخیرات۔ حزب البحر۔ قصیدۂ بردہ شریف اور دیگر تصوف کی کتابوں کا درس دیتے ہوئے پایا ہے آنے والے وقتوں میں دنیا دیکھی تو عش عش کرا ٹھے گی ابھی ان باتوں پر کلام فرما ہی رہے تھے کہ حضور قائد ملت دام ظلہ النورانی کی جلوہ باری ہوگئی، مفتی صاحب اسی جگہ خموش ہوگئے، حضرت والا نے سند خلافت عطا فرمایا حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیموگہ کرناٹک کی سرزمین پر سلطان الہند کانفرنس میں اسٹیج پر مجمع عام میں جہاں عوام وخواص کی کثرت تھی، تقریباً ۳۵ر ہزار کا مجمع تھا، اسی مجمع عام میں اپنی خلافت واجازت سے نوازا تھا، اس کے بعد بریلی شریف آنا بھی ہوا تو سند خلافت لینے کے مواقع میسر نہ آئے، حضور قائد ملت دام ظلہ النورانی نے اپنی تصدیقات کے ساتھ شجرہ شریف عطا فرمایا اس کے بعد انہوں نے پھر علمی گفتگو فرمانے لگے۔

حضور قائد ملت دامت برکاتہم القدسیہ کی گفتگو لہجہ بڑا سنجیدہ مطانت سے لبریز اور سائشتہ تھا دقیق سے دقیق تر مفاہیم کو بڑے آسان پیرائے میں بیان کرنے کے ملکہ کی صلاحیت نقطۂ عروج پر پایا ابھی گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ نگاہ گھڑی پر گئی دیکھا کہ میری گاڑی کا ٹائم ہو چکا تھا، بار بار گھڑی دیکھتا رہا لیکن کچھ عرض نہ کر سکا، تھوڑی دیر کے بعد حضور قائد ملت دام ظلہ العالی اپنے حجرہ میں چلے گئے، اس وقت گھڑی دیکھا تو خیال آیا کہ اب کیا کریں، گاڑی تو اسٹیشن جاتے جاتے چلی جائے گی اور فی الفور ریزرویشن ملنا بھی مشکل ہوگا پھر سوچا کہ خیر جو ہونا تھا وہ ہو چکا اب جو ہوگا دیکھا جائے گا اتنے میں مفتی راحت خان صاحب کا فون آیا کہ آپ کی گاڑی نو گھنٹہ تاخیر ہے۔

کرامت

یہ حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت ہی کہہ لیا جائے کہ غلام بے دام کو مشکلات سے بچا لیا اس سہانے سفر میں بے شمار احباب سے ملاقات اور گفت وشنید رہی مثلاً مفتی ذوالفقار صاحب نعیمی ککرالوی، جناب قمر غنی صاحب عثمانی صدر تحریک فروغ اسلام، غلام مصطفیٰ صاحب مالیگاؤں وغیرہ وغیرہ بقیہ ص ۱۳/ پر

حضورتاج الشریعہ اوران کے امتیازات

از: مولانا رحمت اللہ صدیقی*

ازہریات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہ کا شمار عالم اسلام کی عبقری، ہمہ گیر اور جامع کمالات شخصیات میں ہوتا ہے، محققین کا ایک طبقہ اس بات کا معترف ہے کہ امام بخاری علیہ الرحمہ کے بعد آپ سے زیادہ ذہین وفطین وسیع العلم اور وسیع النظر انسان اب تک پیدا نہ ہوسکا ہے، حضرت امام بخاری جس کتاب کا ایک بار مطالعہ کر لیتے وہ انہیں حفظ ہوجاتی، اعلیٰ حضرت جس کتاب کو ایک بار سن لیتے وہ انہیں حفظ ہوجاتی، حضرت امام محمد علیہ الرحمہ نے قرآن حکیم صرف...دن میں حفظ فرمایا، حضرت مجدد الف ثانی نے چھ مہینے میں حفظ فرمایا، حضرت اورنگ زیب نے چھ ماہ میں حفظ کیا اور اعلیٰ حضرت نے صرف سات گھنٹے میں قرآن حکیم حفظ فرمایا، ان کے ذہن کی رفتار بجلی کی رو سے بھی تیز تر تھی، انہوں نے تیرہ سال دس ماہ میں تمام مروّجہ علوم وفنون سے فراغت پائی، ان کے والد ماجد نے ان کے سر پہ فضیلت کی دستار رکھی، اعلیٰ حضرت جس دن سند فضیلت سے سرفراز ہوئے، اسی دن سند افتاء پر بیٹھائے گئے اور اسی دن اسلامی احکام آپ کی سمت رجوع ہوئے، انسانی تاریخ میں ایسی نظیر نایاب نہیں تو کم یاب ضرور ہے، قدیم تحقیق کی روشنی میں اعلیٰ حضرت کو ۷۵ رسے زائد علوم وفنون میں مہارت حاصل تھی، مگر جدید تحقیق کی روشنی میں ان کے علوم فنون کی تعداد ایک ہزار سے بھی زائد ہے، آپ کی ہر تصنیف میں علوم وفنون کی درجنوں کائنات پنہاں ہے۔

اعلیٰ حضرت اپنے عہد کے عظیم مدبر، مفکر، متبحر، نکتہ داں، نکتہ رس، نکتہ شناس، فلسفی سائنسداں اور قانون داں تھے، آپ نے اپنے دینی، ملی، علمی، سیاسی، اصلاحی، سائنسی اور معاشی افکار ونظریات سے پوری دنیا کو متاثر کیا، اہل حق کو باطل کے خلاف تنقیدی شعور عطا کیا اور امت مسلمہ میں عقیدے مسلک اور مشرب کی اہمیت کو اجاگر فرمایا آپ ہر اعتبار سے عہد آفریں عہد نواز اور عہد ساز شخصیت کے مالک تھے، اعلیٰ حضرت اسلامی تاریخ کے تسلسل کی ایک اہم کڑی کی حیثیت رکھتے پر آپ نے ماضی سے حال کے جدا ہونے نہیں دیا، آپ کی تحقیقات سے قصداً بے توجہی برتی گئی، آپ کی ذات، آپ کی شخصیت، آپ کی تحقیقات اور افکار ونظریات امت مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے عظیم سرمایہ کی حیثیت رکھتے ہیں آپ کو فرقہ بندی سے شدید نفرت تھی، آپ نے اسلامی اتحاد کے جو خطوط متعین کئے ہیں ان پہ عمل کر کے کائنات میں فیروزمندی کی تمام منزلیں حاصل کی جاسکتی ہیں۔

دنیا میں مروجہ علوم وفنون کی کوئی ایسی شاخ نہیں تھی جس پے آپ کی گہری نظر نہ ہو، آپ کی ذات میں جو کمالات امتیازات اور جاذبیت تھی اس کی نظیر سے صدیاں کھالی نظر آتی ہیں، آپ نے اسلامی مفادات کے خلاف ابھرنے والی ہر طاقت کا سر خمیدہ کیا ہے آپ کو ہیئت اور سائنسی علوم میں بھی کمال کی مہارت حاصل تھی یہی وجہ ہے کہ آپ نے دنیا کے بڑے بڑے ہیئت دانوں اور سائنس دانوں کو انہیں کی زبان میں چیلنج کیا ہے، مثلاً آئٹرک ٹیوشن، البرٹ آئین اسٹائن اور البرٹ ایف ہورٹا وغیرہ وغیرہ مؤخر الذکر کے نظریات کو تو اس کے عہد ہی میں باطل ثابت کر کے آپ نے ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا اور عالم اسلام کو مغرب کی بری تقلید سے بچایا، امت اسلامیہ پہ آپ کے جو احسانات ہیں ہم اپنا خون جگر دے کر ان کے احسانات کا حق ادا نہیں کر سکتے ان کی شخصیت کو سمجھنے کی اب تک مثبت انداز میں کوشش نہیں ہوئی ہے اور اب تو بعض اپنے بھی لوگ ان کی شخصیت ان کی تحقیقات اور ان کے ارشادات کو تنقید دائرے میں لانے کی سعی لاحاصل کر رہے ہیں، یہ اپنے قد کو بلند کرنے کی ناپاک جسارت

*مضمون نگار مجلہ پیغام رضا ممبئی کے چیف ایڈیٹر اور معروف اہل قلم ہیں۔

ہے، ایک عقل کے اندھے نے یہاں تک کہہ دیا کہ انہوں نے کوئی کتاب تو لکھی نہیں ہے وہ صرف فتویٰ دیتے تھے، نئی نسل کو ان سے برگشتہ کی منظم کوششیں ہو رہی ہیں، ان کی ذات سے ہماری جتنی دوری بڑھے گی تاریکیوں میں اضافہ ہوگا، ان سے عقیدت و محبت رحمت الٰہی و کرم رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرب کی علامت ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہ اسلامی تاریخ کی ایک ایسی کڑی ہیں کہ اگر ان سے ہمارا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے تو ہمارا حال وہی ہوگا جو ایک کشتی کا بغیر پتوار کے ہوتا ہے، انہیں اسلاف سے جو امانتیں ملی تھیں اسے کل کا کل انہوں نے ہماری طرف منتقل کر دیا، بلکہ ان امانتوں میں بے شمار اضافے کئے، ان کے اضافات کی ایک طویل فہرست ہے، یہاں اجمالی تشریح و توضیح کا موقع نہیں، ہمارا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ہم ان کی شخصیت کا مطالعہ نہیں کرتے، جو لوگ دیانت داری کے ان کی شخصیت کا مطالعہ کرتے ہیں وہ ان کے نام کی تسبیح لے کر بیٹھ جاتے ہیں، ان کے ہاں جو جنون عشق یا عشق کی بیتابی نظر آتی ہے، وہ بیتابی دور دور تک نظر نہیں آتی، انہیں قدرت کی جانب سے جو ذمہ داریاں سونپی گئی تھیں، ان کی انجام دہی میں وہ لمحہ بھر کے لئے غفلت اور بے توجہی کے شکار نہیں ہوئے، وہ خود ارشاد فرماتے ہیں۔

یاد حضور کی قسم غفلت عیش ہے ستم
خوب ہیں قید غم میں ہم کوئی ہمیں چھڑائے کیوں

خانوادۂ رضویہ کی انتہائی روشن اور تابناک تاریخ ہے، اس خانوادے کی دینی، ملی، علمی اور سیاسی خدمات کا دائرہ قریب قریب تین سو سالا پر محیط ہے، دینی، ملی، علمی اور سیاسی خدمات کا تسلسل کسی بھی زمانے میں شکستگی کا شکار نہیں ہوا بلکہ رفتار زمانہ کے ساتھ روز بروز جنوں خیزی میں اضافہ ہی ہوتا رہا، دو سو سال سے قبل کا زمانہ سیاسی خدمات سے عبارت ہے، اساطین خانوادہ رضویہ بڑے بڑے مناصب پر فائز رہے، اعلیٰ حضرت کے جد کریم حضرت شاہ رضا علی خاں علیہ الرحمہ دینی خدمات کا جذبہ فراواں لے کر جلوہ افروز ہوئے، آپ نے دعوت و ارشاد کی بزم آراستہ کی اور مسند افتاء کی بنیاد رکھی، آپ اہل علم بھی تھے اور اہل دل بھی تھے، علمائے زمانہ میں آپ ممتاز بھی تھے اور مشہور بھی تھے، آپ کی زبان میں کن کا اثر تھا آپ جسم و روح دونوں کے طبیب حاذق تھے، پورے برصغیر میں محراب ممبر پر آپ کے خطبات پڑھے جاتے ہیں، جو لوگ آپ سے نظریاتی اختلاف رکھتے ہیں وہ بھی آپ کے خطبات سے استفادہ کرتے ہیں۔

حضرت شاہ رضا علی خاں کی حیات فیضان غوثیت مآب سے مستفیض تھی، آپ کو رحمت الٰہی کا قرب حاصل تھا اور آپ کی کتاب حیات کا ہر ورق عشق رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے روشن و منور تھا، جب جذبے میں صداقت ہوتی ہے اور حرارت عشق سے دل آشناں ہوتا ہے تو رحمت باری سانسوں کو تحفظ فراہم کرتی ہے اور احساسات کی شفافیت کو کسی بھی حال میں گرد آلود ہونے نہیں دیتی اور اسلام کی ترویج، تبلیغ اور تشہیر کے لئے جانشین بھی مہیا کرتی ہے۔

حضرت شاہ رضا علی خاں علیہ الرحمہ کے جذبۂ دروں کی ترویج کے لئے رب نے انھیں حضرت شاہ نقی علی خاں علیہ الرحمہ جیسا جانشین عطا فرمایا تھا، آپ ہر جہت سے اپنے والد ماجد کا آئینہ تھے، علم و فضل کا یہ عالم تھا کہ اساطین زمانہ استفادے کے لئے حاضر ہوتے، خود اعلیٰ حضرت نے ان کی علمی شوکتوں فقہی وجاہتوں اور روحانی عظمتوں کا خطبہ پڑھا ہے، آپ کی رفعت شان اور بلندی مکان کے اظہار کے لئے دفاتر درکار ہے، حضرت شاہ رضا علی خاں نے اپنے اسلاف واکابر سے جو امانتیں اور وراثتیں پائی تھیں وہ کل کا کل اپنے صاحبزادے اور جانشین حضرت شاہ نقی علی خاں کو سونپ دیں، آپ کو اپنے والد کا علم ازبر تھا، اس لئے آپ ان کی میراث کے حق دار تھے۔

بیٹے کو اپنے اپنے باپ کے افکار و خیالات اور علم ازبر ہونا چاہئے عصر حاضر میں اپنے آبا و اجداد کے تصرفات و احساسات سے انحراف کا رجحان تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے، باپ دادا متصلّب سنی، فکر اعلیٰ حضرت کے داعی و مبلغ تھے مگر بیٹا پوتا غیروں سے رسم

وراہ استوار کر رہا ہے اور شعوری وغیر شعوری طور پر صلح کلیت کو فروغ دینے میں مصروف ہے، حضور تاج الشریعہ فرماتے ہیں۔ ؎

صلح کلی نبی کا نہیں دوستوں
سنی مسلم ہے سچا نبی کے لئے

حضرت شاہ نقی علی خاں علیہ الرحمہ اپنے والد ماجد شاہ رضا علی خاں کے وارث تھے، انہیں اپنے والد ماجد سے جو وراثتیں اور امانتیں ملی تھیں، اس میں انہوں نے خوب خوب اضافہ فرمایا، ان کا رشتہ حضرت غوثیت مآب سے بڑا مضبوط تھا، غوثیت مآب سے ان کے رشتے کی نوعیت کو اس طرح سمجھا جاسکتا ہے کہ انہوں نے اپنے صاحبزادے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہ سے فرمایا تھا کہ گیارہ درجہ تک ہم نے تمہیں پہنچا دیا ہے، محققین فرماتے ہیں کہ گیارہ سے مراد بارگاہ غوثیت مآب ہے، حضرت شاہ نقی علی خاں کی شخصیت کوزے میں سمندر تھی، انہیں جو اپنے والد اور اساتذہ سے امانتیں اور وراثتیں ملی تھیں، وہ ساری امانتیں اور وراثتیں اپنے شہزادے اعلیٰ حضرت کے دامن حیات میں ڈال دی اعلیٰ حضرت نے یہ کہہ کر خود اس کی وضاحت کی ہے کہ میرے پاس جو کچھ ہے، اسی سرکار کی عطا ہے، اعلیٰ حضرت کے فرمان ذیشان کا یہ مفہوم ہے، اعلیٰ حضرت کو ان کے والد ماجد سے جو امانتیں اور وراثتیں ملیں اس کی انہوں نے قدر کی، حفاظت کی اور اس میں اضافات کئے ان کے اضافات سے پوری دنیا واقف ہے، اس کا اجمال بھی مجلدات میں پھیل جائے گا، ان کے دینی، ملی اور علمی کارناموں کا حال یہ کہ کان جدھر لگائے، تیری ہی داستان ہے، ان کے نغمات عشق کا حال یہ ہے کہ مشرق ومغرب شمال وجنوب ''مصطفےٰ جان رحمت'' کی پر کیف صداؤں سے گونج رہے ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہ کو اپنے والد ماجد حضرت شاہ نقی علی خاں اور جد کریم حضرت شاہ رضا علی خاں سے جو امانتیں اور وراثتیں ملیں، انہوں نے اپنے شہزادگان حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خاں اور حضور مفتی اعظم حضرت شاہ محمد مصطفےٰ رضا خان علیہ الرحمہ کے دامان حیات میں رکھ دیں، اعلیٰ حضرت کے یہ دونوں شہزادگان اپنے عہد میں اپنی نظیر آپ تھے، اعلیٰ حضرت نے علم وعمل اور عشق کا جو چراغ روشن کیا تھا، ان کے شہزادگان نے اس چراغ کی لو کو کبھی مدھم ہونے نہیں دیا، بلکہ اپنے خون جگر سے اس کی روشنی میں اضافہ فرمایا، اعلیٰ حضرت کے شہزادگان کی دینی، ملی اور مذہبی خدمات کو لفظوں کے حصار میں لانا ہم جیسے بے مایہ اور تہی دست کے لئے بہت مشکل ہے اور یہاں اس کا محل بھی نہیں ہے۔

حضور حجۃ الاسلام اور حضور مفتی اعظم ہند کو جو اپنے والد ماجد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہ سے جو امانتیں، وراثتیں اور فضیلتیں ملی تھیں وہ ساری امانتیں، وراثتیں اور فضیلتیں حضور تاج الشریعہ کو حاصل ہوئیں، حضور تاج الشریعہ کی شخصیت اپنے آباواجداد کی امانتوں، وراثتوں اور وجاہتوں کی جامع تھی، بیک وقت حضرت شاہ رضا علی خاں، حضرت شاہ نقی علی خاں، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری، حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خاں اور حضور مفتی اعظم ہند حضرت شاہ مصطفی رضا علیہم الرحمہ کے عکوس دیکھے جاسکتے ہیں، حضرت تاج الشریعہ وارث علوم رضا علی خاں بھی تھے، وارث علوم شاہ نقی علی خاں بھی تھے، وارث علوم اعلیٰ حضرت بھی تھے، وارث علوم حجۃ الاسلام شاہ حامد رضا خاں بھی اور وارث علوم حضور مفتی اعظم ہند شاہ مصطفی رضا خاں بھی تھے، حضور تاج الشریعہ کے بے شمار امتیازات ہیں ان کے امتیازات کا اجمالی تذکرہ بھی دفتر چاہتا ہے، ان کی ذات علوم وفنون کا سمندر تھی، اس عہد نفاق میں ان کی ذات کو اذان بلالی سے تعبیر کی جاسکتی ہے، وہ حمایت حق، نیابت حق اور اشاعت حق میں اسلاف واکابر کی حسین وجمیل تصویر تھے، انہوں نے حق کے چہرے کو کبھی گرد آلود ہونے نہیں دیا اور باطل کو سرخ رو ہونے نہیں دیا، اسلاف واکابر کی طرح ان کے حاسدین کا بھی ایک بڑا حلقہ تھا، مگر ان کے حاسدین غوثیت مآب کی نظر عتاب کے شکار ہوئے بغیر نہ رہ سکے، ان کے حاسدین کے گھروں سے ماتم کی صدائیں سنی جاسکتی ہیں، ان کی حیات میں جو زبانیں دراز تھیں وہ اپنے حلقوں میں سمٹ گئی ہیں بلکہ ان کی تعریف وتوصیف میں مصروف ہوگئی ہیں، ان

کے وصال پر سب سے پہلے تعزیتی خطوط حاسدین ہی کی طرف سے اصول ہوئے ،ان خطوط کو اٹھا کر دیکھئے ان میں ان کی عظمتوں کا کھل کر اظہار ہوا ہے،حیرت اس بات پہ ہوتی ہے کہ جوذات اپنی حیات میں کچھ نہیں تھی وصال کے بعد علم وعرفان، کشف وکرامات اورزہدوتقویٰ کی جامع کیسے ہوگئی علمی دنیا اوراہل عقیدت کی دنیا حاسدین کی اس دورخی پہ حیرت کناں ہے۔

حضور تاج الشریعہ کی ذات خوشبوتھی ،علم کی خوشبو،عمل کی خوشبو اور عشق کی خوشبو وہ جس راہ سے گزرتے تھے رہ گزر مہکنے لگی تھی،وہ جس آبادی میں چلے جاتے تھے،وہ آبادی خوشبو میں نہانے لگتی تھی ،پروانے شمع پر ٹوٹتے ہیں ،اس منظر کو عام نگاہیں روز دیکھتی ہیں شمع کے گرد صبح کا منظر عجیب ہوتا ہے،ہزاروں پروانوں کی نعشیں شمع کے قدموں میں بے گوروکفن پڑی رہتی ہیں اوراپنی وفاداری وجاںنثاری کا دنیا کو پیغام دیتی ہیں،حضور تاج الشریعہ یہی حال تھا وہ جس بزم میں ہوتے،جس محفل میں ہوتے اور جہاں ہوتے پروانے اکٹھا ہوجاتے،جان تونہیں دیتے چونکہ شریعت اس کی اجازت نہیں دیتی مگر وہ اپنی وفاداری اورخودرفتگی کا ہر زاویئے سے ثبوت فراہم کرتے،جنون عشق میں ان کی زبانوں سے یہ نعرے جاری ہوتے،بستی بستی قریہ قریہ،تاج الشریعہ تاج الشریعہ،علم کا دریا علم کا دریا،تاج الشریعہ تاج الشریعہ۔

حضور تاج الشریعہ صداقت کی ایک معتبر آواز تھے،ان کی ذات حق کی علامت اورشناخت ان کے قلب کی طہارت و پاکیزگی کا یہ عالم تھا کہ دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں،ان کی صورت دیکھ کر ان کی بے غبار خداپرستی کا یقین ہوجاتا تھا،وہ جس راہ سے چلتے تھے ہوائیں رک جاتی تھیں،فضائیں ٹھہر جاتی تھیں اور بڑھتے ہوئے قدم رک جاتے تھے،ایسا محسوس ہوتا کہ بڑھتے ہوئے قدموں میں زنجیریں ڈال دی گئی ہوں،ہر چلتا ہوا مسافر ٹھہر جاتا تھا اوران کے حسن میں کھوجاتا تھا،اس میں مذہب ومسلک کی کوئی قید نہیں ہوتی تھی،پیار محبت کا اتنی بڑی تعداد اور ایسی دیوانگی کے ساتھ جمع ہونا بہت کم دیکھا گیا ہے،تاریخ میں اس کی نظیر کم یاب ہیں،ان کے اہل عقیدت ،اہل محبت اوراہل ارادت شمار سے باہر ہیں،اگر ہم کوئی تعداد بتاتے ہیں تو حاسدین، مانعین اور مفسدین ہمارا مذاق اڑاتے ہیں ،ان کی بزم عمومی میں سروں کو شمار کرنا بہت مشکل ہوتا تھا۔

راقم نے ایک ہفتے میں ان کے حلقۂ ارادت میں قریب قریب بیس لاکھ افراد کو شامل ہوتے دیکھا ہے،وہ عشق جنوں خیز کی ایک ایسی آواز تھے کہ جہاں بلند ہوتی تھی زمانہ وہیں ٹھہر جاتا تھا،دنیا ان کے قدم بقدم ہوجاتی تھی اوراہل عقیدت ان کے قدموں میں اپنا سر بچھا دیتے تھے،وہ اپنے عہد میں ،اپنے قرن میں اوراپنے زمانے میں اپنی نظیر خود تھے،وہ صورتاً بھی بے نظیر تھے اور سیرتاً بھی بے نظیر تھے اورعلم وعرفان کے اعتبار سے بھی بے نظیر تھے ان کی عظمتوں ،رفعتوں اوروجاہتوں کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاعر نے یہ مصرعہ انہیں کے لئے کہا تھا کہ ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے،راقم جو کہہ رہا ہے یہ عقیدت کی بے سمت لہریں نہیں ہیں بلکہ بے غبار صداقت کا محتاط اظہار ہے،کسی عظیم شخصیت کی عظمتوں کے اعتراف واظہار کے لئے خودکا دینی ،ملی اور علمی اعتبار سے باوزن ہونا ضروری ہے، جس کا دامن حیات علم وعمل سے خالی ہو وہ لفظوں سے کھیل تو سکتا ہے شخصیت کی داخلی تہوں تک اس کی رسائی نہیں ہوسکتی ،حضور تاج الشریعہ کا اب تک جس انداز میں بھی تعارف ہوا ہے وہ سمندر میں اٹھتی ہوئی لہروں کو دیکھ کر ہوا ہے،سمندر کی لہروں میں اب تک اترنے کی کسی نے کوشش نہیں کی ہے،دلوں کی کائنات میں ان کی عقیدتوں کا طوفان تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے،دنیا ان کی بارگاہ میں اپنے اپنے طور پر خراج عقیدت پیش کر کے اپنا قد بلند کرنا چاہتی ہے۔

◆◆◆

ازھریات

کرم کی گھٹا عرس تاج الشریعہ

از: سید اولاد رسول قدسی مصباحی

رہِ اتقا عرسِ تاج الشریعہ
دلوں کی ضیا عرس تاج الشریعہ

فروزاں ہیں اخلاص والفت کی شمعیں
نظر کی جلا عرس تاج الشریعہ

یہاں رحمتوں کے گہر بٹ رہے ہیں
ہے بحرِ سخا عرس تاج الشریعہ

ہے روحانی جلووں کی ہر سمت برکھا
کرم کی گھٹا عرس تاج الشریعہ

مرادوں کی تکمیل کے واسطے ہے
منارِ عطا عرس تاج الشریعہ

رہو دور تم صلحِ کلی سے تازیست
ہے حق کی صدا عرسِ تاج الشریعہ

نہ گھبراؤ ماحول کی خستگی سے
ہے غم کی دوا عرسِ تاج الشریعہ

بچھا دو یہاں فرشِ قلب وجگر کو
ہے داتا بڑا عرسِ تاج الشریعہ

کڑی دھوپ میں اضطرابِ جہاں کی
سکوں کی ردا عرسِ تاج الشریعہ

ہے باطل ہواؤں میں حقانیت کا
منور دیا عرسِ تاج الشریعہ

جو مسلک کی کرتے نہیں آب یاری
ہے ان سے خفا عرسِ تاج الشریعہ

رکھو اپنے دامن کو پھیلائے اس جا
ہے مہر وفا عرس تاج الشریعہ

نوازے گا کتنا تمہیں یہ نہ پوچھو
بنامِ رضا عرسِ تاج الشریعہ

رضا کی تجلی کے سائے میں قدسی
ہے فکر رسا عرس تاج الشریعہ

دھوم یہ عرسِ تاج الشریعہ کی ہے

از: فریدی صدیقی مصباحی مسقط عمان

یہ جھلک اخترِ بُرجِ تقویٰ کی ہے
دھوم یہ عرسِ تاج الشریعہ کی ہے
روشنی ان کی ذاتِ مجلّٰی کی ہے
دھوم یہ عرس تاج الشریعہ کی ہے

رحمتوں کے گہر جگمگانے لگے
سنیت کے چمن مسکرانے لگے
کیا مہک اُس گُلِ قادریہ کی ہے
دھوم یہ عرس تاج الشریعہ کی ہے

گُنگناتے چلو ، نغمے گاتے چلو
اپنے مرشد کے در، مسکراتے چلو
یہ صدا ان کے ہر ایک شیدا کی ہے
دھوم یہ عرس تاج الشریعہ کی ہے

سب دِوانے چلیں، غم مٹانے چلیں
اُن کے در اپنی بگڑی بنانے چلیں
سب پہ چشمِ کرم اُس مسیحا کی ہے
دھوم یہ عرس تاج الشریعہ کی ہے

علم کے چاند تاروں کی بارات ہے
اور مبارک سلامت کی سوغات ہے
واہ کیا شان اس رضوی دولھا کی ہے
دھوم یہ عرس تاج الشریعہ کی ہے

موت سے پہلے ہی آپ نے کہہ دیا
اختر قادری خلد میں چل دیا
یہ زباں ایک جنت رسیدہ کی ہے
دھوم یہ عرس تاج الشریعہ کی ہے

بادشاہِ سخن ، تاج دارِ قلم
سب نے مانا اُنھیں، کیا عرب کیا عجم
ایسی رعنائی مہمانِ کعبہ کی ہے
دھوم یہ عرس تاج الشریعہ کی ہے

نائب نوری اور جانشین رضا
علم وحکمت میں ہیں وہ امین رضا
شان کیا اُس شہِ بزم افتا کی ہے
دھوم یہ عرس تاج الشریعہ کی ہے

شاہ عسجد کے انداز کو دیکھیے
آپ کے چہرۂ ناز کو دیکھیے
ہوبہوسب جھلک ان کے بابا کی ہے
دھوم یہ عرس تاج الشریعہ کی ہے

یاخدا یہ گھرانہ سلامت رہے
حق کا یہ آشیانہ سلامت رہے
اِس چمن میں مہک، باغ طیبہ کی ہے
دھوم یہ عرس تاج الشریعہ کی ہے

جوہیں بچھڑے ہوئے، اُن کوبھی ساتھ لیں
متحد ہوکے یوں ، سارے سُنّی چلیں
خیر اِس بات میں دین ودنیا کی ہے
دھوم یہ عرس تاج الشریعہ کی ہے

غوث وخواجہ رضا، حامد و مصطفٰے
اُن کے عاشق پہ ہے سب کا دستِ عطا
کیا پزیرائی اُس در کے منگتا کی ہے
دھوم یہ عرس تاج الشریعہ کی ہے

باغِ دل کھِل اٹھا،شاخ پر پھل پڑے
آیا اُن کا بُلاوا تو ہم چل پڑے
فکر اب تو رکاوٹ نہ بادھا کی ہے
دھوم یہ عرس تاج الشریعہ کی ہے

ہر بلا ، ہر مصیبت اتر جائے گی
زندگی ایک پَل میں سنور جائے گی
بات بس فخر ازہر کی کِرپا کی ہے
دھوم یہ عرس تاج الشریعہ کی ہے

لے کے آیا فریدؔی جو نذرِ سخن
کیوں نہ جھومیں اسے سن کے اہل سنن
منقبت یہ رضا کے نبیرہ کی ہے
دھوم یہ عرس تاج الشریعہ کی ہے

عرس تاج الشریعہ منانے چلیں

از: عرفان رضا قادری، چھپرہ، بہار، انڈیا

تم چلو ہم چلیں سب دیوانے چلیں
عرسِ تاج الشریعہ منانے چلیں

اپنا سویا نصیبہ جگانے چلیں
دل کی مرجھائی کلیاں کھلانے چلیں

سنیو! فیض سرکار پانے چلیں
غمزدو آؤ! غم کوبھلانے چلیں

عشق و عرفان کی روشنی دیکھنے
ظلمتیں اپنے دل کی ، مٹانے چلیں

روشنی، روشنی ، چاندنی، چاندنی
آئینہ قلب کا، جگمگانے چلیں

کیوں سسکتے ہوتم، کیوں بلکتے ہوتم
آؤ! دربار میں مسکرانے چلیں

رحمتیں لوٹنے ، برکتیں دیکھنے
آؤ! شہر بریلی، دِوانے! چلیں

آ گیا عرسِ اختر رضا آ گیا
عشق میں خوب دھومیں مچانے چلیں

ہے اسی ماہ میں عرسِ پاک حضور
دردِ دل مرشِدی کو دکھانے چلیں

قافلے پھر بریلی کی جانب چلے
ہم بھی اب گیت الفت کے گانے چلیں

یادِ مرشد میں عرفاؔن شہر رضا
اشک آنکھوں سے اپنی بہانے چلیں

◆◆◆

نگاہ مفتی اعظم کی ہے یہ جلوہ گری
چمک رہا ہے جو اخترؔ ہزار آنکھوں میں

ازھریات

اہل ایماں کیوں نہ ہوں گے مدح خوان ازہری

(از: مولانا سید خادم رسول عینی، بھدرک اڑیشہ)

شرع کے گل مزین ہے جہان ازہری
کیوں نہ مہکے پھر جہاں میں گلستان ازہری
وہ فنافی الرب، فنافی المصطفیٰ ہیں بالیقیں
اسم غوث پاک ہے وردزبان ازہری
مرجع العلما بھی ہیں تاج شریعت بھی ہیں
وہ دیکھئے اہل نظر کیسی ہے شان ازہری
جوق درجوق آکے شامل ہورہے تھے مومنین
بڑھتا جاتا جس طرف تھا کاروان ازہری
مفتی اعظم کی تھے اختر نگاہ انتخاب
مفتی اعظم ہیں میر کاروان ازہری
شرع کا جو ہے مخالف جو ہے گستاخ نبی
اس پہ لگتا ہے ہدف جیسا نشان ازہری
حجۃ الاسلام کے عینؔی وہ ہیں عکس جمیل
اہل ایماں کیوں نہ ہونگے مدح خوان ازہری

یادگار اعلیٰ حضرت حضرت اختر رضا

(از: مولانا محمد انور علی رضوی، منظر اسلام بریلی شریف)

مقتدائے اہل سنت حضرت اختر رضا
رہنمائے دین وملت حضرت اختر رضا
مصدرلطف وعنایت حضرت اختر رضا
مایۂ گنج فقاہت حضرت اختر رضا
پرتو احمدرضا و حجۃالاسلام تھے
خوبصورت خوب سیرت حضرت اختر رضا
خاندان اعلیٰ حضرت کے وہ تھے روشن چراغ
یادگار اعلیٰ حضرت حضرت اختر رضا
روئے انور دیکھ کر کتنے مسلماں ہوگئے
مظہرحق و صداقت حضرت اختر رضا
عاشق خیرالوریٰ اورنائب غوث الوریٰ
شمع بزم اہل سنت حضرت اختر رضا
ازہری فتوؤں کی ہرجانب جہاں میں دھوم ہے
رب نے بخشی وہ فقاہت حضرت اختر رضا
ماہرعلم و ادب اور ناشر دین مبیں
رہبرراہ شریعت حضرت اختر رضا
مسلک احمدرضا کی ہرطرف دھومیں مچیں
تونے کی وہ دیں کی خدمت حضرت اختر رضا
فخرازہر، ضیف کعبہ، راحت اہل سنن
ماہر علم شریعت حضرت اختر رضا
مفتی اعظم کے پیارے میرے استاذ کریم
تھے ولیٔ باکرامت حضرت اختر رضا
محفلیں سونی ہوئیں چھائی اداسی ہرطرف
کیا عجب ہے تیری رحلت حضرت اختر رضا
مرکز حق اہل سنت کی دوبالا شان تھی
بالیقیں تیری بدولت حضرت اختر رضا
حق نما وحق بیاں انورؔ تھی ان کی ذات پاک
منبع رشد و ہدایت حضرت اختر رضا

زہد وتقویٰ میں اونچا مقام آپ کا

(از: محمد حسان رضا حسانؔ، پٹنہ)

تذکرہ چار سو صبح وشام آپ کا
نام بھی ہے فلک احتشام آپ کا
دل نہ کیوں ہو گرفتار دام آپ کا
شہد سے بھی ہے میٹھا کلام آپ کا
آپ علم وعمل میں ہیں کوہ گراں
زہد و تقویٰ میں اونچا مقام آپ کا
ساقیا! صرف ہم پر نہیں منحصر
یہ زمیں کیا ، زمانہ غلام آپ کا

کیوں نہ پھیرے لگائیں بریلی کے ہم
ہے بھرا عشق نبوی سے جام آپ کا
ہند کی بات کیا ، ہو عرب یا عجم
دل سے کرتے ہیں سب احترام آپ کا
ردّ بد اعتقادی میں کیا پوچھنا
برق سے ہے قلم تیز گام آپ کا
کفر و بدعات بھی سر چھپانے لگے
جب بھی خامہ ہوا بے نیام آپ کا
اپنے حسانؔ پہ خاص رکھئے نظر
چار پشتوں سے ہے یہ غلام آپ کا

تضمین برکلام تاج الشریعہ

از: مولانا محبوب گوہر اسلام پوری، مظفر پور

داغ فرقت طیبہ قلب مضمحل جاتا

چاہتوں کا نذرانہ لے کے مستقِل جاتا
پیچھے پیچھے میں جاتا آگے آگے دِل جاتا
گلشنِ مسرت میں تازہ پھول کھِل جاتا
داغ فرقتِ طیبہ قلب مضمحل جاتا
کاش گنبدِ خضریٰ دیکھنے کو مِل جاتا

ہوتی فضل کی بارش میرے آشیانے پر
ہر گھڑی نظر جاتی نور کے خزانے پر
یہ بھی سوچتا ہوں میں اُن کی یاد آنے پر
دم مرا نکل جاتا اُن کے آستانے پر
اُن کے آستانے کی خاک میں، میں مِل جاتا

ہر قدم پہ بکھری ہے روشنی مدینے میں
زندگی کی ملتی ہے ہر خوشی مدینے میں
اس لئے تو ہے عاشق ملتجی مدینے میں
موت لے کے آجاتی زندگی مدینے میں
موت سے گلے مل کر زندگی میں مِل جاتا

حسن گنبدِ خضریٰ مطمحِ نظر ہوتا
لذتِ زیارت سے آشنا جگر ہوتا
یادِ مصطفیٰ ہوتی، میں یہ چشمِ تر ہوتا
خلد زار طیبہ کا اس طرح سفر ہوتا
پیچھے پیچھے سر جاتا آگے آگے دِل جاتا

لگتا آ گیا ہوں میں خلد کی بہاروں میں
منہمک نظر رہتی حسن کے نظاروں میں
ہوتی میری بھی گنتی ان کے جاں نثاروں میں
دل مرا بچھا ہوتا ان کی رہ گزاروں میں
ان کے نقش پا سے یوں مِل کے مستقِل جاتا

دل کی آنکھ سے کرتا دید روئے پیغمبر
رقص زندگی کرتی میری روح کے اندر
کاش ایسا ہوجاتا اے خدائے بحر و بر
وہ خرام فرماتے میرے دیدہ و دل پر
دیدہ میں فدا کرتا صدقے میرا دِل جاتا

فیض یہ رضا کا ہے اور صدقہ نوری
مِل گئی ہے گوہر کو جو سفر کی منظوری
ختم ہوگئی ساری شہر پاک کی دوری
اُن کے در پہ اختر کی حسرتیں ہوئیں پوری
سائل درِ اقدس کیسے منفعِل جاتا

◆◆◆

توزیں کی پستیوں میں علم وفن کا آسماں

از: عائشہ نوری عائشہ، مظفر پور

مسلکِ احمد رضا کا ہاتھ میں تیرے علم
نجدیوں کے واسطے برق تپاں تیرا قلم
جادۂ منزل ہے بے شک نقش پائے محترم
زندہ باد اے سیدی اختر رضا خاں زندہ باد

بقیہ ص ۷۴ پر